درود ابراہیمی کی افضلیت

مؤلف

محمد عبدالغفور شرقپوری

شائع کردہ

مکتبہ فاروقیہ ، جامعہ فاروقیہ رضویہ

پنج پیر گھوڑے شاہ روڈ، لاہور

فون: 042-6826970

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

2116

نام کتاب: درود ابراہیمی کی افضلیت

مؤلف: محمد عبدالغفور شرقپوری

پروف ریڈنگ: مولانا محمد یسین قصوری

سعی طباعت: محمد عبدالرؤف نورانی، محمد فاروق نورانی، انجینئر بابر سعید سیہول

کمپوزنگ: الحجاز کمپوزرز، اسلام پورہ لاہور فون: 7152954
7154080

ہدیہ:

کتاب ملنے کا پتہ

1۔ مکتبہ فاروقیہ، جامعہ فاروقیہ رضویہ،

گوجر پورہ، باغبانپورہ، لاہور، فون: 6826970

2۔ ادارہ علم وادب

شاہین کالونی، گلی نمبر ا، مکان نمبر K / E-35 لاہور

Marfat.com

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۱۷	**ابتدائیہ**	۱
۱۸ ۱	حضرت ملا علی بن سلطان محمد القاری رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں	
۱۹	**باب اوّل**	۲
۱۹	■ نسبت کی وجہ سے افضلیت	
۲۰	■ عرب کی غیر عرب پر افضلیت خاندانِ قریش و بنی ہاشم کی ان کے غیر پر افضلیت اور تمام قریش و بنو ہاشم پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت کے بارے حدیث مبارکہ	
۲۲	■ عربی زبان کی افضلیت	
۲۲	■ مکہ معظمہ کی افضلیت	
۲۳	■ مدینہ المنورہ کی افضلیت	
۲۶	■ زمانہ مبارکہ محمدیہ علی صاحبہا الصلوات والتسلیمات کی افضلیت	
۲۶	■ جانِ مبارک محمدی کی افضلیت	
۲۶	■ آلِ محمد دیگر تمام انبیاء و مرسلین علی نبینا و علیہم الصلاۃ والتسلیم کی غیر انبیاء آلوں سے افضل	
۲۷	■ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم، دیگر تمام انبیاء و مرسلین علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب سے افضل	
۲۹	■ ازواج مطہرات محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیگر تمام انبیاء و مرسلین علی نبینا علیہم الصلاۃ والتسلیم کی ازواج سے افضل	

Marfat.com

	■ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلاۃ والتسلیم دیگر تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام کی امتوں سے افضل	۳۰
	■ قرآن کریم کی دیگر تمام کتب سماویہ منزلہ من اللہ تعالیٰ پر افضلیت	۳۰
	■ حدیث محمد صلی اللہ علیہ وسلم بعد از کلام خدا، تمام حدیثوں سے افضل	۳۱
	■ سیرت طیبہ محمدیہ علی صاحبہا الصلاۃ والتسلیم دیگر تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام کی سیرتوں سے افضل	۳۲
	■ درود ابراہیمی کی نسبت کی وجہ سے افضلیت	۳۴
۳	**باب دوم**	۳۹
	■ آیت: ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی الخ الایۃ مبارکہ کی تفسیر	۳۹
	■ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں	۴۰
	■ العارف الصاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں	۴۱
	■ حضرت القاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں	۴۴
	■ حضرت الامام الفخر الرازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں	۴۶
	■ حضرت ابو القاسم القشیری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں	۴۷
	■ حضرت الامام الغزالی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں	۴۸
	■ اس میں کیا حکمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں فرمایا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں اور ہم کہتے ہیں کہ اے اللہ تو محمد پر اور آل محمد پر درود بھیج!	۴۹
	■ حضرت العلامہ النیسابوری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں	۵۰

Marfat.com

	■ حضرت ابن ابی حجلہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں	۵۱
	■ حضرت ابوالیمن بن عساکر فرماتے ہیں	۵۲
۴	**باب سوم**	۵۴
	■ درود و سلام کے فضائل اور درود ابراہیمی کے صیغوں میں چند احادیث مبارکہ	۵۴
	■ حضرت العلامہ بدرالدین العینی رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت عبدالرحمن ابن ابی لیلیٰ سے روایت کردہ حدیث کے تحت لکھتے ہیں	۵۷
	■ حضرت الملا علی القاری رحمہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا حدیث کے تحت لکھتے ہیں	۶۰
	■ درود شریف کی فضیلت اور درود و سلام کی اہمیت	۶۹
	■ مسئلہ	۶۹
	■ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام کا حکم	۷۰
	■ احناف کے نزدیک صلاۃ وسلام کو ایک دوسرے سے الگ کرنا مکروہ نہیں	۷۳
	■ جب ہم احناف ہیں	۷۵
	■ درود ابراہیمی کے بارے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا مؤقف اور آپ رحمہ اللہ تعالیٰ سے السوال اور آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کا الجواب المبارک	۷۶
	■ بندہ مؤلف ناچیز کی طرف سے وضاحت	۷۷
	■ ضرورت وضاحت وخلاصہ	۷۸
	■ اعلیٰ حضرت الامام احمد رضا خاں حنفی بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ اور ان کے ماننے والے بعض علماء کرام میں تضاد	۷۸

Marfat.com

■ مذکورہ بالا علماء کرام کی عبارات بالفاظہا ملاحظہ ہوں	۸۰
■ بندہ مؤلف ناچیز کی طرف سے وضاحت	۸۲
■ نتیجہ	۸۲
■ بندہ مؤلف ناچیز کی طرف سے مزید وضاحت	۸۳
■ تائید و توضیح کیلئے اصول فقہ حنفی کی کتب ملاحظہ ہوں	۸۴
■ خلاصہ	۸۴
■ بندہ مولف ناچیز کی طرف سے الزامی وضاحت	۸۶
■ موجودہ دور کے بعض علماءِ کرام کے مذکورہ بالا خود ساختہ موقف کے تحت مندرجہ ذیل بزرگوں نے غیر مکمل درود اور غیر مکمل سلام بھیجا؟	۸۷
■ بندہ مؤلف ناچیز کی طرف سے مزید الزامی وضاحت	۹۱
■ حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ کے فضائل وفوائد ومنافع علیحدہ اور سلام کے فضائل وفوائد ومنافع علیحدہ بیان فرمائے چند احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں	۹۳
■ افضل صلوٰۃ کا بیان	۹۶
■ شیخ الاسلام الحافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں	۹۶
■ افضل الکیفیات فی الصلوٰۃ علیہ کا بیان	۹۷
■ الامام الحافظ السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں	۹۷
■ افضل الکیفیات فی الصلوٰۃ علیہ	۹۸
■ الشیخ المحقق الشاہ عبدالحق المحدث الدہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں	۹۸
■ القاضی الشیخ یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں	۱۰۲

Marfat.com

■ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خاں صاحب حنفی بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سوال اور آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کا الجواب المبارک	۱۰۸
■ صلوٰۃ کو سلام سے الگ کرنا یعنی سلام کے بغیر صلوٰۃ بھیجنا اور اس کا عکس	۱۱۰
■ اختلاف کراہت کا محل وہ ہے جہاں صلوٰۃ پر اقتصار وارد نہیں ہوا اور جہاں وارد ہوا وہ کراہت کا محل نہیں، جیسے درود ابراہیمی اور قنوت	۱۱۷
■ القنوت	۱۱۸
■ ذکر مبارک کے وقت صیغہ صلی اللہ علیہ وسلم کا التزام، انتہائی خوبصورت، مختصر اور مقصد کو پورا کرنے والا ہے	۱۱۹
■ نماز کے علاوہ صیغہ طلب (اللھم صلی علی محمد و علی آل محمد) سے صلوٰۃ بھیجنا صیغہ خبر (صلی اللہ علیہ وسلم) سے صلوٰۃ بھیجنے سے افضل ہے کیونکہ تشہد کے بعد وہی وارد ہے تو محدثین کرام نے کتب حدیث میں صیغہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں استعمال فرمایا؟	۱۲۱
■ درود شریف کے لیے منصوص ہونا ضروری نہیں	۱۲۲
■ انسان نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے واردہ صیغوں کے ساتھ درود کیسے چھوڑ دے اور ان کے علاوہ اُن صیغوں کے ساتھ درود بھیجے جن کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غیر نے تالیف کیا	۱۲۳

Marfat.com

۵	**باب چہارم**	۱۳۸
	■ معترضین کے اعتراضات اور بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحتیں، موجودہ دور کے بعض علماء فرماتے ہیں درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے نماز میں پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں درود ابراہیمی پڑھا کرتے تھے	۱۳۸
	■ بندہ مولف کی طرف سے وضاحت نمبر ۱	۱۴۱
	■ بندہ مولف کی طرف سے وضاحت نمبر ۲	۱۴۱
	■ مواجہہ اقدس جناب سرکار اعظم صلی اللہ علیہ وسلم پر الصلوٰۃ کے بغیر السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وغیرہ عرض کرنا	۱۴۹
	■ **اعتراض نمبر ۱:** موجودہ دور کے بعض علماء فرماتے ہیں درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے کہ محدثین ان حدیثوں کو جن میں درود ابراہیمی ہے کتاب الصلوٰۃ کے باب التشہد میں لاتے ہیں مسلم شریف نے اس حدیث کے لیے یہ باب مقرر کیا باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد	۱۵۰
	■ بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحت	۱۵۰
	■ ضروری وضاحت	۱۵۵
	■ موجودہ دور کے بعض علماءِ کرام فرماتے ہیں درودِ ابراہیمی نماز میں ہی پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے کیونکہ	

Marfat.com

صحابہ رضی اللہ عنہم کا سوال یہ تھا کہ ہمیں آپ پر سلام بھیجنا تو معلوم ہو گیا اب فرمائیں کہ آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ تو انہیں جو سلام سکھایا گیا تھا وہ نماز میں پڑھے جانے والے تشہد کا سلام یعنی السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تھا اور اس تشہد نماز میں پڑھے جانے والے سلام سیکھنے کا ذکر کرکے صحابہ رضی اللہ عنہ کا پوچھنا کہ ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں اس حقیقت کو واضح کر رہا ہے کہ وہ نماز میں ہی درود پڑھنے کی کیفیت معلوم کرنا چاہتے ہیں	۱۵۶
■ بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحت	۱۵۷
■ **اعتراض نمبر۲:** بعض لوگ کہتے ہیں درود ابراہیمی کے علاوہ کوئی اور درود جائز نہیں اور کوئی اور درود نہیں پڑھنا چاہیے	۱۵۷
■ بندۂ مولف کی طرف سے وضاحت	۱۵۸
■ **اعتراض نمبر۳:** موجودہ دور کے بعض علماء کرام فرماتے ہیں درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے نماز میں پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے کیونکہ درود ابراہیمی نماز کے علاوہ علماء ومشائخ اور بزرگان دین نے نہیں پڑھا	۱۶۳
■ بندہ مولف کی طرف سے وضاحت	۱۶۳
■ کتاب دلائل الخیرات میں درود ابراہیمی	۱۶۳
■ کتاب حزب البحر میں درود ابراہیمی	۱۶۴
■ کتاب الحزب الاعظم میں درود ابراہیمی	۱۶۵

Marfat.com

■ مذکورہ بالا علماء کرام فرماتے ہیں درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے نماز میں پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے کیونکہ نماز کے علاوہ علماء مشائخ و بزرگان دین نے اس کو نہیں پڑھا	۱۶۷
■ بندہ مولف کی طرف سے مزید وضاحت	۱۶۸
■ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے واردہ درود میں صلوٰۃ ہے سلام نہیں اور وہ نماز کے علاوہ پڑھا جاتا ہے	۱۶۸
■ حضرت اعلیٰ میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا حضرت صاحبزادہ محمد عمر بیربلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کو درود ابراہیمی پڑھنے کا ارشاد	۱۶۸
■ اعتراض نمبر ۴: موجودہ دور کے بعض علماء فرماتے ہیں درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے نماز ہی میں پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے کیونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم و محدثین وفقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں اور لکھتے ہیں مثلاً قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رائیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور درود ابراہیمی نہیں پڑھتے اور نہیں لکھتے	۱۷۰
■ بندہ مولف کی طرف سے وضاحت	۱۷۱
■ موجودہ دور کے بعض علماء کرام نے درود ابراہیمی کے نماز	

Marfat.com

کے ساتھ خاص ہونے کی ایک دلیل درج ذیل حدیث شریف بیان فرمائی ہے	۱-۳
■ بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحت	۱-۳
■ مذکورہ بالا علماء کرام درود ابراہیمی کا نماز کے ساتھ خاص ہونا ثابت کرنے کے لئے الامام النواوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول پیش کرتے ہیں کہ امام النواوی نے فرمایا ھذہ الزیادۃ صحیحۃ الی آخرہ	۱-۴
■ بندہ مولف کی طرف سے وضاحت	۱-۵
■ اعتراض نمبر ۵: مذکورہ بالا علماء درود ابراہیمی کے نماز کے ساتھ خاص ہونے کی ایک دلیل یہ پیش کرتے ہیں فقال ابو عبداللہ ھذا حدیث صحیح بذکر الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوات	۱-۵
■ بندہ مولف کی طرف سے وضاحت	۱-۵
■ اعتراض نمبر ۶: مذکورہ بالا علماء کرام درود ابراہیمی کے نماز کے ساتھ خاص ہونے کی ایک دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ امام ابو اسحاق نے حدیث بیان کی کہ جب مسلمان نماز میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے تو یہی درود ابراہیمی پڑھے	۱-۶
■ بندہ مولف کی طرف سے وضاحت	۱-۶
■ مذکورہ بالا علماء کرام درود ابراہیمی کے نماز کے ساتھ خاص	

Marfat.com

ہونے کی ایک دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ حاکم نے اپنی سند کے ساتھ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذا تشہد احدکم فی الصلوۃ فلیقل اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد الی آخرہ	۱۷۶
■ بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحت	۱۷۶
■ مذکورہ بالا حدیث مبارکہ کے تحت الامام النواوی نے اپنی شرح الکامل للنواوی لصحیح المسلم کی الجلد الاول میں جو دلائل اپنے مذہب یعنی مذہب شافعی (کہ آخری تشہد کے بعد صلوۃ علی النبی واجب ہے) کے اثبات وتائید کے لیے اور ہمارے مسلک یعنی مسلک حنفی کی تردید کے لیے خود پیش فرمائے یا اپنے مسلک کے علماء کے نقل کیے موجودہ دور کے ہمارے علماء وہ دلائل اپنے خود ساختہ مؤقف (درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے نماز ہی میں پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے) کو ثابت کرنے کے لیے پیش کر رہے ہیں	۱۷۸
■ حضرت ابی مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ الصحیح المسلم کی مذکورہ بالا حدیث شریف کی شرح میں الامام النواوی نے اپنی شرح الکامل للنواوی میں جو کچھ لکھا قارئین کرام بتمامہ ملاحظہ فرمائیں	۱۷۸
■ باب الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد تشہد	۱۷۹
■ الامام النواوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی عبارت اور اس کا ترجمہ وتشریح	۱۸۱

Marfat.com

تقریظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی یایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ٥ (الاحزاب)

اس حکم کے مطابق امت پر درود وسلام فرض ولازم ہے دونوں کو اکٹھا بھی پڑھا جا سکتا ہے اور الگ الگ بھی خصوصاً جن مقامات پر الگ الگ حکم ہے وہاں جمع نہیں کیا جا سکتا مثلاً نماز کے تشہد اول میں سلام ہے صلوٰۃ نہیں۔ تو اب سلام پر اکتفا کیا جائے گا۔ البتہ تشہد اخیر میں دونوں کا حکم ہے۔ وہاں سلام وصلوٰۃ دونوں ہی پڑھے جائیں۔

درود وسلام کیا ہے؟ اس کی حقیقت کیا ہے؟ ہم اس سے کامل طور پر آگاہ ہو ہی نہیں سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے لغت عرب کا ماہر ہونے کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ سلام کا طریقہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھا دیا ہے۔ السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ۔ اب صلوٰۃ کا طریقہ و الفاظ بھی ہمیں بتا دیجئے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درود ابراہیمی کی تعلیم دی چونکہ نماز افضل ترین عبادت ہے اس کے اندر جو کچھ پڑھا جاتا ہے وہ تمام دعاؤں سے افضل ہے۔ لہذا جو سلام وصلوٰۃ اس میں ہے وہی تمام سے افضل ہے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ حدیثی درود وسلام سب سے افضل ہیں کیونکہ ان کی تعلیم خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔

Marfat.com

ایک اہم میٹنگ

۲۰۰۰ء میں محکمہ اوقاف پنجاب میں تمام مکاتیب فکر کے علماء پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جو متفقہ صلوٰۃ وسلام کی منظوری دے اور اسے محکمہ کی طرف سے شائع کیا جائے اس کمیٹی کے سامنے بندہ نے عرض کیا کہ چونکہ نماز والا سلام اور صلوٰۃ تمام اہل علم کے نزدیک افضل واعلیٰ ہے لہٰذا اس کو ہی متفقہ قرار دے دیا جائے اور اسے یوں شائع کیا جائے کہ اوپر آیت مبارکہ آجائے اور نیچے لکھ دیا جائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کرنے کا طریقہ السلام علیک ایھا النبی (اے نبی آپ پر سلام ہو) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کا طریقہ اللھم صل علی محمد یعنی درود ابراہیمی کمیٹی کی یہ تمام سفارشات اوقاف کے ریکارڈ میں موجود ہیں۔

ہمارے ہاں ضد وہٹ دھرمی ہے جس کی وجہ سے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ نماز والا درود نماز کے ساتھ ہی مخصوص ہے، باہر اسے نہیں پڑھنا چاہیے۔ کچھ نے اسے ترک کر دیا۔ کچھ یہاں تک چلے گئے کہ باہر پڑھنا ہی گناہ و ناجائز ہے۔(۱)

علامہ مولانا محمد عبدالغفور مجددی شرقپوری نے اس مقالہ میں صحیح صورت آشکار کرنے کی خوب باحوالہ جدوجہد کی ہے جو درود وسلام احادیث میں آئے ہیں وہ دیگر سے افضل واعلیٰ ہیں۔ جیسے نماز کے اندر انہیں فضیلت حاصل ہے ایسے ہی نماز کے باہر بھی وہ ہی افضل ہیں ہاں جو لوگ صلوٰۃ پڑھیں اور سلام عرض کرنا پسند نہ کریں ان کا وطیرہ غلط ہے جہاں صلوٰۃ کا حکم ہے وہاں سلام کا بھی حکم ہے البتہ دونوں کو الگ الگ پڑھا جا سکتا ہے۔ دررسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری پر لکھی جانے والی کتب کا

(۱) تفسیر نعیمی، جلد نمبر ۱۶، ص ۱۱۰

Marfat.com

مطالعہ کیجئے۔صحابہ سے لے کر آج تک حاضری دینے والے علماء ان الفاظ میں سلام عرض کرتے ہیں: السلام علیک یارسول اللہ السلام علیک یاحبیب اللہ السلام علیک یاشفیع المذنبین ،البتہ اگر کوئی لفظ الصلوۃ کا اضافہ کرکے یوں عرض کرے: الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ تو یہ بھی جائز ہے اسے بدعت وشرک قرار دینا بھی سراسر زیادتی ہے۔جب نماز میں السلام علیک ایھا النبی کے کلمات موجود ہیں تو پھر انہیں کیسے ناجائز قرار دیا جا سکتا ہے لہذا افراط وتفریط سے نکل کر ہمیں راہ اعتدال اپنا لینی چاہیے اور وہ یہی ہے کہ احادیث کے درود وسلام تمام سے افضل ہیں نماز کے اندر بھی اور باہر بھی۔ان کے علاوہ امت کے علماء نے جو درود لکھے ہیں وہ بھی جائز ہیں لیکن ان کی وہ عظمت وفضیلت نہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عطا فرمودہ میں ہے۔ہمیں خوب ٹھنڈے دل ودماغ سے ان باتوں پر غور کرنا چاہیے۔اہل علم کا فریضہ ہے کہ وہ جذبات میں نہ بہہ جائیں بلکہ غور وفکر وتدبر کا راستہ اپنائیں تاکہ امت کے انتشار وافتراق میں کمی واقع ہو۔اللہ تعالیٰ موصوف کی سعی قبول فرمائے اور اسے امت کیلئے نافع بنائے۔آمین

	الراجی من اللہ
۲۳رجولائی ۲۰۰۶ء	محمد خان قادری
بعد نماز مغرب بوقت ۸:۴۵	جامع رحمانیہ شادمان لاہور

Marfat.com

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

← **الحمدللّٰہ** الذی ھداناالی الصراط المستقیم وماکنا لنھتدی لولاان ھدانااللّٰہ والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء محمدن المصطفےٰ وعلی اٰلہ واصحابہ الھادین المھتدین وتابعیھم وتبعھم من الائمۃ المجتھدین

← **اللھم** صلی علی محمدوعلی اٰل محمدکماصلیت علی ابراھیم وعلی اٰل ابراھیم انک حمیدمجید اللھم بارک علی محمدوعلی اٰل محمدکمابارکت علی ابراھیم وعلی اٰل ابراھیم انک حمیدمجید۔

← **السّلام** علیک ایھاالنبیُّ ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ

← مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

رب اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام

الغرض ان کے ہر مو پہ لاکھوں درود
ان کی ہر خو و خصلت پہ لاکھوں سلام

ان کے مولیٰ کے ان پر کروڑوں درود
ان کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام

شافعی مالک احمد امام حنیفہ
چار باغ رسالت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

ابتدائیہ

موجودہ دور کے بعض علماء کرام اپنی کتابوں، رسائل، پمفلٹوں اور چارٹوں میں مسلسل لکھ رہے ہیں اور اپنے خطابات و تقاریر میں بڑے زوردار انداز سے مسلسل فرما رہے ہیں کہ درود ابراہیمی غیر مکمل درود ہے کہ اس میں سلام نہیں لہٰذا نماز کے علاوہ درود ابراہیمی نہیں پڑھنا چاہیے۔ بعض علماء تو حد سے بڑھ گئے۔ وہ لکھ رہے ہیں کہ درود ابراہیمی صرف نماز میں پڑھ سکتے ہیں۔ نماز کے علاوہ پڑھنا ناجائز ہے۔ اس لئے بندہ مولف ناچیز نے ضروری سمجھا کہ درود ابراہیمی (وہ تحفہ مبارکہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے امت کو عطا فرمایا اور جو تمام درودوں سے افضل درود ہے) کی افضلیت و اولویت و اکملیت و اشرفیت بیان کرے۔

ایک محتاط اندازے کے مطابق گزشتہ صدی ہجری یعنی چودھویں صدی ہجری کے نصف کے دس سال قبل تیرہ سو چالیس ہجری ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۲ء میں یہ کام شروع ہوا اور ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے۔ تعجب و افسوس اس پر کہ یہ سب کچھ بغیر کسی کتاب کے حوالے کے محض اپنی رائے اور اجتہاد سے ہو رہا ہے حالانکہ ان مذکورہ بالا علماء کرام سے پہلے علماء کرام میں سے کسی نے درود ابراہیمی کو غیر مکمل نہ لکھا نہ فرمایا۔ ہاں البتہ سلام کے بغیر صلوٰۃ اور صلوٰۃ کے بغیر سلام کی کراہت اور عدم کراہت کے بارے ان مذکورہ بالا علماء سے پہلے کے علماء کرام میں اختلاف رہا ہے اور احناف کے نزدیک صلوٰۃ و سلام ایک دوسرے کے بغیر مکروہ نہیں۔ اور جاننا چاہیے کہ جہاں شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے صلوٰۃ بغیر سلام وارد ہوا کراہت یعنی اختلاف کراہت داخل اس سے

Marfat.com

علاوہ ہے اور جہاں شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے صلوٰۃ بغیر سلام وارد ہوا، جیسے درود ابراہیمی تو نہ کہا جائے گا کہ یہاں صلوٰۃ بغیر سلام کے مکروہ ہے۔ اور جیسے قنوت جو کہ وتر میں پڑھنے کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو تعلیم فرمائی: اللھم اھدنی فیمن ھدیت وعافنی فیمن عافیت الخ اس قنوت کے آخر میں صلی اللہ علی النبی محمد صلوٰۃ بغیر سلام کے شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وارد ہوا، یہ بھی محل کراہت نہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کی تفصیل بحوالہ کتاب باب افراد الصلوٰۃ عن التسلیم لا یکرہ ولا العکس میں مذکور ہوگی۔ وباللہ التوفیق۔

بہرحال بندہ مولف ناچیز کا مقصد کراہت وعدم کراہت کی بحث نہیں مقصد صرف یہ واضح کرنا ہے کہ درود ابراہیمی، غیر مکمل درود نہیں بلکہ کامل واکمل افضل واشرف درود ہے۔(۱)

۴؍جمادی الثانی ۱۴۲۷ھ

۱؍جولائی ۲۰۰۶ء

محمد عبدالغفور شرقپوری

ابن تاج الدین

المتوطن دوکیج تاؤن من مضافات لاہور

پاکستان

---

(۱) افضل الصلوٰۃ للنبہانی، سنن النسائی جلد اول ص ۲۵۶، سعادۃ الدارین للنبہانی بحوالہ سنن النسائی ص ۵۲۲، رد المحتار علی الدر المختار الجزء ۱۱۱ اول

Marfat.com

حضرت ملا علی بن سلطان محمد القاری الحنفی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

ثم قال المصنف اللهم صل علی محمد وعلی اٰل محمد کما صلیت علی ابراهیم وعلی اٰل ابراهیم انّک حمید مجید اللهم بارک علی محمد وعلی اٰل محمد کما بارکت علی ابراهیم وعلی اٰل ابراهیم اِنّک حمید مجید۔ تقدم مبناه ومعناه وسبق انّه رواه اصحاب الکتب الستة وهو اصح الفاظ الصلوات الواردة فی الصلاة وغیرها فینبغی المواظبة والمداومة علیه۔[1]

ترجمہ: پھر مصنف نے کہا: اللهم صل علی محمد وعلی اٰل محمد الخ، اس کا مبنا اور معنی گزر چکا اور پہلے بیان ہو چکا کہ بے شک! اس کو اصحاب الکتب الستہ نے روایت کیا اور وہ تمام واردہ درودوں کے الفاظ سے زیادہ صحیح ہے۔ نماز میں اور نماز کے علاوہ اس پر مواظبت اور مداومت چاہیے۔

---

(۱) الحرز الثمین شرح الحصن الحصین تتمہ ص۹۔۴ مخزونہ جامعہ نظامیہ رضویہ مطابق ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداو مصلیاو مسلما

باب اوّل

نسبت کی وجہ سے افضلیت

ملک عرب تمام ملکوں سے افضل۔ عرب غیر عرب سے افضل۔ عربی زبان دیگر تمام زبانوں سے افضل۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ دیگر تمام شہروں سے افضل۔ زمانہ محمدیہ دیگر تمام زمانوں سے افضل۔ جان محمد دیگر تمام جانوں سے افضل۔ خاندان قریش و بنی ہاشم دیگر تمام خاندانوں سے افضل۔ آل محمد دیگر تمام انبیاء و مرسلین علی نبینا وعلیہم الصلاۃ والتسلیم کی غیر انبیاء آلوں سے افضل۔ اصحاب محمد دیگر تمام انبیاء و مرسلین کے صحابہ سے افضل۔ ازواج محمد دیگر تمام انبیاء مرسلین علی نبینا وعلیہم الصلاۃ والتسلیم کی ازواج سے افضل۔ قرآن کریم دیگر تمام کتب سماویہ منزلہ من اللہ (توراۃ و زبور وانجیل وغیرہم صحائف) سے افضل (کلام الٰہی میں بعض کا بعض سے افضل ہونا اسکے یہ معنی ہیں کہ ہمارے لئے اس میں ثواب زائد ہے ورنہ اللہ ایک اس کا کلام ایک اس میں افضل و مفضول کی گنجائش نہیں۔) حدیث محمد بعد از کلام الٰہی تمام حدیثوں سے افضل یعنی حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلنے والے الفاظ مبارکہ دیگر تمام انبیاء و مرسلین کے الفاظ مبارکہ سے افضل۔ ذریت طیبہ محمدیہ دیگر تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والتسلیم کی ذریتوں سے افضل و بہتر۔ قبر انور علی صاحبہا الصلاۃ والتسلیمات کی وہ مبارک زمین وہ بقعہ مبارک جس سے جسم انور واطہر واطیب وانفس مس

Marfat.com

نے ہوئے ہے لعبہ معظمہ وقش معلی وکرسی سے افضل اس لئے کہ ان مذکورہ اشیاء کی نسبت و تعلق بعداز خدا بزرگ و برتر سب سے افضل و اعلیٰ ہستی مبارکہ سے ہے اور جس چیز کی نسبت اس افضل و اعلیٰ ہستی مبارکہ سے ہو وہ چیز بھی دیگر تمام اشیاء سے افضل و اعلیٰ ہوگی۔

عرب کی غیر عرب پر افضلیت خاندان قریش و بنی ھاشم کی ان سے غیر پر افضلیت اور تمام قریش و بنو ھاشم پر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت کے بارے احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں:

عن المطلب بن وداعة قال جاء العباس الى رسول الله صلى الله عليه وسلم كانه سمع شيافقام النبى صلى الله عليه وسلم على المنبر فقال من انا؟ فقالوا انت رسول الله عليك الصلوة والسلام فقال: انا محمد بن عبد الله بن عبدالمطلب، ان الله خلق الخلق فجعلنى فى خير هم ثم جعلهم فرقتين فجعلنى فى خير هم فرقة ثم جعلهم قبائل فجعلنى فى خيرهم قبيلة ثم جعلهم بيوتا فجعلنى فى خير هم بيتا. فانا خير هم نفسا وخيرهم بيتا هذا حديث حسن [1]

ترجمہ: حضرت المطلب بن وداعہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے گویا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے کچھ طعن سنا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا میں کون ہوں؟ تو صحابہ

۱۔ جامع الترمذی جلد ۲، ص ۲۰۱ مشکوۃ شریف ص ۵۱۳

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا آپ رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ فرمایا میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے بہتر مخلوق میں کیا (یعنی نوع انسان میں) پھر اس بہترین مخلوق کے دو گروہ بنائے (عرب اور عجم) تو مجھے ان کے بہترین گروہ میں کیا۔ (یعنی عرب میں) پھر اس بہترین گروہ کے قبیلے بنائے تو مجھے ان کے بہترین قبیلے میں کیا (یعنی قریش میں) پھر اس بہترین قبیلے کے گھرانے بنائے تو مجھے ان کے بہترین گھرانے میں کیا (یعنی بنی ہاشم میں) تو میں ان سب میں بہترین ذات والا اور ان سب میں بہترین گھرانے والا ہوں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

عن ابی عمار شداد انہ سمع واثلۃ بن اسقع یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یقول ان اللہ عزوجل اصطفے کنانۃ من ولد اسماعیل علیہ الصلوۃ والسلام واصطفے قریشا من کنانۃ واصطفے من قریش بنی ہاشم واصطفانی من بنی ہاشم۔

ترجمہ: حضرت ابی عمار شداد سے روایت ہے انہوں نے حضرت واثلہ بن اسقع کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ عزوجل نے حضرت اسمٰعیل علیہ الصلاۃ والسلام کی اولاد سے کنانہ کو برگزیدہ فرمایا کنانہ سے قریش کو برگزیدہ فرمایا قریش سے بنی ہاشم کو برگزیدہ فرمایا بنی ہاشم سے مجھے برگزیدہ فرمایا۔

عن واثلۃ بن اسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اصطفی من ولد ابراھیم اسمعیل واصطفی من ولد اسمعیل بنی کنانہ واصطفی من بنی کنانہ قریشا واصطفی من قریش بنی ھاشم

Marfat.com

واصطفانی من بنی ھاشم۔ ھذا حدیث صحیح۔

ترجمہ: حضرت واثلہ بن اسقع سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اولاد ابراہیم سے اسماعیل کو برگزیدہ فرمایا اور اولاد اسماعیل سے بنی کنانہ کو برگزیدہ فرمایا بنی کنانہ سے قریش کو برگزیدہ فرمایا قریش سے بنی ہاشم کو برگزیدہ فرمایا اور بنی ہاشم سے مجھے برگزیدہ فرمایا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

عربی زبان کی افضلیت

وانہ لتنزیل رب العلمین نزل بہ الروح الامین علی قلبک لتکون من المنذرین بلسان عربی مبین ۱؎

ترجمہ: اور بیشک یہ قرآن رب العالمین کا اتارا ہوا ہے اسے روح الامین لے کر اترا تمہارے دل پر کہ تم ڈر سناؤ روشن عربی زبان میں

مکہ معظّمہ کی افضلیت

لا اقسم بھذا البلد وانت حل بھذا البلد

ترجمہ: مجھے اس شہر (مکہ) کی قسم کہ اے محبوب! تم اس شہر میں ہو۔

والتین والزیتون وطور سینین وھذا البلد الامین۔

ترجمہ: انجیر کی قسم اور زیتون اور طور سینا اور اس امان والے شہر کی (یعنی مکہ مکرمہ)

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ اصحابہ وسلم لمکۃ ما اطیبک من بلد واحبک الی ولولا ان قومی

---

۱) الشعراء ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵

81186

Marfat.com

اخرجونی منک ماسکنت غیرک ۔ ۱

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے مخاطب ہو کر فرمایا: تو کتنا اچھا شہر ہے اور تو مجھے بہت محبوب ہے اگر میری قوم مجھے تجھ سے نہ نکالتی تو میں تیرے سوا کسی جگہ سکونت اختیار نہ کرتا۔

عن عبداللہ بن عدی بن حمراء قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واقفا علی الحزورۃ فقال واللہ انک لخیر ارض اللہ واحب ارض اللہ الی اللہ ولولا انی اخرجت منک ماخرجت ۔ ۲

ترجمہ: عبداللہ بن عدی بن حمراء نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام حزورہ میں کھڑے ہوئے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ سے مخاطب ہو کر فرمایا: اللہ کی قسم بیشک تو اللہ کی زمین میں سب سے اچھا اور اللہ کے نزدیک اللہ کی زمین میں سب سے زیادہ محبوب ہے، اور مجھے تجھ سے نہ نکالا جاتا تو میں نہ نکلتا۔

مدینۃ المنورہ کی افضلیت

وعن عائشۃ قالت لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وعک ابوبکر وبلال فجئت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فقال اللھم حبب الینا المدینۃ کحبنا مکۃ او اشد وصححھا وبارک لنا فی صاعھا ومدھا وانقل حماھا فاجعلھا بالجحفۃ متفق علیہ ۔

۱۔ جامع الترمذی الجلد الثانی ص ۲۳۰ ۲۔ جامع الترمذی الجلد الثانی ص ۲۳۰

۳۔ صحیح البخاری المجلد اول ص ۲۵۳

Marfat.com

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت ابوبکر اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کو بخار ہو گیا تو میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے بخار کی خبر دی اس پر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اے اللہ ہماری طرف مدینہ کو محبوب بنا دے جیسے کہ تو نے مکہ کو ہمارا محبوب بنایا یا اس سے بھی زیادہ محبوب بنا دے اور مدینہ کی آب و ہوا درست فرما دے اور ہمارے لئے اس کے صاع اور مد میں برکت دے اور اس کے بخار کو یہاں سے لے جا اور اسے جحفہ میں کر دے۔

عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امرت بقریة تاکل القری یقولون یثرب وھی المدینة تنفی الناس کما ینفی الکیر خبث الحدید متفق علیہ[1]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس بستی میں جانے کا حکم دیا گیا ہے جو تمام بستیوں کو کھا جائیگی یعنی غالب آجائے گی لوگ اسے یثرب کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے برے لوگوں کو ایسے نکال دیگا جیسے بھٹی لوہے کا میل کچیل (زنگار) اتار دیتی ہے۔

عن ابی ھریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الایمان لیارز الی المدینة کما تارز الحیة الی جحرھا[2]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول

(۱) صحیح البخاری المجلد اول ص ۲۵۲

(۲) المجلد الاول من صحیح البخاری ص ۲۵۲

Marfat.com

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان مدینہ منورہ کی طرف سمٹ آئیگا جیسے سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ آتا ہے۔

عن زید بن اسلم عن ابیہ عن عمر قال اللھم ارزقنی شھادۃ فی سبیلک واجعل موتی فی بلد رسولک۔[1]

ترجمہ: حضرت زید بن اسلم سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دعا فرماتے تھے اے اللہ! مجھے اپنے راستے میں شہادت نصیب فرما اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر میں میری وفات فرما۔

وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من استطاع ان یموت بالمدینۃ فلیمت بھا فانی اشفع لمن یموت بھا۔[2]

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص استطاعت رکھتا ہے کہ وہ مدینہ میں مرے تو اسے چاہیے کہ وہ مدینہ میں مرے اس لئے کہ میں مدینہ میں مرنے والوں کی شفاعت کروں گا۔

عن انس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللھم اجعل بالمدینۃ ضعفی ماجعلت لمکۃ من البرکۃ۔[3]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ دعا کی اے اللہ مدینے

---

(۱) تیسیر الباری المجلد الاول ص ۲۵۳ — (۲) جامع الترمذی المجلد الثانی ص ۲۲۹

(۳) تیسیر الباری المجلد الاول ص ۲۵۳

Marfat.com

میں مدے دگنی برکت کردے۔

زمانہ مبارکہ محمدیہ علی صاحبہا الصلوات والتسلیمات کی افضلیت

والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین امنوا وعملوا الصلحت وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر۔

ترجمہ: اس زمانہ محبوب کی قسم! بے شک آدمی ضرور نقصان میں ہے مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کوحق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔

جان مبارک محمدی کی افضلیت

لعمرک انهم لفی سکرتهم یعمهون [1]

ترجمہ: اے محبوب تمہاری جان کی قسم بے شک وہ اپنے نشے میں بھٹک رہے ہیں۔

آل محمد دیگر تمام انبیاء ومرسلین علی نبینا وعلیہم الصلاۃ والتسلیم کی غیر انبیاء آلوں سے افضل

انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا [2]

ترجمہ: اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کردے۔

فمن حاجک فیه من بعد ماجاءک من العلم فقل تعالوا

---

(۱) الحجر: ۷۲ (۲) احزاب: ۳۳

Marfat.com

اندع ابناء ناو ابناء کم ونساء ناونساء کم وانفسنا وانفسکم ثم نبتهل فنجعل لعنت اللہ علی الکاذبین[1]

ترجمہ: پھر اے محبوب! جو تم سے عیسیٰ کے بارے میں حجت کریں بعد اس کے کہ تمہیں علم آچکا تو ان سے فرمادو: آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اپنی جانیں اور تمہاری جانیں پھر مباہلہ کریں تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔

اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیگر تمام انبیاء ومرسلین علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب سے افضل

فضل اللہ المجٰھدین باموالھم وانفسھم علی القٰعدین درجۃ وکلا وعداللہ الحسنی[2]

ترجمہ: اللہ نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کا درجہ بیٹھنے والوں سے بڑا کیا اور اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ فرمایا۔

محمد رسول اللہ والذین معہ اشدآء علی الکفار رحماء بینھم تراھم رکعا وسجدا یبتغون فضلامن اللہ ورضوانا سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود ط ذالک مثلھم فی التورۃ ومثلھم فی الانجیل کزرع اخرج شطاہ فازرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یعجب الزرّاع

(۱) آل عمران: ۶۱ (۲) النساء: ۹۵

Marfat.com

لیغیظ بهم الکفار وعد الله الذین امنوا وعملوا الصلحت منهم مغفرة واجرا عظیما [1]

ترجمہ: محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے (ان کے اصحاب) کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل۔ تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے اللہ کا فضل اور رضا چاہتے ہیں۔ ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے۔ یہ ان کی صفت توراۃ میں ہے۔ اور ان کی صفت انجیل میں ہے جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا پٹھا نکالا۔ پھر اسے طاقت دی، پھر دبیز ہوئی، پھر اپنی ساق پر سیدھی کھڑی ہوئی۔ کسانوں کو بھلی لگتی ہے تاکہ ان سے کافروں کے دل جلیں۔ اللہ نے وعدہ فرمایا ان سے جو ان میں ایمان اور اچھے کاموں والے ہیں بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

والسبقون الاولون من المهاجرین والانصار والذین اتبعوهم باحسان رضی الله عنهم ورضوا عنه واعد لهم جنت تجری تحتها الانهار خالدین فیها ابدا ذالک الفوز العظیم [2]

ترجمہ: اور سب میں اگلے پہلے مہاجر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔

لایستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجة من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا وکلا وعد الله الحسنی والله بما تعملون خبیر [3]

---

(۱) الفتح ۲۹ (۲) التوبہ ۱۰۰ (۳) الحدید ۱۰

Marfat.com

ترجمہ: تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتح مکہ کے پہلے خرچ کیا اور جہاد کیا وہ مرتبہ میں ان سے بڑے ہیں جنہوں نے بعد فتح (مکہ) کے خرچ اور جہاد کیا۔ اور ان سب سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ ذلک لمن خشیۃ ربہ۔[۱]

(ترجمہ:) اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوئے۔ یہ اس کے لئے جو اپنے رب سے ڈرے۔

ازواج مطہرات محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیگر تمام انبیاء ومرسلین علی نبینا علیہم الصلاۃ والتسلیم کی ازواج سے افضل

ینساء النبی لستن کاحد من النساء۔[۲]

ترجمہ: اے نبی کی بیویو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں۔

النبی اولی بالمومنین من انفسھم وازواجہ امھاتھم۔[۳]

ترجمہ: یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں۔

---

(۱) البینۃ ۸ (۲) الاحزاب ۳۲ (۳) الاحزاب ۶

Marfat.com

امت محمدیہ علی صاحبہا الصلاۃ والتسلیم دیگر تمام انبیاء مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام کی امتوں سے افضل

وکذالک جعلنکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شہیدا[۱]

ترجمہ: اور بات یونہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ۔

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر وتؤمنون باللہ[۲]

ترجمہ: تم بہتر ہو ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں۔ بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

قرآن کریم کی دیگر تمام کتب سماویہ منزلہ من اللہ تعالیٰ پر افضلیت

اللہ نزل احسن الحدیث کتابا متشابہا مثانی تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربہم[۳]

ترجمہ: اللہ نے اتاری سب سے اچھی کتاب کہ اول سے آخر تک ایک سی ہے دوہرے بیان والی اس سے بال کھڑے ہوتے ہیں ان کے بدن پر جو اپنے رب سے

---

(۱) بقرہ [illegible]

Marfat.com

کرتے ہیں۔

ومن اصدق من الله حدیثا[1]

ترجمہ: اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی ہے؟

فبای حدیث بعد الله و ایته یؤمنون[2]

ترجمہ: پھر اللہ اور اس کی آیتوں کو چھوڑ کر کون سی بات پر ایمان لائیں گے؟

حدیث محمد صلی اللہ علیہ وسلم بعد از کلام خدا، تمام حدیثوں سے افضل

وقیله یارب ان هولاء قوم لایؤمنون[3]

ترجمہ: مجھے رسول کے اس کہنے کی قسم کہ اے میرے رب! یہ لوگ ایمان نہیں لاتے ہیں۔

عن جابر قال کان رسول الله علیه وسلم فی الصلاته بعد التشهد احسن الکلام کلام الله واحسن الهدی محمد صلی الله علیه وسلم۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز میں تشہد کے بعد فرماتے تھے بہترین کلام اللہ کا کلام ہے اور بہترین راستہ محمد کا راستہ ہے۔

عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اما بعد فان

---

(۱) [illegible] ۱ (۲) الجاثیہ ۲ (۳) الزخرف ۱۱

Marfat.com

خیر الحدیث کتاب اللہ و خیر الھدی ھدی محمد و شر الامور محدثاتہا و کل بدعۃ ضلالۃ۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں حمد وصلاۃ کے بعد فرمایا (جس طرح کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ تھی) بہترین کلام اللہ کی کتاب (یعنی قرآن مجید) ہے اور بہترین طریقہ اور بہترین سیرت طریقہ محمدیہ اور سیرت محمدیہ ہے۔ اور بدترین چیز وہ ہے جو دین میں نئی ایجاد کی گئی ہے اور ہر بدعت گمراہی کا سبب ہے۔

سیرت طیبہ محمدیہ علی صاحبہا الصلاۃ والتسلیم دیگر تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلوۃ والسلام کی سیرتوں سے افضل

لقد کان لکم فی رسول اللہ أسوۃ حسنۃ من کان یرجوا اللہ والیوم الاخر و ذکر اللہ کثیرا۔[۱]

ترجمہ: بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے اسکے لئے جو اللہ اور پچھلے دن کی امید رکھتا ہے۔ اور اللہ کو بہت یاد کرے۔

قبر انور علی صاحبہا الصلوۃ والتسلیم کی وہ مبارک زمین۔ وہ بقعہ مبارکہ جس سے جسم انور و اطہر و اطیب و انفس مس فرمائے ہوئے ہے وہ کعبہ معظمہ اور فرش و عرش و کرسی سے افضل۔

قال فی اللباب والخلاف فیما عدا موضع القبر المقدس فما

۱۔ الاحزاب ۲۱

ضم اعضاء الشريفه فهو افضل الارض بالا جماع الخ و كذا الضريح الاقدس افضل من المسجد الحرام وقال القاضي عياض وغيره الاجماع على تفضيله حتى على الكعبة وان الخلاف فيما عداه ونقل عن ابن عقيل الحنبلي ان تلك البقعة افضل من العرش۱

ترجمہ: اللباب میں فرمایا اور اختلاف قبر مبارک کی جگہ کے علاوہ میں ہے پس وہ حصہ مبارکہ جو اعضاء شریفہ سے ملا ہوا ہے شرف ملاقات سے مشرف و شرفیاب ہے وہ بالا جماع تمام خطہ زمین سے افضل ہے، اور ایسے ہی قبر اقدس مسجد حرام سے افضل ہے اور حضرت قاضی عیاض وغیرہ نے فرمایا اس کے افضل ہونے پر اجماع ہے حتی کہ کعبہ معظمہ سے اور خلاف قبر انور کے علاوہ میں ہے۔ اور ابن عقیل حنبلی سے منقول ہے زمین کا یہ حصہ مبارکہ عرش سے افضل ہے۔

فيه تصريح بان مكة افضل كما عليه الجمهور الا البقعة التي ضمت اعضاء الشريفة عليه الصلاة والسلام فانها افضل من مكة بل من الكعبة بل من العرش اجماعا۲

ترجمہ: اس میں تصریح ہے کہ مکۃ المکرمہ مدینہ منورہ سے افضل ہے جیسا کہ اس پر جمہور علماء ہیں سوائے زمین کے اس حصہ کے جو آپ صلی اللہ علیہ کے اعضاء شریفہ کے شرف ملاقات سے مشرف و شرفیاب ہے کیونکہ وہ مکہ مکرمہ سے افضل ہے بلکہ کعبہ معظمہ اور عرش سے بھی بالا جماع افضل ہے۔

(۱) رد المحتار علی الدر المختار جلد ثانی ص ۲۵۷

(۲) مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح لعلی بن سلطان محمد القاری رحمہ الباری الجزء السادس ص ۱۰

Marfat.com

درود ابراہیمی کی نسبت کی وجہ سے افضلیت

بلاشبہ حضور سید عالم نور مجسم جناب رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علی الہ واصحابہ وسلم کے الفاظ مبارکہ سے درود شریف دیگر تمام بزرگوں کے الفاظ سے درود شریف سے افضل ہوگا۔ جاننا چاہیے کہ درود ابراہیمی بھی وہ مبارکہ ومقدسہ الفاظ ہیں جو حضور سید عالم نور مجسم فخر آدم و بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک مقدس ترجمان کلام الٰہی زبان سے نکلے ہیں جن کی نسبت جن کا تعلق اس ذات بابرکات والا صفات صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے جو خود صاحب درود ہیں۔ جن پر درود بھیجا جاتا ہے۔ جن پر درود پیش کیا جاتا ہے اور جن پر درود بھیجنے کا اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں (ایمان والوں کو) حکم فرمایا ہے بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "کیف الصلاۃ علیکم اھل البیت" آپ کے اہل بیت پر درود کیا ہے؟

قال قولوا اللھم صل علی محمد الخ

فرمایا یوں کہو:

اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید" اللھم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید۔

یعنی درود ابراہیمی پڑھو۔ اور حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات بابرکات کیلئے افضل واشرف کو ہی اختیار فرماتے ہیں تو ان الفاظ مبارکہ کو سید عالم صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وسلم سے نسبت بھی ہے اور ان الفاظ مبارکہ سے درود بھیجنے کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم بھی فرمایا ہے جس سے درود ابراہیمی کی افضلیت واولویت واکملیت اور اہمیت روز روشن سے زیادہ ظاہر وعیاں وواضح ہے۔ تفصیلی بحث بحوالہ کتب انشاء اللہ العزیز آئندہ صفحات میں مذکور ہوگی۔ واردۃ درودوں کے علاوہ بعض دیگر درود بعض بزرگوں سے منقول ہیں بلاشبہ وہ بھی درود ہیں۔ انکے پڑھنے سے بھی درود شریف پڑھنے کا ثواب ملے گا مگر بقول حضرت ملا علی القاری ودیگر علماء رحمہم اللہ تعالیٰ بان ثواب الوارد افضل واکمل یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلیم فرمائے ہوئے الفاظ سے صلاۃ کا ثواب افضل واکمل ہے۔

درود ابراہیمی کے علاوہ بھی واردۃ درود ہیں یعنی صلاۃ کے وہ صیغے جو احادیث نبویہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں وارد ہوئے ہیں۔

القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع۔۲

اور تمام واردہ درودوں سے افضل درود، درود ابراہیمی ہے۔

درود ابراہیمی وہ تحفہ مبارکہ ہے جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عطا فرمایا:

الا اھدی لک ھدیۃ سمعتھا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ۔ ۳

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کو فرمایا

---

(۱) جذب القلوب الی دیار المحبوب ص ۱۹۲ للشیخ المحقق الدہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ سعادۃ الدارین، ص ۲۳۶، للشیخ بن یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

(۲) القول البدیع للعلامۃ السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ ص ۴۴ تا ۴۶

(۳) صحیح البخاری الجلد الاول ص ۴۷۰

Marfat.com

کیا میں تجھے وہ تحفہ نہ دوں جسے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا؟
اور جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمودہ تحفہ سے بڑھ کر کوئی تحفہ نہیں ہو سکتا۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم کتنی مناسبت ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کا تحفہ نماز ہے جو سب اعمال سے افضل ہے اور جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تحفہ مبارکہ درود ابراہیمی ہے جو سب درودوں سے افضل ہے۔ اور سب درودوں سے افضل درود شریف یعنی درود ابراہیمی سب اعمال سے افضل یعنی نماز میں مقرر کیا گیا ہے۔ اعلیٰ حضرت بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں سب درودوں سے افضل درود وہ ہے جو سب اعمال سے افضل یعنی نماز میں مقرر کیا گیا ہے۔(۱)
اگر کوئی اور درود اس درود سے افضل ہوتا تو نماز میں وہ مقرر کیا جاتا۔
العلامہ القاضی الشیخ یوسف ابن اسماعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

الصلاة الاولی الابراهیمیه اللهم صلی علی محمد
وعلی ال محمد کماصلیت علی ابراهیم وعلی ال
ابراهیم و بارک علی محمد وعلی ال محمد کما
بارکت علی ابراهیم وعلی ال ابراهیم فی العالمین
انک حمید مجید هده الصلاة هی اکمل صیغ
الصلوة علی النبی صلی الله علیه وسلم الماثورة
وغیرهاولذالک حصوا بها الصلوة للاتفاق علی
صحة حدیثها۔(۲)

(۱) فتاوی رضویہ جلد ششم صفحہ ۱۸۳ رضا فاؤنڈیشن لاہور

(۲) افضل الصلوة علی سید السادات ص ۵۲

Marfat.com

ترجمہ: سب سے بہتر صلاۃ، صلاۃ ابراہیمیہ اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کماصلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم وبارک علی محمد وعلی ال محمد کمابارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم فی العالمین انک حمید مجید ہے۔ یہ صلاۃ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر باقی درود شریف اور صلاۃ کے تمام صیغوں سے اکمل (زیادہ کامل) ہے۔ اس واسطے اسے نماز کے ساتھ مخصوص کیا گیا ہے۔

اس لئے اس (درود ابراہیمی) کی حدیث کی صحت پر سب کا اتفاق ہے۔ درود ابراہیمی کے نماز کے ساتھ مخصوص ہونے کا مطلب یہ ہے کہ نماز میں درود ابراہیمی ہی پڑھا جاتا ہے۔ حضرت علامہ غلام رسول صاحب سعیدی شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی فرماتے ہیں

"درود شریف کی بحث میں ایک بات یہ بھی پیش نظر رہنی چاہیے کہ درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے یعنی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہی درود پڑھا جا سکتا ہے نماز کے علاوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر دوسرے الفاظ سے بھی درود شریف پڑھا جا سکتا ہے۔"[1]

خاتمۃ المحققین العلامہ ابن عابدین شامی صاحب ردالمختار کے قول وصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم (یعنی آخری قعدہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے) کے تحت لکھتے ہیں:

قال فی شرح المنیۃ والمختار فی صفتھا مافی الکفایۃ

۱۔ شرح صحیح مسلم جلد اول ص ۱۱۶۱

Marfat.com

والقنیہ والمجتبی قال سئل محمد عن الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یقول اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کماصلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید۔ اللھم بارک علی محمد وعلی ال محمد کمابارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید وھی الموافقۃ لمافی الصحیحین وغیرھما۔[1]

ترجمہ: المنیہ کی شرح میں فرمایا اور مختار اس کی یعنی صلاۃ کی صفت میں جو المنیہ اور القنیہ اور المجتبیٰ میں ہے فرمایا کہ حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ کے بارے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کماصلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید وبارک علی محمد وعلی ال محمد کمابارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید۔

علامہ شامی فرماتے ہیں:

وھی الموافقۃ لمافی الصحیحین وغیرھما اور وہ موافقت ہے اس کے جو صحیحین وغیرھما میں ہے۔

---

[1] رد المحتار علی الدر المختار، الجزء الاول، ص ۳۴۴

Marfat.com

باب دوم

آیت: ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یاایھاالذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ۝

الایۃ المبارکۃ کی تفسیر میں القاضی الشیخ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

الباب الاول فی تفسیر آیۃ (ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یاایھاالذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما) وماورد فی شانھا عن العلماء قال الامام البخاری فی کتاب التفسیر من صحیحہ قال ابو العالیۃ صلاۃ اللہ ثنائہ علیہ عند الملئکتہ وصلاۃ الملائکۃ الدعاء قال ابن عباس یصلون یبرکون لنعرینک ولسلطنک ثم ذکر لبسندہ الی کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ قیل یا رسول اللہ اما السلام علیک فقد عرفناہ فکیف الصلاۃ؟ قال قولوا اللھم صل علی محمد وال محمد کما صلیت علی ال ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وال محمد کما بارکت علی ال ابراھیم انک حمید مجید ثم ذکر بسندہ الی ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ وعن ابی سعید الخدری قال قلنا یارسول اللہ ھذا تسلیم فکیف نصلی علیک؟ قال قولوا اللھم صل علی محمد عبدک ورسولک کما صلیت علی ال ابراھیم وبارک علی محمد وعلی ال محمد

Marfat.com

كما باركت على ابراهيم ۔وفي رواية كما باركت على ال ابراهيم وفي رواية كما صليت على ابراهيم وبارك على محمد وال محمد كما باركت على ابراهيم وال ابراهيم الخ۔[1]

ترجمہ: یہاں باب الایۃ المبارکہ ان الله وملئكته يصلون على النبي يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما کی تفسیر اور اس آیت کی شان میں علماء سے وارد ہوا۔ حضرت الامام البخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس باب میں اپنی صحیح یعنی اپنی کتاب صحیح البخاری کی کتاب التفسیر میں فرمایا: حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی صلاۃ فرشتوں کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ثنا ہے اور فرشتوں کی صلاۃ دعا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا یصلون کا معنی یبرکون ہے یعنی اس پر برکت کی دعا کرتے ہیں۔ پھر حضرت الامام البخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ تک اپنی سند پہنچا کر ذکر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلام تو ہم نے پہچان لیا تو آپ پر صلاۃ کیسے ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں کہو اللهم صل على محمد وعلى ال محمد كما صليت على ال ابراهيم انك حميد مجيد اللهم بارك على محمد وعلى ال محمد كما باركت على ال ابراهيم انك حميد مجيد

ترجمہ: اے اللہ محمد پر اور آل محمد پر رحمت بھیج جیسے تو نے آل ابراہیم پر رحمت بھیجی۔ بیشک تو حمد کیا ہوا بزرگ ہے۔ اے اللہ برکت بھیج محمد اور آل محمد پر جیسے تو نے

ا۔ صحيح البخاري المجلد الثاني كتاب التفسير ص ۷۰۸

۲۔ سعادة الدارين في الصلوة على سيد الكونين ص ۲۰۲۵

Marfat.com

برکت بھیجی آل ابراہیم پر۔ بیشک تو ہی سراہا ہوا بزرگ ہے۔ پھر حضرت الامام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک اپنی سند بیان کی تو فرمایا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ سلام ہے تو ہم آپ پر صلاۃ کیسے بھیجیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو: اللھم صل علی محمد عبدک ورسولک کما صلیت علی آل ابراھیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم۔ وفی روایۃ کما بارکت علی آل ابراھیم۔ وفی روایۃ کما صلیت علی ابراھیم وبارک علی محمد وال محمد کما بارکت علی ابراھیم وال ابراھیم الخ۔

ترجمہ: اے اللہ اپنے بندے اور اپنے رسول محمد پر رحمت بھیج جیسے تو نے آل ابراہیم پر رحمت بھیجی اور محمد پر اور آل محمد پر برکت بھیج جیسے تو نے ابراہیم پر برکت بھیجی اور ایک روایت میں ہے جیسے تو نے برکت بھیجی آل ابراہیم پر۔ ایک روایت میں ہے جیسے تو نے ابراہیم پر رحمت بھیجی اور محمد اور آل محمد پر برکت بھیج جیسے تو نے برکت بھیجی ابراہیم اور آل ابراہیم پر۔ قاضی الشیخ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

قال العارف الصاوی فی حاشیته علی تفسیر الجلالین فی تفسیر ھذہ الآیة من سورۃ الاحزاب ان اللہ وملئکته یصلون علی النبی الخ۔ ھذہ الآیة فیھا اعظم دلیل علی انه صلی اللہ علیه وسلم مھبط الرحمات وافضل الخلق علی الاطلاق اذ الصلاۃ من اللہ تعالیٰ علی نبیه رحمته المقرونة بالتعظیم ومن اللہ علی غیر النبی مطلق الرحمة

Marfat.com

کفد لہ تعالی هو الذی یصلی علیکم وملٰئکته لیخرجکم من الظلمت الی النور (سورة الاحزاب آیة ۴۳) فسبطر الفرق بین الصلاتین والفضل بین المقامین لقوله والصلوة من الملائکته الدعاء للنبی بما یلیق به وهو الرحمة المقرونة بالتعظیم وحینئذ فقد وسعت رحمة النبی کل شئی تبعا لرحمة الله فصار بذالک مهبط الرحمات ومنبع التجلیات وقوله یاایها الذین امنوا صلوا علیه (الاحزاب ۵۶) ای ادعوا له بما یلیق به وحکمة صلوة ملائکته والمومنین علی النبی تشریفهم بذالک حیث اقتدوا بالله فی مطلق الصلوة واظهار تعظیمه صلی الله علیه وسلم ومکافاة لبعض حقوقه علی الخلق لانه الواسطة العظمی فی کل نعمة وصلت له وحق علی من وصل له نعمة من شخص ان یکافئه فصلاة جمیع الخلق علیه مکافاة لبعض ما وجب علیهم من حقوقه صلی الله علیه وسلم الخ[1]

ترجمہ: الشیخ العلامہ العارف باللہ احمد الصاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تفسیر جلالین پر اپنے حاشیہ میں سورۃ الاحزاب کی اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: اس الآیۃ المبارکۃ میں اس بات پر بہت بڑی دلیل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی رحمتوں کے نزول کا محل اور علی الاطلاق تمام مخلوق سے افضل ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی صلاۃ اپنے نبی پر تعظیم کے ساتھ ملی ہوئی اسکی رحمت ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غیر پر اللہ کی صلوۃ

---

[1] الصاوی علی الجلالین للشیخ العلامة العارف بالله تعالی احمد الصاوی المالکتی رحمه الله تعالی الجزء الثالث ص ۲۳۶ سعادة الدارین فی الصلاة علی سید الکونین بحواله الصاوی علی الجلالین ص ۲۶

Marfat.com

مطلق الرحمۃ ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا قول مبارک هو الذی یصلی علیکم وملئکته لیخرجکم من الظلمت الی النور وکان بالمومنین رحیما۔[1]

ترجمہ: وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے کہ تمہیں اندھیروں سے اجالے کی طرف نکالے اور وہ مسلمانوں پر مہربان ہے۔ تو ان دونوں صلاتوں کے درمیان فرق اور ان دونوں مقاموں کے درمیان فضل دیکھ لیں۔ اور فرشتوں کی صلوۃ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس چیز کی دعا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ کے شایان شان ہے اور وہ تعظیم سے ملی ہوئی اللہ کی رحمت ہے اور اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت اللہ کی رحمت کے تابع ہو کر ہر شے کو واسع (چھیرنے والی) ہوں۔ تو اس وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ کی رحمتوں کے نزول کا محل اور تجلیات الہیہ کا محور (منبع) ہو گئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے قول: یاایها الذین امنوا صلوا علیه[1] کا مطلب یہ ہے کہ اے ایمان والو ان کے لیے اس چیز کی دعا کرو جو ان کے شایان شان ہے (اور وہ تعظیم سے ملی ہوئی اللہ کی رحمت ہے) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر فرشتوں اور ایمان والوں کی صلوۃ کی حکمت فرشتوں اور ایمان والوں کا صلوۃ سے شرف و فضل حاصل کرنا ہے کیونکہ انہوں نے مطلق صلوۃ میں اللہ تعالیٰ کی اقتدا کی اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کا اظہار ہے اور مخلوق پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض حقوق کا بدلہ دینا ہے۔ کیونکہ ان کو یعنی مخلوق کو پہنچنے والی ہر نعمت میں وہی صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑا وسیلہ ہیں۔ اور کسی شخص سے کوئی نعمت پہنچے ملے، اس پر حق ہے کہ وہ اس کا بدلہ دے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام مخلوق کی صلوۃ آپ صلی اللہ علیہ

(۱) الاحزاب، آیۃ ۵۶

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان پر واجب حقوق میں سے بعض حقوق کا بدلہ دینا ہے۔

حضرت القاضی الشیخ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ مزید لکھتے ہیں

وقال القاضی عیاض الاجماع منعقد علی ان فی هذه الایة من تعظیم النبی صلی الله علیه وسلم والتنویه به مالیس فی غیره وقال الحافظ السخاوی هذه الایة مدنیة والمقصود منها ان الله اخبر عباده بمنزلة نبیه صلی الله علیه وسلم عنده فی الملاء الاعلی لانه یثنی علیه عند الملائکة المقربین وان الملئکة یصلون علیه ثم امر اهل العالم السفلی جمیعا بالصلوة علیه والتسلیم لیجتمع الثناء علیه من اهل العالمین العلوی والسفلی جمیعا. ثم قال عن الفاکهانی والایة بصیغة المضارع الدالة علی الدوام والاستمرار لتدل علی انه سبحانه وتعالی وجمیع ملائکته یصلون علی نبینا صلی الله علیه وسلم دائما ابدا وغایة مطلوب الاولین والاخرین صلوة واحدة من الله تعالی وانی لهم بذالک بل لو قیل للعاقل ایما احب الیک ان تکون اعمال جمیع الخلائق فی صحیفتک اوصلوة من الله تعالی علیک لما اختار غیر الصلوة من الله تعالی فماظنک فی من یصلی علیه ربنا سبحانه وجمیع ملئکته علی الدوام الاستمرار فکیف یحسن بالمومن ان لایکثر من الصلوة علیه اویغفل عن ذالک[1]

ترجمہ: حضرت القاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس بات پر اجماع

---

[1] سعادة الدارین، ص ۲۶

Marfat.com

منعقد ہے کہ اس الآیۃ المبارکہ ان اللہ وملئکتہ الخ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ تعظیم وتکریم ہے جو اس کے علاوہ کسی آیت میں نہیں اور حضرت الحافظ السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ الآیۃ المبارکہ مدنیہ ہے اور اس سے مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر ومنزلت کی خبر دی جو الملئکتہ المقربین سے نزدیک اس کی بارگاہ عالیہ میں ہے کہ وہ الملئکتہ المقربین سے نزدیک اس کی ثنا فرماتا ہے اور بیشک فرشتے آپ پر صلوۃ بھیجتے ہیں پھر العالم السفلی یعنی نچلے جہان والوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ وتسلیم کا حکم فرمایا تاکہ العلوی اور السفلی یعنی اوپر والے اور نیچے والے جہانوں والوں تمام کی ثناء آپ پر اکٹھی ہو جائے۔ پھر حضرت القاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ نے الفاکہانی کے حوالہ سے فرمایا: الآیۃ المبارکہ المضارع کے صیغہ کے ساتھ ہے جو الدوام اور الاستمرار پر دلالت کرنے والا ہے تاکہ اس بات پر دلالت کرے کہ بیشک اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اسکے تمام فرشتے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ ہمیشہ صلوۃ بھیجتے ہیں حالانکہ تمام اولین اور آخرین کے مقصود کی انتہا یہ ہے کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی ایک صلوۃ ہو جائے یہ ان کی بہت بڑی خوش قسمتی ہے۔ زہے قسمت بلکہ عقل والے کو اگر کہا جائے کہ تجھے کونسی چیز پسند ہے یہ کہ تمام خلائق کے اعمال تیرے نامہ اعمال میں ہوں یا اللہ تعالیٰ کی ایک صلوۃ تجھ پر ہو؟ عقل والا اللہ تعالیٰ کی صلوۃ کے سوا کسی چیز کو اختیار نہیں کرے گا۔ تو اس ذات برکات صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تیرا کیا گمان ہے جس پر ہمارا رب سبحانہ وتعالیٰ اور اسکے تمام فرشتے علی الدوام والاستمرار یعنی ہمیشہ ہمیشہ صلوۃ بھیجتے ہیں؟ تو اس مومن کی تعریف کیونکر کی جائیگی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ کی کثرت نہ کرے یا

Marfat.com

میں سے نقل کرتے ہوئے حضرت القاضی الشیخ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ مزید لکھتے ہیں:

وفی تفسیر الفخر الرازی ان قیل اذا صلی اللہ وملٰئکتہ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم فای حاجۃ الی صلاتنا؟ نقول الصلوۃ علیہ لیس لحاجتہ الیہا والا فلاحاجۃ الی صلوۃ الملائکۃ مع صلوۃ اللہ علیہ وانما ھو لاظہار تعظیمہ کما ان اللہ تعالیٰ اوجب علینا ذکر نفسہ ولا حاجۃ لہ الیہ وانما ھو لاظہار تعظیمہ منا شفقۃ علینا لیثیبنا علیہ ولہذا قال علیہ الصلوۃ والسلام من صلی علی مرۃ صلی اللہ علیہ بہا عشرا[1]

ترجمہ: حضرت الامام الفخر الرازی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تفسیر کبیر میں ہے اگر کہا جائے کہ جب اللہ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں تو ہماری صلوٰۃ کی کیا حاجت ہے؟ ہم کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہماری صلوٰۃ اس لئے نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی حاجت ہے ورنہ تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کی صلوٰۃ کے ہوتے ہوئے فرشتوں کی صلوٰۃ کی بھی حاجت نہیں اور وہ تو (ہماری صلوٰۃ) صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے اظہار کے واسطے ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات سبحانہ کا ذکر ہم پر واجب فرمایا حالانکہ اس کو اس کی کوئی حاجت نہیں وہ یعنی اللہ سبحانہ تعالیٰ کا ذکر تو صرف ہماری طرف سے اللہ تعالیٰ کی تعظیم کے اظہار کے واسطے ہم پر رحمت فرماتے ہوئے ہم پر واجب فرمایا تاکہ اس پر ہمیں ثواب عطا

[1] سعادۃ الدارین ص ۲۶، بحوالہ تفسیر کبیر للامام الفخر رازی ج ۲۵، الناشر ... ص ۲۲۹

Marfat.com

فرمات ہے اور اس واسطے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

حضرت القاضی الشیخ یوسف النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ مزید لکھتے ہیں:

وقال القسطلانی قال ابو القاسم القشیری فی تفسیرہ فی قولہ تعالی: ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی الخ[1]

اراد اللہ سبحانہ وتعالی ان یکون للامۃ عند رسولہا یدخدمۃ یکافئہم علیہا فی الشفاعۃ بید نعمۃ فامرہم تعالی بالصلوۃ علیہ ثم کافئہم تعالی علی لسان نبیہ علیہ الصلوۃ السلام بقولہ من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ بہا عشر مرات وفی ھذا اشارۃ الی ان العبد لا یستغنی عن الزیادۃ من اللہ فی وقت من الاوقات اذلا رتبۃ فوق رتبۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم وقد احتاج الی الزیادۃ من اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ الخ[2]

ترجمہ: اور حضرت الامام احمد القسطلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت ابو القاسم القشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے قول: ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی کے تحت اپنی تفسیر میں فرمایا: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ اس امت کے واسطے اس امت کے رسول کی بارگاہ میں (یدخدمت) کوئی خدمت احسان ہو جس خدمت کے بدلے ان کو نعمت شفاعت نصیب ہو؟ تو اللہ تعالیٰ نے انہیں آپ پر صلوۃ بھیجنے کا حکم فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زبان

---

(۱) ۔۔۔۔ب ۲۲ ۔ ۲ ۔ سعادۃ الدارین ۶۷

Marfat.com

کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک: من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ بھا عشر مرات۔

ترجمہ: جو شخص مجھ پر ایک صلوۃ بھیجے اللہ تعالیٰ اسکے بدلے اس پر دس رحمتیں بھیجے گا) اسے انکو بدلہ عطا فرمایا اور اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ بندہ کسی وقت بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے زیادتی سے بے نیاز نہیں ہوتا کیونکہ الرسول کے رتبہ سے بڑھ کر کوئی بلند رتبہ نہیں اور بلا شک وشبہ وہ بھی اللہ تعالیٰ سے زیادتی کے محتاج ہیں ان پر اللہ کی صلوۃ اور اسکا سلام ہو۔

حضرت القاضی الشیخ یوسف بن اسمعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ مزید فرماتے ہیں:

وقال الامام الغزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کمافی الدر المنضود صلوۃ اللہ تعالی علی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی المصلین علیہ مضاھاافاضۃ انواع الکرامات ولطائف النعم علیھم اما صلوتنا علیہ وصلوۃ الملئکۃ فی قولہ تعالی: ان اللہ وملئکۃ، الایہ فھو سوال وابتھال فی طلب تلک الکرامۃ ورغبۃ فی افاضتھا علیہ اھ[1]

ترجمہ: اور حضرت الامام الغزالی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جیسے کہ الدر المنضود میں ہے اللہ تعالیٰ کی صلوۃ اپنے نبی پر اور ان پر صلوۃ بھیجنے والوں پر اسکا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر انواع واقسام کرامات اور بہترین نعمتوں کی بارشیں فرماتا ہے اور ہماری صلوۃ اس پر اور فرشتوں کی صلوۃ اللہ تعالیٰ کے اس قول: ان اللہ وملئکتہ الایۃ میں تو وہ ایک سوال اور التجا ہے اس کرامت کی طلب میں اور ایک رغبت ہے ان پر اس کرامت کی عطا میں۔

۱۔ سعادۃ دارین ص ۶۷

Marfat.com

الامام العلامہ الحافظ شمس الدین محمد بن عبدالرحمن السخاوی المتوفی بالمدینہ سنہ ۹۰۲ ہجری لکھتے ہیں:

ما الحکمة فی ان اللہ تعالی امرنا ان نصلی علیہ ونحن نقول اللھم صل الخ۔

اس میں کیا حکمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں اور ہم کہتے ہیں اے اللہ تو محمد پر اور آل محمد پر درود بھیج!

منہ سمعت فی شرح مقدمة ابی اللیث للامام مصطفے التر کمانی من الحنفیة مانصہ فان قیل ما الحکمة فی ان اللہ تعالی امرنا ان نصلی علیہ ونحن اللھم صلی علی محمد وعلی ال محمد اہ فنسال اللہ تعالی ان یصلی علیہ ولا نصلی علیہ نحن بانفسنا یعنی بان یقول العبد فی الصلوة اصلی علی محمد قلنا لانہ صلی اللہ علیہ وسلم طاهر لاعیب فیہ و نحن فینا المعایب والنقائص فکیف یثنی من فیہ معایب علی طاهر فنسئل اللہ تعالی ان یصلی علیہ لتکون الصلوة من رب طاهر علی نبی طاهر کذافی المرغینانی اہ۔[1]

ترجمہ: اس میں کیا حکمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم اس پر یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجیں اور ہم کہتے ہیں اے اللہ! تو محمد اور آل محمد پر صلوٰۃ بھیج الخ؟ میں نے الامام مصطفےٰ الترکمانی حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب مقدمہ ابی اللیث کی شرح میں پڑھا جس کی انہوں نے صراحت فرمائی کہ اگر کہا جائے اس میں کیا

۱۔ القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع، ص ۶۵ بحوالہ سعادت الدارین، ص ۶۷

Marfat.com

حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجیں اور ہم کہتے ہیں اے اللہ تو محمد پر اور آل محمد پر صلوٰۃ بھیج یعنی ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ان پر صلوٰۃ بھیجے اور ہم بذات خود ان پر صلوٰۃ نہیں بھیجتے یعنی اس طور پر کہ بندہ صلوٰۃ میں کہے کہ میں محمد پر صلوٰۃ بھیجتا ہوں ہم کہتے ہیں اسلئے کہ بے شک وہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پاک ہیں ان میں کوئی عیب نہیں اور ہم ہیں کہ ہم میں عیوب و نقائص ہیں اور جس میں عیوب و نقائص ہوں وہ پاک بے عیب کی ثنا کیسے کر سکتا ہے؟ تو ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ان پر صلوٰۃ بھیجے تاکہ پاک پروردگار عزوجل کی طرف سے پاک پیغمبر پر صلوٰۃ ہو ایسے ہی امر غیبانی میں ہے اھ۔

الامام العلامہ الحافظ السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ مزید لکھتے ہیں:

ونحو ذالک منقول عن النیسابوری فی کتابہ اللطائف والحکم فانہ قال لایکفی العبد ان یقول فی الصلوۃ صلیت علی محمد لان مرتبۃ العبد تقصر عن ذالک بل یسال ربہ ان یصلی علیہ لتکون الصلوۃ من ربہ وحینئذ فالمصلی فی الحقیقۃ ھو اللہ ونسبۃ الصلوۃ للعبد مجازیۃ لمعنی السوال اھ[1]

ترجمہ: اور اس کی مثل العلامہ النیشاپوری سے ان کی کتاب اللطائف والحکم میں منقول ہے انہوں نے فرمایا کہ الصلوٰۃ میں بندے کا یہ کہنا کفایت نہیں کرتا کہ میں نے محمد پر صلوٰۃ بھیجی کیونکہ بندے کا مرتبہ اس سے قاصر ہے بلکہ اپنے رب سے سوال کرے کہ وہ ان پر صلوٰۃ بھیجے تاکہ یہ صلوٰۃ اس کے رب کی طرف سے ہو اور اس وقت

۱۔ سعادۃ الدارین ص:۶۹

Marfat.com

صلوٰۃ بھیجنے والا حقیقت میں اللہ ہی ہے اور بندے کی طرف صلوٰۃ کی نسبت مجازی یا السوال کے معنی میں ہے۔

الامام العلامہ الحافظ السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ مزید لکھتے ہیں:

وقد اشار ابن ابی حجلۃ الی شیء من ذالک فقال الحکمۃ فی تعلیمہ صیغۃ اللھم صل علی محمد انا لما امرنا تعالی بالصلوٰۃ علیہ ولم نبلغ قدر الواجب من ذلک احلناہ علیہ لانہ اعلم بما یلیق بہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو کقولہ لا احصی ثناء علیک۔[1]

ترجمہ: امام ابن ابی حجلہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف کچھ اشارہ فرمایا اور فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت کو صیغہ اللھم صل علی محمد کی تعلیم میں یہ حکمت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنے کا حکم فرمایا اور ہم اس کے واجب کی قدرت کو نہ پہنچے تو ہم نے اس کو اس کے سپرد کر دیا کیونکہ بلاشبہ وہ زیادہ جاننے والا ہے اسکو جو انکی قدر و منزلت کے لائق ہے۔ اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک: لا احصی ثناء علیک الخ کی مثل ہے (یعنی میں تیری کوئی ثنا نہیں کر سکتا، تیری کسی ثناء کا احاطہ نہیں کر سکتا، تیری ثنا کی طاقت نہیں رکھتا، تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی ثنا خود فرمائی یعنی جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کما حقہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تعریف و ثنا نہیں کر سکتے ہم حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے درجہ کے لائق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و ثنا نہیں کر سکتے۔

الامام العلامہ الحافظ السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ مزید لکھتے ہیں:

وسبقہ ابو الیمن بن عساکر فقال حسن قول من قال لما امر

(۱) سعادت دارین، ص ۶۸

Marfat.com

اللہ تعالی سبحانہ بالصلوۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم نبلغ معرفۃ فضیلۃ الصلوۃ علیہ ولم ندرک حقیقۃ مراد اللہ عزوجل فیہ احلنا ذالک الی اللہ سبحانہ فقلنا اللھم صل انت علی رسولک لانک اعلم بمایلیق بہ واعرف بما اردتہ لہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ واللہ اعلم۔ اذاعرفت ذالک کلہ فلتکن صلاتک علیہ کما امرک بالصلوۃ علیہ فبذالک تعظم خطوتک لدیہ وعلیک بالاکثار منہا والمواظبۃ علیہا والجمع بین الروایات فیہا فان الاکثار من الصلوۃ من علامات المحبۃ فمن احب شیئا اکثر من ذکرہ وصح فی الحدیث لایکمل ایمان احدکم حتی اکون احب علیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین۔[1]

ترجمہ: اور ابوالیمن ابن عساکر نے اس سے سبقت کی اور انہوں نے فرمایا: اس شخص کا قول بہت اچھا جس نے کہا جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ بھیجنے کا حکم فرمایا اور ہم ان پر صلوۃ کی فضیلت و بزرگی کی معرفت کو نہ پہنچے اور ہم نے اس میں اللہ عزوجل کی مراد کی حقیقت کو نہ جانا تو ہم نے اسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سپرد کر دیا اور ہم نے عرض کیا: اے اللہ تو ہی اپنے رسول پر صلوۃ بھیج کیونکہ تو زیادہ جاننے والا ہے اس کو جو اس کی شان کے لائق ہے اور تو زیادہ جاننے والا ہے اس کو جو تو نے اس صلوۃ اس کے لئے ارادہ فرمایا۔ اور اللہ زیادہ علم والا ہے۔ اور مذکورہ بالا عبارات کے بعد الامام السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب تو نے یہ تمام پہچان لیا تو

---

[1] سعادۃ الدارین ص ۲۹

Marfat.com

چاہیے کہ جیسی کہ سعادت ان پر ایسی ہو جیسے کہ ان پر صلوۃ بھیجنے کا حکم فرمایا گیا تو اس سے جیسی قدر و منزلت ان کی بارگاہ عالیہ میں بڑھتی ہے اور تجھ پر صلوۃ کی کثرت لازم ہے اور اس پر مواظبت اور اس بارے میں روایات کے درمیان (جمع) تطبیق اس طور پر ہے کہ درود شریف کی کثرت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی علامات میں سے ہے تو جو شخص کسی شے سے محبت کرتا ہے اس کا ذکر زیادہ کرتا ہے۔ اور صحیح حدیث میں ہے کہ تم میں سے کسی کا ایمان کامل نہیں ہوگا یہاں تک کہ میں اس کو اس کے والد اور اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب و پیارا ہو جاؤں۔

◇◇◇

نوٹ: اس عنوان (اس میں کیا حکمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ بھیجیں اور ہم کہتے ہیں اے اللہ محمد اور آل محمد پر صلوۃ بھیج) کے تحت مذکورہ بالا اقوال جو العلامہ الحافظ السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے القول البدیع میں بیان فرمائے۔ القاضی الشیخ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے وہ تمام اقوال سعادۃ الدارین فی الصلوۃ علی سید الکونین میں بعض الفاظ کے اضافہ کے ساتھ العلامہ الحافظ السخاوی کے حوالے سے صفحہ ۶۸، ۶ بیان فرمائے۔

Marfat.com

باب سوم

درود اور سلام کے فضائل اور درود ابراہیمی کے صیغوں میں چند احادیث مبارکہ

عن انس قال قال رسول الله صلی علیه وسلم من صلی علی صلوۃ واحدۃ صلی الله علیه عشر صلوات وحطت عنه عشر خطیئات ورفعت له عشر درجات[1]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: جو مجھ پر ایک درود بھیجے گا اللہ اس پر دس (درود) رحمتیں فرمائے گا اور اسکے دس گناہ معاف کیے جائیں گے اور اسکے دس درجے بلند کیے جائیں گے۔

عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اولی الناس بی یوم القیمة اکثرهم علی صلاۃ[2]

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ قیامت کے دن لوگوں سے مجھ سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود پڑھنے والا ہوگا۔

عن عبدالله قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله ملئکته سیاحین فی الارض یبلغونی من امتی السلام[3]

---

(۱) المجلد الاول من سنن النسائی ص ۱۹۱

(۲) جامع الترمذی، جلد اول ص ۱۱۰

(۳) نسائی، جلد اول ۱۸۹

Marfat.com

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا، فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کے کچھ فرشتے زمین میں سیر و سیاحت کرتے ہیں جو میری امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔

عن ابی هريرة قال قال رسول الله تعالى عليه وسلم مامن احد يسلم على الا رد الله على روحى حتى ارد عليه السلام [1]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر کوئی شخص سلام نہیں بھیجتا مگر اللہ میری روح مجھ پر لوٹاتا ہے حتیٰ کہ میں اس سے سلام کا جواب دیتا ہوں، (فائدہ) روح لوٹانے سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا توجہ کرم فرمانا ہے۔

اخبرنی ابوحميد الساعدی انهم قالو یارسول الله كيف نصلی عليک؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: قولو االلهم صل على محمد وازواجه و ذريته كماصليت على ال ابراهيم وبارک على محمد وازواجه و ذريته كمابارکت على ال ابراهيم انک حميد مجيد [2]

ترجمہ: مجھے ابوحمید الساعدی نے خبر دی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ہم آپ پر صلوۃ کیسے بھیجیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یوں کہو اللهم صل على محمد وازواجه و ذريته كماصليت على ال ابراهيم وبارک على محمد وازواجه و ذريته كما باركت على ال

---

(۱) ابوداؤد والبیہقی ،جلد الاول ،ص ۲۸۶ (۲) صحیح البخاری الجلد الاول ،ص: ۴۷۷

Marfat.com

ابراھیم انک حمید مجید۔

ترجمہ: اے اللہ! رحمت بھیج محمد اور آپ کی بیویوں اور آپ کی اولاد پر جس طرح رحمت بھیجی تو نے آل ابراہیم پر۔ اے اللہ! برکت بھیج، برکت فرما تو محمد اور آپ کی بیویوں اور آپ کی اولاد پر جس طرح برکت فرمائی تو نے آل ابراہیم پر بیشک تو حمید و بزرگ ہے۔

حدثنا عبد الله بن عیسی انه سمع عبد الرحمن بن ابی لیلی قال لقینی کعب بن عجرة فقال الا اهدی لک هدیة سمعتها من النبی صلی الله علیه وسلم فقلت بلی فاهدها لی فقال سالنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلنا یارسول الله کیف الصلوة علیکم اهل البیت فان الله قد علمنا کیف نسلم علیک؟ قال قولوا اللهم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراهیم وعلی ال ابراهیم انک حمید مجید. اللهم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراهیم وعلی ال ابراهیم انک حمید مجید (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عیسیٰ سے روایت ہے انہوں نے حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ مجھے حضرت کعب ابن عجرہ ملے اور انہوں نے فرمایا میں تجھے وہ ہدیہ (تحفہ) نہ دوں جس کو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا؟ تو میں نے عرض کیا کیوں نہیں وہ ہدیہ مجھے ضرور عطا فرمائیں تو حضرت کعب ابن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اور ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے اہل بیت نبوت پر صلوٰۃ کیسے بھیجیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو ہمیں سکھا دیا کہ ہم آپ پر سلام کیسے بھیجیں؟ فرمایا یوں کہو! اللهم صل علی محمد

(۱) صحیح البخاری الجلد الاول ص ۔۔۔۴

Marfat.com

وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراهیم وعلی ال ابراهیم انک حمید مجید اللهم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراهیم وعلی ال ابراهیم انک حمید مجید اے اللہ! رحمت بھیج محمد پر اور آل محمد پر جیسے رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر بے شک تو حمید و بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکت نازل فرما محمد پر اور آل محمد پر جیسے برکت نازل فرمائی تو نے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر بے شک تو حمید و بزرگی والا ہے۔

الشیخ الامام العلامہ بدر الدین محمد ابن احمد العینی شارح صحیح البخاری مذکورہ بالا حدیث مبارکہ کے تحت لکھتے ہیں:

قال قولوا اللهم صل علی محمد معناه عظمه فی الدنیا باعلاء ذکره و اظهار دعوته وابقاء شریعته وفی الاخرة بتشفیعه فی امته و تضعیف اجره ومثوبته وقیل لما امرنا الله بالصلوة علیه ولم نبلغ قدر الواجب فی ذالک احلنا علی الله وقلنا اللهم صل علی محمد قوله کما صلیت علی ابراهیم ای کما تقدمت منک الصلوة علی ابراهیم و علی ال ابراهیم نسال منک الصلوة علی محمد و علی ال محمد فان قیل شرط التشبیه ان یکون المشبه به اقوی من المشبه وهنا بالعکس لان الرسول افضل من ابراهیم اجیب بانه کان ذالک قبل ان یعلم انه افضل من ابراهیم وقیل التشبیه لیس من الحاق الناقص بالکامل بل من باب بیان حال مالا یعرف بما یعرف وقیل المجموع مشبه بالمجموع ولاشک ان ال ابراهیم افضل من ال

Marfat.com

محمد اذ فيهم الانبياء ولا نبي في آل النبي صلى الله عليه وسلم (۱)

ترجمہ: تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں کہو: اللھم صل علی محمد اس کا معنی یہ ہے اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عظمت عطا فرما دنیا میں اس کے ذکر کو بلند کرنے اس کی دعوت کو غالب فرمانے اس کی شریعت کو بقاء عطا فرمانے آخرت میں اس کی امت کے حق میں اس کی شفاعت قبول کرنے اور اس کے اجر و ثواب کو بڑھانے سے اور کہا گیا یعنی بعض علماء نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کا حکم فرمایا اور ہم اس بارے اس کے لائق عمل کی قدرت و طاقت کو نہ پہنچے تو ہم نے اللہ تعالیٰ کے حوالے کیا اور ہم نے عرض کیا اے اللہ! تو صلوٰۃ بھیج محمد پر اور محمد کی آل پر (کما صلیت علی ابراہیم) یعنی جیسے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر تجھ سے صلوٰۃ ہوئی ہم تجھ سے محمد اور آل محمد پر صلوٰۃ بھیجنے کا سوال کرتے ہیں۔ (تو اگر کہا جائے یعنی سوال کیا جائے) تشبیہ کی شرط یہ ہے کہ مشبہ بہ زیادہ قوی ہو اور یہاں اس کا عکس ہے کیونکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے افضل ہیں تو کہا جائے گا یعنی جواب دیا جائے گا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہونے سے پہلے تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے افضل ہیں یعنی اس وقت اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم نہیں عطا فرمایا تھا کہ وہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے افضل ہیں۔ اور کہا گیا یعنی (جواب دیا گیا) کہ یہ تشبیہ ناقص کے کامل سے الحاق کے باب سے نہیں ہے بلکہ مشہور و مشتہر کے ذریعے غیر معروف و غیر مشتہر کے حال کے بیان

(۱) الجزء التاسع عشر عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ص۱۲۶، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری الجزء الخامس ص۲۶۳، ایضاً عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری الجزء الثانی والعشرون ص۳۰۹-۳۰۸

Marfat.com

کے بارے میں علامہ آلوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

وما عرف من الصلوة على ابراهيم وآله وانه ليس الا في قوله تعالى رحمة الله وبركاته عليكم اهل البيت انه حميد مجيد(۱)

ترجمہ: اور ابراہیم اور آل ابراہیم پر جو صلوۃ معروف و مشہور ہے بلاشبہ وہ نہیں مگر اللہ تعالیٰ کے اس مبارک قول میں: رحمة الله وبركاته عليكم اهل البيت انه حميد مجيد، یعنی جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعے حضرت سارہ زوجہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو بیٹے حضرت اسحق اور پوتے حضرت یعقوب علیہما الصلوۃ والسلام کی خوشخبری دی تو حضرت سارہ کو تعجب ہوا کہ میرے بچہ کیسے ہوگا حالانکہ میں بوڑھی ہوں اور یہ میرے شوہر بوڑھے ان هذا لشيء عجيب بے شک یہ تو تعجب کی بات ہے قالوا أتعجبين من امر الله رحمة الله وبركاته عليكم اهل البيت فرشتے بولے کیا اللہ کے کام کا اچنبا و تعجب کرتی ہو اللہ کی رحمت اور برکتیں تم پر اس گھر والو بے شک وہی ہے سب خوبیوں والا عزت والا(۲)

کہا گیا کہ آل محمد آل ابراہیم کے ساتھ مشبہ ہے اور اس میں شک نہیں کہ آل ابراہیم آل محمد سے افضل ہے کیونکہ آل ابراہیم میں بہت نبی ہیں اور آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی نبی نہیں (اللهم بارك على محمد) اى اثبت له وادم ما اعطيته من التشريف والكرامة۔ اے اللہ! تو نے جو اسے یعنی محمد کو بزرگی اور

(۱) [illegible] ۳ـ

(۲) کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن ص ۳۳۰

Marfat.com

کرامت عطا فرمائی اسے ان سے ثابت ہوتا ہے

حضرت امام علی بن سلطان محمد القاری رحمہ اللہ الباری مذکورہ بالا حدیث مبارکہ کے تحت لکھتے ہیں

(فان اللہ قد علمنا) ای فی التحیات بواسطۃ لسانک کیف نسلم علیک ای بان نقول السلام علیک ایھا النبی الخ

کذا قیل وحاصلہ ان اللہ قد امرنا بالصلوۃ والسلام علیک وقد علمنا کیف السلام علیک والاظہر انہ علیہ السلام امرھم بالصلاۃ علیہ وعلی اھل بیت ولما لم یعرفوا کیفیتھا سئلوہ عنھا مقرونا بالایماء الی انہ مستحق للسلام ایضا الا انہ معلوم عندھم بتعلیم اللہ ایاھم بلسانہ فارادوا تعلیم الصلوۃ ایضا علی لسانہ وفیہ بان ثواب الوارد افضل واکمل وفیہ اشعار الی عجزھم عن کیفیۃ اداء الثناء علیہ کما قال علیہ السلام فی حق الباری سبحانک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک .قال المظھر ای علمنا اللہ کیف الصلوۃ والسلام علیک فی قولہ صلوا علیہ وسلموا تسلیما فکیف نصلی علی اھل بیتک وفیہ ان الکیفیۃ غیر مستفادۃ من الایہ وانما المستفاد منھا الامر بھما کماھو الظاھر. قال قولوا اللھم صل علی محمد الخ.

فی النھایۃ ای عظمہ فی الدنیا باعلاء ذکرہ واظھار دعوتہ وابقاء شریعتہ وفی الاخرۃ بتشفیعہ فی امتہ وتضعیف اجرہ ومثوبتہ

Marfat.com

وقيل لما امرنا الله بالصلوة عليه ولم يعلمنا كيفيتها احلنا على الله فقلنا اللهم صل انت على محمد لانك اعلم بما يليق به عليه الصلوة والسلام. (وعلى ال محمد) قيل الال من حرمت عليه الزكاة كبنى هاشم وبنى المطلب وقيل كل تقى اله ذكره الطيبى وقيل المراد بالال جميع امة الاجابة وقيل المراد بالال الازواج ومن حرمت عليه الصدقة ويدخل فيهم الذرية وبذلك يجمع بين الاحاديث وقال ابن حجر هم مومنوا بنى هاشم والمطلب عندالشافعى وجمهور العلماء۔ وقيل اولاد فاطمة ونسلهم وقيل ازواجه وذريته لانهم ذكروا جملة فى رواية ورد بانه ثبت الجمع بين الثلاثة فى حديث واحد وقيل كل مسلم ومال اليه مالك واختاره الزهرى واخرون وهوقول سفيان الثورى وغيره ورجحه النووى فى شرح مسلم وقيده القاضى حسين بالاتقياء ويزيده ماروى تمام فى فوائده والديلمى عن انس قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم من ال محمد فقال كل تقى من ال محمد زادالديلمى ثم قرء ان اوليانه الاالمتقون۔

(كماصليت على ابراهيم) ذكر فى وجه تخصيصه به من بين الانبياء وجوه اظهرها كونه جدالنبى صلى الله عليه وسلم وقد امرنا متابعته فى اصول الدين اوفى التوحيد المطلق اوالانقياد المتحقق (وعلى ال ابراهيم) وهم اسمعيل واسحاق واولادهما فى التشبيه اشكال مشهور وهو ان المقرركون المشبه دون المشبه به والواقع

Marfat.com

هـاعكسه لان محمدا وحده صلى الله عليه وسلم افضل من ابراهيم واله؟واجيب باجوبة منها ان هذا قبل ان يعلم انه افضل ومنها انه قال تواضعا ومنها ان التشبيه في الاصل لافي القدر كما قيل في كما كتب على الذين من قبلكم وكما في انا اوحينا اليک كما اوحينا الى نوح واحسن كما احسن الله اليک ومنها ان الكاف للتعليل كقوله تعالى واذكروه كما هداكم.

ومنها ان التشبيه متعلق بقوله وعلى ال محمد ومنها ان التشبيه انماهو للمجموع بالمجموع فان الانبياء من ال ابراهيم كثيرة وهو ايضا منهم ومنها ان التشبيه من باب الحاق مالم يشتهر بما اشتهر ومنها ان المقدمة المذكورة مرفوعة بل قديكون التشبيه بالمثل وبما دونه كما في قوله تعالى مثل نوره كمشكاة (انک حميد) فعيل بمعنى مفعول اى محمود في ذاته وصفاته وافعاله بالسنة خلقه اوبمعنى فاعل فانه يحمد ذاته واولياءه وفي الحقيقة هو الحامد وهو المحمود (مجيد) اى عظيم كريم (اللهم بارک على محمد) اى اثبت له وادم مااعطيته من التشريف والكرامة واصله من برک البعير اذاناخ فى موضعه ولزمه وتطلق البركة على الزيادة والاصل هو الاول (وعلى ال محمد كمابارکت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم) وصح عند مسلم وغيره زيادة في العالمين هناوثمه وهي متعلقة بمحذوف دل عليه السياق اى اظهر الصلوة والبركة على محمد

Marfat.com

وعلى آله في العالمين كما ظهرت نعمتك على ابراهيم وآله في العالمين انك حميد مجيد، وهذه زيادة على صل السؤال تتمة لكمال

(متفق عليه)[1]

ترجمہ: (فان اللہ قد علمنا) حتی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں یہ تو سکھا دیا (یعنی التحیات میں آپ کی زبان مبارک کے ذریعے) کہ آپ پر سلام کیسے بھیجیں اس طریقے سے کہ ہم السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہیں ایسے کہا ہے یعنی بعض علماء نے ایسے کہا ہے اور اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر صلوۃ وسلام کا حکم فرمایا ہے اور ہم نے بلاشبہ یہ تو جان لیا کہ آپ پر سلام کیسے بھیجیں اور زیادہ ظاہر یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (اپنے اصحاب کو) اپنی ذات پر اور اپنے اہل بیت پر صلوۃ کا حکم فرمایا اور جب انہوں نے اس کی کیفیت کو نہ پہچانا تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی کیفیت کے بارے سوال کیا اس بات کی طرف اشارہ کو ملاتے ہوئے کہ بے شک سلام کے مستحق بھی آپ ہی ہیں مگر چونکہ وہ (سلام) ان کو آپ کی زبان مبارک کے ذریعہ اللہ کی تعلیم سے معلوم ہے تو انہوں نے صلوۃ کی تعلیم کا ارادہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک کے ذریعے کیا، بان ثواب الوارد افضل و اکمل اسلئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلیم فرمائے الفاظ مبارکہ سے صلوۃ کا ثواب افضل واکمل، فاضل تر اور کامل تر ہے۔ اور اس (یعنی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیفیت صلوۃ کے بارے اس طرح سوال کرنے) میں آپ صلی اللہ علیہ

(۱) المرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح الجزالثانی، ص ۳۳۲، ۳۳۳

Marfat.com

وسلم کی ثناء کی ادائیگی کی کیفیت سے ان کے عجز کی طرف اشعار ہے یعنی وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء کرنے سے عاجز ہیں، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثنا نہیں کرسکتے جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ثنا فرماتے ہیں۔ جیسا کہ نبی اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ عالیہ میں عرض کیا: لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک۔

عارف باللہ الشیخ المحقق الشاہ محمد عبدالحق المحدث دہلوی

رحمہ اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک کا ترجمہ فرماتے ہیں: شمار نمی توانم کرد ہیچ ستائش را بر تو ونمی توانم شگفت ترا چنانکہ ثنا میگوئی تو بر تو بلکہ کس ترا چنانکہ توئی نشناسد و چون نشناسد ثنا چگونہ گوید چہ ثنا بر اندازہ شناخت است(۱)

ترجمہ: میں تیری کوئی ستائش و تعریف شمار نہیں کرسکتا، میں تیری ثنا کا احاطہ نہیں کرسکتا اور میں تیری ثنا کی طاقت نہیں رکھتا۔ جیسے تو نے خود اپنی تعریف فرمائی کہ جیسا تو عظیم و بزرگ ہے تجھے کوئی نہیں پہنچانتا اور جب کوئی پہنچانتا نہیں ثنا کس طرح کرے گا کیونکہ ثنا شناخت کے اندازے پر ہوتی ہے۔ المظہر نے کہا صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے ہمیں اپنے قول (صلوا علیہ وسلموا تسلیما) میں یہ سکھا دیا کہ آپ پر صلوۃ وسلام کیسے ہے تو آپ کے اہل بیت پر صلوۃ کیسے بھیجیں۔ اور اس میں ہے کہ الآیۃ المبارکہ سے کیفیت مستفاد نہیں اس آیۃ مبارکہ سے ان دونوں

(۱) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی: اشعۃ اللمعات، جلد اول، ص ۳۹۵

Marfat.com

کے ساتھ امر مستفاد ہے جیسے کہ وہ ظاہر ہے۔(قال قولوا اللھم صل علی محمد)فرمایا یوں کہو: اللھم صل علی محمد۔ النہایہ میں ہے یعنی اے اللہ! محمد کو عظمت عطا فرما دنیا میں اس کے ذکر کو بلند فرما کر، اسکی دعوت کو غالب فرما کر، اس کی شریعت کو بقاء عطا فرما کر، آخرت میں اس کی امت کے حق میں اسکی شفاعت قبول فرما کر اور اسکے اجر اور اسکے ثواب کو بڑھا کر۔ اور کہا گیا (یعنی بعض علماء نے کہا) جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ کا حکم فرمایا اور اسکی کیفیت تعلیم نہ فرمائی تو ہم نے اسے اللہ کے حوالہ کیا اور ہم نے عرض کیا اے اللہ! تو خود ہی محمد پر صلوۃ بھیج کیونکہ تو زیادہ جاننے والا ہے اس کو جو آپ صلی اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کی عظمت وشان کے لائق ہے۔ (وعلی ال محمد) بعض علماء نے کہا ال محمد وہ ہے جس پر زکوۃ حرام کی گئی جیسے ھاشم کی اولاد اور عبد المطلب کی اولاد پر۔ اور بعض علماء نے کہا: ہر متقی آپ کی آل ہے۔ اس کو طیبی نے ذکر کیا۔ اور بعض علماء نے کہا: آل محمد سے مراد تمام امت اجابت ہے۔ اور بعض علماء نے کہا: آل سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ہیں اور وہ جن پر زکوۃ حرام کی گئی اور ان میں آپ کی اولاد داخل ہے۔ اس وجہ سے احادیث کے درمیان جمع کی جائے گی۔ اور الشیخ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ امام شافعی اور جمہور علماء رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ (آل محمد) ھاشم اور عبد المطلب کی اولاد کے ایمان والے ہیں، اور بعض علماء نے کہا کہ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد اور ان کی نسل۔ اور بعض علماء نے کہا آل محمد آپ صلی اللہ علیہ کی ازواج اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذریۃ ہے اسلئے کہ انہوں نے تمام کو ایک روایت میں ذکر کیا اور اس کا اس طور پر رد کیا کہ ان تینوں کے درمیان ایک حدیث میں جمع ثابت

Marfat.com

ہوئی۔ اور بعض علماء نے کہا آل محمد ہر مسلم ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی طرف میلان فرمایا اور الزہری اور دوسروں نے اس کو اختیار کیا اور یہی سفیان الثوری وغیرہ کا قول ہے۔ اور الامام النووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے شرح مسلم میں اس کو ترجیح دی اور القاضی حسین نے اس کو الاتقیاء کے ساتھ مقید فرمایا اور اسکی تائید کرتا ہے جو تمام نے اپنے فوائد میں روایت کیا۔ اور الدیلمی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا انہوں نے فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آل محمد کے بارے سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر متقی آل محمد سے ہے۔ الدیلمی نے یہ زیادہ فرمایا: کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا: ان اولیاء ہ الا المتقون [1]

ترجمہ: کہ اس کے اولیاء تو پرہیزگار ہی ہیں۔

(کماصلیت علی ابراھیم) جیسے تو نے صلوۃ بھیجی ابراہیم پر انبیاء علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاص فرمانے کی وجہ میں کئی وجہیں ذکر کی گئی ہیں ان میں سے زیادہ ظاہر وجہ ان کا (یعنی حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جدامجد ہونا اور یہ کہ ہمیں اصول الدین میں یا التوحید المطلق اور الانقیاد المحقق میں ان کی متابعت کا حکم فرمایا گیا (وعلی ال ابراھیم) اور ال ابراہیم پر اور ال ابراہیم وہ حضرت اسماعیل اور حضرت اسحٰق اور ان دونوں کی اولاد ہے علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ اور اس تشبیہ میں ایک مشہور اشکال ہے اور وہ یہ کہ مشبہ کا مشبہ بہ سے کم مرتبہ ہونا مقرر ہے اور یہاں اس کا عکس واقع ہے، اس لیے کہ بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے حضرت ابراہیم علیہ

(۱) الانفال: ۳۴

Marfat.com

الصلوٰۃ والسلام اور ان کی آل سے افضل ہیں؟ اس کے کئی جواب دیے گئے۔ ان میں سے ایک جواب یہ ہے کہ یہ تشبیہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہونے سے پہلے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے افضل ہیں۔ اور ان میں سے ایک جواب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قول تواضع کے طور پر فرمایا۔ اور ان میں سے ایک جواب یہ ہے کہ یہ تشبیہ اصل صلوٰۃ میں ہے نہ کہ قدر میں جیسے فرمایا یا کما کتب علی الذین من قبلکم۔ اور جیسے فرمایا انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح واحسن کما احسن اللہ الیک۔ اور ان میں سے ایک جواب یہ ہے کہ کاف تعلیل کے لیے ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ قول: واذکروہ کما ھداکم ترجمہ: اور اس کا ذکر کرو جیسا اس نے تمہیں ہدایت فرمائی۔ اور ان میں سے ایک جواب یہ ہے کہ یہ تشبیہ اس (آپ صلی اللہ علیہ وسلم) کے قول علی آل محمد سے متعلق ہے یعنی اے اللہ صلوٰۃ بھیج آل محمد پر جیسے تو نے صلوٰۃ بھیجی ابراہیم اور آل ابراہیم پر۔ اور ان میں سے ایک جواب یہ ہے کہ یہ تشبیہ مجموع کی مجموع کے ساتھ ہے کیونکہ آل ابراہیم میں بہت نبی ہیں اور وہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) بھی ان میں سے ہیں۔ اور ان میں سے ایک جواب یہ ہے کہ یہ تشبیہ غیر مشتہر چیز کو مشتہر چیز سے ملانے کے باب سے ہے۔ ان میں سے ایک جواب یہ ہے کہ مذکورہ مقدمہ مدفوع ہے یعنی مشبہ کا مشبہ بہ سے کم مرتبہ ہونا قاعدہ کلیہ نہیں بلکہ تشبیہ کبھی مثل اور اس سے کم مرتبہ چیز کے ساتھ ہوتی ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول: مثل نورہ کمشکاۃ میں (انک حمید) فعیل مفعول کے معنی میں ہے یعنی اپنی ذات اور اپنی صفات اور اپنے افعال میں اپنی مخلوق کی زبانوں سے محمود ہے یا فعیل فاعل کے معنی میں ہے اس لیے کہ وہ اپنی ذات

Marfat.com

اور اپنے دوستوں کی حمد کرتا ہے اور حقیقت میں وہی حامد ہے اور وہی محمود ہے۔ (مجید یعنی بڑا بزرگ) (اللھم بارک علی محمد) یعنی ہو تو نے اسے بزرگی اور کرامت عطا فرمائی اسے اس کے لئے ثابت اور دائم رکھ۔ اور اس کا اصل برک البعیر سے ہے جب وہ اپنی جگہ پر بیٹھے اور اس کو لازم پکڑے۔ اور برکت کا اطلاق زیادت پر کیا جاتا ہے اور اصل وہ اول ہی ہے (وعلی ال محمد ما بارکت علی ابراہیم وعلی ال ابراہیم)۔ اور مسلم وغیرہ کے نزدیک اس جگہ اور اس جگہ فی العالمین کی زیادتی ہے اور وہ محذوف سے متعلق ہے جس پر سیاق دلالت کرتا ہے یعنی سب جہانوں میں محمد اور ال محمد پر صلوۃ اور برکت ظاہر فرما جس طرح کہ تو نے سب جہانوں میں ابراہیم اور ال ابراہیم پر صلوۃ اور برکت کو ظاہر فرمایا (انک حمید مجید) بیشک تو حمد کیا ہوا بزرگ ہے اور یہ اصل سوال پر زیادتی ہے اور کمال کے تمام کرنے کے واسطے واقع ہوئی ہے۔

Marfat.com

درود شریف کی فضیلت اور درود و سلام کی اہمیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما[1]

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیۃ مبارکہ کے تحت اپنے تفسیری حاشیہ خزائن العرفان میں لکھتے ہیں۔

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا واجب ہے ہر ایک مجلس میں آپ کا ذکر کرنے والے پر بھی اور سننے والے پر بھی ایک مرتبہ اور اس سے زیادہ مستحب ہے اور یہی قول معتمد ہے اور اس پر جمہور ہیں۔ اور نماز کے قعدہ اخیرہ میں بعد تشہد درود پڑھنا سنت ہے اور آپ کے تابع کر کے آپ کے آل و اصحاب و دوسرے مومنین پر بھی درود بھیجا جا سکتا ہے یعنی درود شریف میں آپ کے نام اقدس کے بعد ان کو شامل کیا جا سکتا ہے اور مستقل طور پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا ان میں سے کسی پر درود بھیجنا مکروہ ہے۔ **مسئلہ** درود شریف میں ال و اصحاب کا ذکر متوارث ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آل کے ذکر کے بغیر مقبول نہیں۔

---

(۱) احمد رضا بریلوی، امام اہل سنت، کنز الایمان ترجمۃ القرآن مطبع قرآن کمپنی لمیٹڈ لاہور، ص ٦١٣، آیت نمبر ۵۵

Marfat.com

درود شریف اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکریم ہے

علماء نے اللھم صل علی محمد کے معنی یہ بیان کیے ہیں کہ یارب احمد مصطفی

صلی اللہ علیہ وسلم کو عظمت عطا فرما دنیا میں ان کا دین بلند اور ان کی دعوت غالب فرما کر

اور ان کی شریعت کو بقا عنایت کر کے اور آخرت میں ان کی شفاعت قبول فرما کر اور ان کا

ثواب زیادہ کر کے اور اولین و آخرین پر ان کی فضیلت کا اظہار فرما کر اور انبیاء مرسلین،

ملائکہ اور تمام مخلوق پر ان کی شان بلند کر کے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام کا حکم

صدر الشریعہ حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمی رضوی سنی حنفی قادری رحمہ اللہ

تعالیٰ لکھتے ہیں: عمر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے اور ہر جلسہ ذکر میں درود

شریف پڑھنا واجب خواہ خود نام اقدس لے یا دوسرے سے سنے اور اگر مجلس میں سو بار

ذکر آئے تو ہر بار درود شریف پڑھنا چاہیے۔ اگر نام اقدس لیا یا سنا اور درود شریف اس

وقت نہ پڑھا تو کسی دوسرے وقت میں اس کے بدلے میں پڑھ لے۔[1]

القاضی الشیخ یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

تجب مرة فی العمر فی صلوة اوغیرھا وھی مثل کلمة التوحید وھو محکی عن ابی حنیفة رضی اللہ عنه ونقل ایضا عن مالک والنووی والاوزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنھم اعنی وجوبھا فی العمر مرة واحدة لان الامر المطلق لایقتضی التکرار[2]

(۱) بہار شریعت حصہ سوئم ص ۷۴ بحوالہ درمختار وغیرہ وناشر قادری بک ڈپو رجسٹرڈ ۴۲۲ مٹیا محل جامع مسجد دہلی۔

(۲) سعادۃ الدارین ص ۴۷

Marfat.com

ترجمہ: درود شریف عمر میں ایک بار واجب ہے نماز میں یا نماز کے علاوہ اور وہ کلمۃ التوحید کی مثل ہے یعنی جس طرح کلمۃ التوحید پڑھنا تمام عمر میں ایک بار فرض ہے اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنا تمام عمر میں ایک بار فرض ہے۔ یوں ہی حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حکایت کیا گیا اور الامام مالک اور الامام النووی اور الامام الاوزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی یہی منقول ہے۔ (انتہی)

میری مراد یہ ہے کہ درود شریف عمر میں ایک بار واجب ہے اس لیے کہ مطلق امر تکرار کو نہیں چاہتا۔

عارف باللہ الشیخ المحقق عبدالحق المحدث الدھلوی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

وحق سبحانہ امر کردہ است مومناں را بفرستادن صلوۃ وسلام بروے صلی اللہ علیہ وسلم واجماع کردہ بر آنکہ ایں برائے وجوب است پس بعض گفتہ اند واجب است ہر بار کہ ذکر شریف وی بگذرد وبعض گویند کہ فرض است یکبار در عمر چنانکہ شہادت بنبوت وے صلی اللہ علیہ وسلم وزیادہ براں مستحب ومسنون واز اوکد سنن الاسلام وشعار آں وقاضی ابوبکر گفت فرض کردانید حق جل وعلیٰ بر مومناں کہ صلوۃ وسلام فرستند بر پیغمبر وے ونگردانند مر آن را وقت معین پس واجب است کہ بسیار گفتہ شود صلوۃ وغفلت ورزیدہ نشود دراں (۱)

ترجمہ: اور اللہ سبحانہ نے ایمان والوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ اور سلام بھیجنے کا حکم فرمایا اور علماء کا اس پر اجماع ہے کہ یہ امر وجوب کیلئے ہے۔ تو بعض علماء نے کہا ہے جب بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر شریف زبان پر آئے درود شریف بھیجنا

(۱) اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۴۰۴

Marfat.com

مذہب ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں تمام امت پر یہ بار تہجد فرض ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ حضور سید عالم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی ابتداء تک امت پر یہ بار فرض ہے اور اس سے زیادہ مستحب و مسنون اور اسلام کی مؤکد ترین سنتوں میں سے شمار کرتے ہیں۔ امام قاضی ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ جل شانہ نے ایمان والوں پر فرض فرمایا کہ وہ اس سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام بھیجیں اور اس کے لئے کوئی وقت معین نہیں فرمایا تو ضروری ہے کہ درود بہت زیادہ پڑھا جائے اور اس میں غفلت نہ برتی جائے۔

Marfat.com

احناف کے نزدیک صلوٰۃ وسلام کو ایک دوسرے سے الگ کرنا مکروہ نہیں

خاتمۃ المحققین الشیخ محمد امین الشہیر بابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

قال الحموی جمع بینهما خروجا من خلاف من کره افراد احدهما عن الاخر وان کان عندنا لا یکره کما صرح به فی منیة المفتی وهذا الخلاف فی حق نبینا صلی الله علیه وسلم واما غیره من الانبیاء فلا خلاف فیه ومن ادعاه فعلیه ان یورد نقلا صریحا ولا یجد الیه سبیلا کذا فی شرح العلامة میرک علی الشمائل اه اقول وجزم العلامة ابن امیر حاج فی شرحه علی التحریر بعدم صحة القول بکراهة الافراد واستدل علیه فی شرحه المسمی حلیة المحلی فی شرح منیه المصلی بمافی سنن النسائی بسند صحیح فی حدیث القنوت صلی الله علی النبی ثم قال مع ان فی قوله تعالی وسلام علی المرسلین وسلام علی عباده الذین اصطفی الی غیر ذالک اسوة حسنه وممن رد القول بالکراهة العلامة ملا علی القاری فی شرح الجزریة۱

۱۔ ردالمحتار علی الدر المختار الجزء الاول ص ۹

Marfat.com

ترجمہ: الامام الحموی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ صاحب الدر المختار رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا: بعد الاذن منه صلى الله عليه وسلم وعلى اله وصحبه ان دونوں یعنی صلوۃ اور سلام کو اس شخص کے خلاف سے نکلنے کے لیے جمع فرمایا جس نے ان دونوں میں سے ایک کے دوسرے سے الگ کرنے کو مکروہ قرار دیا اگرچہ ہمارے نزدیک مکروہ نہیں جیسے کہ انہوں نے منیۃ المفتی میں اسکی صراحت فرمائی اور یہ خلاف ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دیگر انبیا علی نبینا علیہم الصلوۃ والسلام کے بارے کوئی خلاف نہیں جو اس کا دعویٰ کرے اس پر لازم ہے کہ وہ نقل صریح لائے اور وہ اس کی طرف کوئی راستہ نہ پائے گا ایسے ہی العلامہ میرک کی شرح علی الشمائل میں ہے۔ اور علامہ شامی مزید لکھتے ہیں: میں کہتا ہوں العلامہ ابن امیر حاج نے التحریر پر اپنی شرح میں افراد (یعنی صلوۃ وسلام کو ایک دوسرے سے الگ کرنا) کی کراہت کے قول کی عدم صحت پر جزم فرمایا اور اپنی شرح ''المسمى حلية المجلى في شرح منية المصلى '' میں اس سے استدلال فرمایا جو سنن النسائی میں صحیح سند کے ساتھ حدیث قنوت میں ہے وصلی اللہ علی النبی۔ اور اللہ کا درود ہو اس نبی پر سمیت اس کے بیشک اللہ تعالیٰ کے قول وسلام على المرسلين اور سلام ہے پیغمبروں پر اور سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اور سلام اسکے چنے ہوئے بندوں یعنی انبیاء و مرسلین پر اور اس کے غیر میں (اسوۂ حسنہ) بہترین پیروی ہے۔

علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ تعالیٰ مزید فرماتے ہیں اور ان میں سے جس نے کراہۃ کے قول کو رد کیا حضرت العلامہ ملا علی القاری حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں الجزریہ کی شرح میں تو تو اس کی طرف رجوع کر۔

Marfat.com

جب ہم احناف ہیں یعنی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے مقلد ہیں اور ہمارے نزدیک فقہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ یعنی فقہ حنفی کتاب اللہ تعالیٰ اور حدیث رسول اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہترین وصحیح ترین تشریح ہے۔ اور فقہ حنفی کی کتابوں میں یہ مسئلہ بالدلائل واضح طور پر بیان کر دیا گیا ہے کہ صلوٰۃ کو سلام سے الگ کرنا مکروہ نہیں۔ ایسے ہی اس کا عکس جیسے کہ مذکور ہوا۔ تو ہمیں یہ حق نہیں پہنچتا کہ فقہ حنفی کے خلاف یا مخالفت میں قرآن کریم کی آیات مبارکہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث شریفہ سے استدلال واستنباط کریں اور خود مجتہد بنیں نہ ہمارا یہ منصب ہے اور نہ ہم اس کے اہل۔ فقہ کی کتابوں کو چھوڑ کر براہ راست قرآن وحدیث سے استدلال و استنباط غیر مقلدانہ روش ہے بلکہ دعویٰ مقلدیت کے باوجود غیر مقلدیت کیونکہ فقہاء کرام کی مخالفت غیر مقلدین کرتے ہیں۔ اس کے باوجود موجودہ دور کے حنفی ہونے کے دعویدار بعض علماء مسلک حنفی کے خلاف اپنا ایک خود ساختہ موقف قائم کرتے کہ درود ابراہیمی غیر مکمل درود ہے کیونکہ اس میں سلام نہیں فقہاء احناف کے اجتہاد کے خلاف اپنا اجتہاد کر کے اپنا خود ساختہ موقف ثابت کرنے کی ناکام کوشش کررہے ہیں۔

قارئین انصاف فرمائیں کہ کیا مذکورہ بالا علماء کرام کا یہ موقف مسلک حنفی کے خلاف نہیں ہے اور ان کا یہ اجتہاد فقہائے احناف کے اجتہاد کے خلاف نہیں ہے؟ کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا مسلک جو فقہ حنفی کی کتب میں مذکورہ مکتوب ہے وہ یہ ہے کہ صلوٰۃ وسلام ایک دوسرے کے بغیر مکروہ نہیں اور مذکورہ بالا علماء کرام درود ابراہیمی کو اس میں سلام نہ ہونے کی وجہ سے مکروہ ہی نہیں بلکہ غیر مکمل کہہ رہے ہیں۔ قارئین کرام کیا مذکورہ بالا علماء کرام حنفی کہلانے کے حقدار ہیں؟

Marfat.com

درود ابراہیمی کے بارے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف:

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خاں حنفی بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سوال اور آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کا الجواب المبارک ملاحظہ فرمائیں:

سوال مسئلہ نمبر ۱۴۱۳ از امرتسر دفتر پیتل مرسلہ عبدالعزیز رشیدہ کانشیبل ۲ صفر المظفر ۱۳۳۲ھ بعد سلام علیک عرض خدمت میں یہ ہے کہ مجھے درود شریف جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اس کی یا کسی دوسرے درود شریف کی جو سب درودوں سے افضل ہو اجازت فرمائیں۔ مجھے درود شریف یا کلمہ شریف یا استغفار پڑھنے کا نہایت شوق ہے۔ خدا حضور کو اجر دے گا میں عام طور پر راستہ میں چلتا ہوا و دیگر بازار وغیرہ جگہ میں بھی پڑھتا ہوں مجھے عام طور پر درود شریف ہر جگہ پڑھنے کی اجازت ہے یا نہیں؟ حضور برائے مہربانی تحریر فرمائیں میں ہر وقت وظیفہ رکھنا چاہتا ہوں یا آیۃ کریمہ کا یا کوئی دوسرا ایسا جس سے کہ محبت خدا اور رسول کی پورے طور پر حاصل ہو جائے۔ جناب مہربانی کر کے ضرور بالضرور مجھے آگاہ کر دیں درود شریف یا کلمہ شریف اور استغفار کی نسبت ضرور بالضرور تحریر فرمائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ تحریر حضور پر عملدرآمد ہوگا۔

الجواب: سب درودوں سے افضل درود وہ ہے جو سب اعمال سے افضل یعنی نماز میں مقرر کیا گیا ہے درود شریف راہ چلتے بھی پڑھنے کی اجازت ہے جہاں نجاست پڑی ہو وہاں رک جائے اور بہتر یہ ہے کہ ایک وقت معین کر کے ایک عدد مقرر کر لے کہ اس قدر باوضو دو زانو، ادب کے ساتھ مدینہ طیبہ کی طرف منہ کر کے

Marfat.com

روزانہ عرض کیا کرے جسکی مقدار سو بار سے کم نہ ہو زیادہ جس قدر بناہ سکے بہتر ہے۔ علاوہ اس کے اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے باوضو بے وضو ہر حال میں درود جاری رکھے۔ اور اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ ایک صیغہ خاص کا پابند نہ ہو بلکہ وقتاً فوقتاً مختلف صیغوں سے عرض کرتا رہے کہ حضور قلب میں فرق نہ ہو درود شریف اور کلمہ طیبہ اور استغفار ان سب کی کثرت نہایت محبوب و مطلوب ہے۔ کلمہ طیبہ کو افضل الذکر فرمایا اور یہ کہ اللہ عزوجل تک اس کے پہنچنے میں کوئی روک نہیں اور استغفار کیلئے فرمایا شادمانی ہے اسے جو اپنے نامہ اعمال میں استغفار بکثرت پائے اور اپنے تمام اوقات کو درود شریف میں صرف کر دینے کو فرمایا کہ ایسا کرے گا تو اللہ تیرے سب کام بنادے گا اور تیرے گناہ معاف فرما دے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم (۱)

بندہ مؤلف ناچیز کی طرف سے وضاحت

قارئین کرام! سائل نے سب درودوں سے افضل درود نماز کے علاوہ ہر جگہ پڑھنے اور ہر وقت وظیفہ رکھنے کی اجازت مانگی ہے کہ مجھے درود شریف جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اسکی یا کسی دوسرے درود کی جو سب درودوں سے افضل ہو اجازت ہے یا نہیں اور نماز میں جو درود پڑھا جاتا ہے وہ تو سائل کو معلوم ہے کہ وہ درود ابراہیمی ہے اور نماز میں درود ابراہیمی سائل پہلے ہی سے پڑھتا ہے جیسا کہ سائل کے سوال سے ظاہر ہے۔ اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں صاحب حنفی بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے الجواب المبارک کے الفاظ شریفہ: سب درودوں سے افضل درود وہ ہے جو سب اعمال سے افضل یعنی نماز میں مقرر کیا گیا ہے اور درود شریف راہ چلتے بھی پڑھنے کی اجازت ہے

---

(۱) فتاویٰ رضویہ جلد ششم صفحہ ۱۸۲، ۱۸۳ رضا فاؤنڈیشن، لاہور

Marfat.com

ما... یں اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے باوضو بے وضو درود جاری رکھتے وغیرہ ... سے روشن سے زیادہ روشن و عیاں و ظاہر ہے کہ نماز کے علاوہ بھی ہر حال میں درود ابراہیمی سب درودوں سے افضل درود ہے اور اعلیٰ حضرت بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس سب درودوں سے افضل درود کی سائل کو اجازت فرمائی ہے۔

ضرورت وضاحت: وضاحت اسلئے ضروری سمجھی کہ میرے کسی بھائی کو غلط فہمی نہ ہو اور کوئی مغالطہ نہ دے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا کہ سب درودوں سے افضل درود وہ ہے جو سب اعمال سے افضل یعنی نماز میں مقرر کیا گیا ہے وہ تو صرف نماز میں فرمایا ہے نماز کے علاوہ وہ افضل نہیں۔

خلاصہ: سائل کا سب درودوں سے افضل درود کی اجازت مانگنا بھی نماز کے علاوہ اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا الجواب (جوابا) سب درودوں سے افضل درود کی اجازت فرمانا بھی نماز کے علاوہ کیونکہ نماز میں اجازت مانگنے کا تو کوئی مطلب ہی نہیں نماز میں تو مقررہ درود ہی پڑھا جاتا ہے۔

اعلیٰ حضرت الامام احمد رضا خاں حنفی بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ اور انکے ماننے والے بعض علماء کرام میں تضاد

قارئین کرام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں حنفی بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا موقف آپ نے پڑھا کہ آپ کے نزدیک نماز کے علاوہ بھی درود ابراہیمی سب درودوں سے افضل درود ہے اس کے برعکس و برخلاف انکے ماننے کا دعویٰ کرنے والے بعض علماء کرام اپنی رائے اور اجتہاد سے فرما رہے ہیں کہ نماز کے علاوہ درود

Marfat.com

درود نبی یہ منقول ہے کہ ان نہیں رہتا اس سے افضل بھی نہیں کہا جا سکتا نماز میں مستحب نہیں پڑھنے نماز میں سے پہلے آپ کا لہذا نماز سے علاوہ درود شریف پڑھو جس میں صلوۃ و سلام دونوں ہوں۔

یہ ہے جیسا کہ آپ نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ کا فتویٰ ملاحظہ فرمایا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے آپ اس مدد و فتاویٰ مبارکہ میں یہ لکھا ہے کہ نماز سے علاوہ درود ابراہیمی پڑھنا مکروہ ہے لہذا خارج نماز درود پڑھو جس میں صلوۃ وسلام دونوں ہوں جس طرح مذکورہ بالا علماء کرام فرما رہے ہیں۔

تعجب و افسوس ہے ان علماء کرام پر جو اپنے آپ کو رضوی بریلوی کہتے اور کہلاتے ہیں اور اس پر فخر کرتے ہیں اور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کو مجدد دین وملت، امام اہل سنت اور اپنے دور کا امام ابوحنیفہ کہتے ہیں اور ہر مسئلہ پر اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا حوالہ پیش کرتے ہیں اور کسی مسئلہ میں آپ کے خلاف بات سننا گوارہ نہیں کرتے ان علماء کرام نے اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے الفتاویٰ الرضویہ (جو کہ فقہ حنفی کی کتب کے حوالہ جات سے مزین بلکہ فقہ حنفی کا جامع، صحیح، واضح، اردو ترجمہ ہے) میں درود ابراہیمی کی مطلق افضلیت کے بارے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ کا فتویٰ مبارکہ ہے اپنی تصنیف کردہ کتب و رسائل، پمفلٹوں اور چارٹوں میں آج تک شائع نہیں کیا، چھاپا نہیں، بلکہ اس فتویٰ مبارکہ کو چھپا رہے ہیں، اگرچہ الفتاویٰ الرضویہ میں چھپ رہا ہے بلکہ اپنی تحریر کردہ کتب و رسائل پمفلٹوں اور چارٹوں میں اس فتویٰ مبارکہ کی اعلانیہ مخالفت کررہے

Marfat.com

ہیں [illegible] غیر مکمل سمجھتے ہیں۔

علماء کرام کی درود ابراہیمی کے بارے عبارات

خیال رہے کہ یہ درود ابراہیمی نماز میں صرف یہی پڑھا جائے گا اور درود [illegible] نہیں تو نماز سے باہر یہ درود غیر مکمل ہوگا کیونکہ اس میں سلام نہیں اور قرآن کریم نے صلوۃ و سلام دونوں کا حکم دیا لہذا خارج نماز وہ درود پڑھو جس میں صلوۃ و سلام دونوں ہوں نماز میں چونکہ التحیات میں سلام آچکا ہے اسلئے یہاں سلام کی ضرورت نہیں ہے[1]

مسلمانوں کو حکم الٰہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجیں۔ درود ابراہیمی جو کہ نماز کے اندر پڑھا جاتا ہے صرف صلوۃ (درود شریف) ہے سلام نہیں یہ پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی پوری تعمیل نہ ہوئی نماز کے اندر بالکل درست ہے کیونکہ تشہد میں سلام پہلے عرض کر لیا جاتا ہے۔ اذان کے ساتھ جو ہم پڑھتے ہیں الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ اس میں درود بھی ہے اور سلام بھی صلوا سے نکالا الصلوۃ اور سلموا سے السلام ہے[2]

درود ابراہیمی نماز میں تو کامل بھی ہے اور افضل بھی مگر نماز سے باہر چونکہ درود کامل نہیں رہتا اسلئے افضل بھی نہیں کہا جا سکتا، کامل اسلئے نہیں رہتا کہ قرآن میں درود و سلام دونوں کے بھیجنے کا حکم ہے جبکہ درود ابراہیمی میں صلوۃ (درود) تو ہے مگر سلام نہیں ہے[3]

مگر ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر خود اللہ تعالیٰ اور ساری خدائی درود بھیجتی

---

(۱) مرآۃ المناجیح، جلد دوم، ص ۱۹۱ از مفتی احمد یار خاں صاحب نعیمی

(۲) مولانا عبدالرشید رضوی، رشد الایمان، ص ۳۰۱

(۳) درود و سلام [illegible] شان [illegible] از مفتی غلام سرور قادری، ص ۲۱

Marfat.com

ہیں۔ دوسرے یہ کہ اللہ اور فرشتوں کے درود میں سلام بھی آجاتا ہے۔ اس لئے ان کے لئے صرف صلوۃ کا ذکر ہوا اور ہم کو صلوۃ و سلام دونوں کا حکم ہوا۔ تیسرے یہ کہ درود شریف مکمل وہ ہے جس میں صلوۃ و سلام دونوں ہوں۔ نماز میں درود ابراہیمی میں سلام نہیں ہے کیونکہ سلام التحیات میں ہو چکا اور نماز ساری ایک ہی مجلس کے حکم میں ہے۔ مگر نماز کے باہر وہ درود پڑھو جس میں یہ دونوں ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے درود کی جو تعلیم درود ابراہیمی سے فرمائی وہاں نماز کی حالت میں درود۔ غرض یہ کہ درود ابراہیمی نماز میں کامل ہے یعنی نماز سے باہر غیر کامل کہ اس میں سلام نہیں ہے۔[1]

یہ مسئلہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ نماز والا درود ابراہیمی صرف نماز میں پڑھ سکتے ہیں نماز کے علاوہ پڑھنا نہ واور نہ جائز ہے اس لیے کہ اس میں سلام نہیں ہے۔ حالانکہ حکم قرآنی سلام پڑھنا بھی درود شریف کے ساتھ اسی طرح واجب ہے جس طرح درود شریف، وہ درود ناقص ہے جس میں سلام نہ ہو۔ درود ابراہیمی نماز میں اس لیے جائز ہے کہ تشہد میں سلام پڑھ لیا گیا وہاں آیت صلوۃ پر مکمل عمل ہو گیا۔ وہابی دیوبندی حضرات چونکہ سلام کے منکر اور دشمن ہیں اس لیے وہ درود ابراہیمی پڑھنے پر زور دیتے ہیں۔ ان کی دیکھا دیکھی بعض جاہل پیر اپنی حماقت سے درود ابراہیمی پڑھنے کا حکم لگاتے ہیں مگر قرآن مجید کی آیت میں غور نہیں کرتے۔ ہر وظیفہ کے لیے سب سے مکمل اور مختصر درود شریف خضری ہے وہ پڑھنا چاہیے۔[2]

---

(۱) تفسیر نور العرفان، سورۃ الاحزاب، پارہ نمبر ۲۲، آیت نمبر ۵۶

(۲) مفتی اقتدار احمد خان نعیمی گجراتی تفسیر نعیمی، پارہ ۱۶، سورہ کہف آیت نمبر ۱۸

Marfat.com

بندہ مؤلف ناچیز کی طرف سے وضاحت

کتنی غیر معقول بات، کتنا بڑا مغالطہ اور کتنا بڑا حربہ و ہتھیار ہے جو حضور سید عالم نور مجسم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم سے منقول درود تحفہ مبارکہ سب درودوں سے افضل و اعلیٰ و اشرف و اکمل درود شریف یعنی درود ابراہیمی سے روکنے کیلئے اختیار کیا گیا ہے کہ درود ابراہیمی غیر مکمل درود ہے کیونکہ اس میں سلام نہیں اور قرآن کریم نے صلوٰۃ وسلام دونوں کا حکم دیا۔ سبحان اللہ! کتنی عجیب و غریب اور غیر معقول بات ہے کہ سلام نہ ہونے کی وجہ سے درود ابراہیمی غیر مکمل ہو حالانکہ درود علیحدہ چیز ہے اور سلام علیحدہ چیز۔ تعجب ہے کہ مذکورہ بالا علمائے کرام نے اپنے اس موقف کے صحت کی وجہ جو یہاں خود بیان فرمائی ہے وہ یہ ہے کیونکہ اس (درود ابراہیمی) میں سلام نہیں اور قرآن نے درود و سلام دونوں کا حکم دیا۔ مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں صلوا سے صلوٰۃ کا حکم اور سلموا سے سلام کا حکم جس سے انہوں نے خود اعتراف فرمایا اور وضاحت فرمادی کہ صلوٰۃ اور سلام علیحدہ علیحدہ مستقل دو چیزیں ہیں اور ان دونوں کا حکم بھی علیحدہ علیحدہ ہے۔

نتیجہ:

تو سلام نہ ہونے کی وجہ سے درود نامکمل کیسے ہو گیا اور کیسے ہو سکتا ہے سلام نہ ہونے سے درود نامکمل ہونے کی کوئی معقول وجہ نہیں بلکہ صلوٰۃ پڑھنے سے صلوا (حکم صلوٰۃ) کی پوری تعمیل ہوئی اور سلام پڑھنے سے سلموا (حکم سلام) کی پوری تعمیل یہ نہیں کہ سلام کے بغیر صلوٰۃ پڑھنے سے صلوا کی تعمیل بھی نہ ہو اور صلوٰۃ کے بغیر سلام پڑھنے سے سلموا کی تعمیل بھی نہ ہو۔

Marfat.com

نوٹ: صلاۃ وسلام دونوں کے مجموعے کا نام صلوۃ نہیں ایسے ہی صلوۃ وسلام دونوں کے مجموعے کا نام سلام نہیں اگر ایسا ہو تو واقعی درود وسلام ایک دوسرے کے بغیر نامکمل ہوں۔ اور بعض علماء کا لکھنا کہ درود ابراہیمی صرف نماز میں پڑھ سکتے ہیں۔ نماز کے علاوہ پڑھنا ناجائز ہے

قارئین کرام اپنی امانت ودیانت سے انصاف فرمائیں اور فیصلہ فرمائیں کہ حضرت مولانا کا یہ لکھنا صحیح ہے یا نہیں؟

بندہ مؤلف ناچیز کی طرف سے وضاحت

واقعی قرآن نے واو عطف کے ساتھ صلوۃ وسلام دونوں کا حکم دیا اور یہ حکم نہ دیا کہ صلوۃ وسلام اکٹھے پڑھو یا علیحدہ علیحدہ فصل ووقفہ کے ساتھ پڑھو اور یہ بھی حکم نہ دیا کہ صلوۃ پہلے پڑھو اور سلام بعد میں پڑھو بلکہ مطلق حکم دیا لہذا دونوں کو اکٹھا پڑھنے سے بھی حکم کی تعمیل ہو جائے گی اور علیحدہ علیحدہ فصل ووقفہ سے پڑھنے سے بھی اور صلوۃ پہلے اور سلام بعد میں اور سلام پہلے اور صلوۃ بعد میں پڑھنے سے بھی۔

Marfat.com

اس کی تائید وتوضیح کیلئے اصول فقہ حنفی کی کتب

ملاحظہ ہوں: الواو للجمع المطلق[1]

حاشیہ پر قوله المطلق ومعنى الاطلاق كون الجمع اعم من ان يكون مع الترتيب والمقارنة اوبدونهما فقولک جاء نی زید و عمرو يحتمل انهما جاء امتقارنين اوتقدم مجيى عمرو على زيد او تاخر اوتراخى مجيى احدهما عن الاخر بساعة اويوم اونحو ذالک وبالجملة هو لايتعرض للمقارنة كما زعم بعض اصحابنا ولا للترتيب كماقال بعض اصحاب الشافعي[2]

ترجمہ: اور واو مطلق جمع کیلئے ہے اور واو کے مطلق جمع کیلئے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جمعیت عام ہے چاہے ترتیب او رمقارنت کے ساتھ ہو یا ان دونوں کے بغیر تیرا کہنا آیا میرے پاس زید اور عمرو اس کا بھی احتمال رکھتا ہے کہ زید اور عمرو اکٹھے آئے ہوں اور اس کا بھی کہ عمرو زید سے پہلے آیا ہو یا زید کے بعد یا ایک دوسرے سے ایک گھڑی بعد میں آیا ہو یا ایک دن بعد میں آیا ہو یا اس کی مثل یعنی ایک مہینہ یا ایک سال یا اس سے بھی زیادہ عرصہ بعد میں آیا ہو۔

خلاصہ: واو مقارنت کیلئے نہیں جیسا کہ ہمارے بعض اصحاب نے گمان کیا اور ترتیب کیلئے نہیں جیسا کہ بعض اصحاب شافعی نے کہا۔

فالواو لمطلق العطف من غير تعرض لمقارنة ولا ترتيب يعنى ان الواو لمطلق الشركة فان كان فى عطف المفرد على المفرد

۱۔ اصول الشاشی ص:۴۹ ۲۔ حاشیہ اصول شاشی ص:۵۰

Marfat.com

فالشركة تامة في المحكوم عليه وبه وان كان في عطف الجمل فالشركة في مجرد الثبوت والوجود وبالجملة هو لا يتعرض للمقارنة كما زعمه بعض اصحابنا ولا للترتيب كما زعمه بعض اصحاب الشافعي فاذا قيل جاءني زيد وعمرو يحتمل انهما جاءا معا او تقدم احدهما على الاخر الخ

ترجمہ: اور واو مطلق عطف کیلئے ہے اس سے نہ مقارنت ملحوظ ہے نہ ترتیب یعنی واو مطلق شرکت وشمولیت کیلئے ہے تو اگر مفرد کا مفرد پر عطف ہو تو محکوم علیہ اور محکوم بہ میں شرکت ثابت ہوگی اور اگر وہ (یعنی واو) جملوں کے عطف میں ہو تو محض وجود اور ثبوت میں شرکت ثابت ہوگی خلاصہ کلام یہ کہ واو مقارنت کیلئے نہ ہوگی جیسے کہ اسے ہمارے بعض اصحاب نے گمان کیا اور نہ ترتیب کیلئے ہوگی جیسے کہ اسے بعض اصحاب شافعی نے گمان کیا تو جب جاءنی زید وعمرو کہا جائے کہ میرے پاس زید اور عمرو آئے یہ اس کا بھی احتمال رکھتا ہے کہ وہ دونوں اکٹھے آئے یا ان دونوں میں سے ایک دوسرے سے پہلے آیا۔

واضح ہو کہ نماز میں صلوۃ اور سلام دونوں اکٹھے نہیں پڑھے جاتے بلکہ علیحدہ علیحدہ فصل ووقفہ کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں صلوۃ اور سلام کے درمیان اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ پڑھا جاتا ہے اور سلام (التحیات میں) پہلے پڑھا جاتا ہے اور صلوۃ (درود شریف) بعد میں پڑھا جاتا ہے اس کے باوجود مذکورہ بالا علماء کرام فرماتے ہیں کہ نماز میں چونکہ التحیات میں سلام آچکا اس

۱۔ نور الانوار للحافظ الشیخ ملا احمد جیون ص ۱۱۵

Marfat.com

کے یہاں سلام نہ آنا مفسد نہیں اور بعض فرماتے ہیں کہ درود ابراہیمی نماز سے علیحدہ عمل درست ہے کیونکہ التحیات میں سلام پہلے عرض کر دیا جاتا ہے۔

بندہ مؤلف ناچیز کی طرف سے الزامی وضاحت

جس ضابطے کے تحت درود ابراہیمی کو غیر عمل قرار دیا گیا ہے اس خود ساختہ ضابطے کے مطابق نماز بغیر زکوۃ کے غیر عمل ہوئی غیر عمل ہونی چاہیے ایسے اس کا عکس کیونکہ قرآن کریم نے نماز اور زکوۃ دونوں کا حکم فرمایا فرمایا: "واقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ" اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو لہذا جب نماز پڑھی جائے زکوۃ دی جائے زکوۃ دینی چاہیے اگر نماز کے ساتھ زکوۃ نہ دی تو نماز غیر عمل ہوئی غیر عمل ہونی چاہیے اور اس آیہ مبارکہ پر عمل نہ ہوگا ایسے زکوۃ بغیر نماز کے **اس طرح** نماز بغیر قربانی کے غیر عمل ہوئی غیر عمل ہونی چاہیے ایسے اس کا عکس کیونکہ قرآن کریم نے نماز اور قربانی دونوں کا حکم دیا فرمایا: "فصل لربک وانحر" تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو لہذا جب نماز پڑھی جائے قربانی کی جائے قربانی کرنی چاہیے اگر نماز کے ساتھ قربانی نہ کی تو نماز غیر عمل ہوئی نماز غیر عمل ہونی چاہیے اور اس آیہ مبارکہ پر عمل نہ ہوگا اور ایسے قربانی بغیر نماز کے **اس طرح** حج بغیر عمرہ کے غیر عمل ہوگا غیر عمل ہونا چاہیے ایسے اس کا عکس کیونکہ قرآن کریم نے حج اور عمرہ دونوں کا حکم دیا فرمایا واتموا الحج والعمرۃ للہ اور حج اور عمرہ اللہ کے لیے پورا کرو لہذا جب حج کیا جائے عمرہ کیا جائے عمرہ کیا جانا چاہیے اگر حج کے ساتھ عمرہ نہ کیا تو حج غیر عمل ہوگا غیر عمل ہونا چاہیے اور اس آیہ مبارکہ پر عمل نہ ہوگا ایسے عمرہ بغیر حج کے **اس طرح** روزوں کی گنتی پوری کرنا اللہ کی بڑائی بولنے کے بغیر مفسد اور غیر عمل ہوگا اور

Marfat.com

ایسے ہی اس کا عکس کیونکہ قرآن نے دونوں کا حکم دیا فرمایا: ولتکملوا العدۃ ولتکبروا اللہ علی ما ھدکم اور اس لئے کہ تم گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت دی لہٰذا جب روزوں کی گنتی پوری کی جائے اللہ کی بڑائی بولی جائے روزوں کی گنتی پوری کرنے کے ساتھ اللہ کی بڑائی نہ بولی تو روزوں کی گنتی غیر مکمل ہوں اور اس آیت مبارکہ پر عمل نہ ہوگا۔ ایسے ہی اس کا عکس **اس طرح** رب تعالیٰ کی ثنا کرتے ہوئے اس کی تسبیح اس سے بخشش مانگنے کے بغیر مفرد اور غیر مکمل ہوں اور ایسے ہی اس کا عکس کیونکہ قرآن کریم نے دونوں کا حکم دیا فرمایا۔ فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابا اور اپنے رب کو سراہتے ہوئے اس کی تسبیح بولو اور اس سے بخشش چاہو بیشک وہ بہت توبہ قبول کرنیوالا ہے وعلی ھذا القیاس۔

ان آیات مبارکہ کے علاوہ متعدد آیات مبارکہ ہیں جن میں دو بلکہ دو سے زائد کاموں کا حکم فرمایا گیا ہے اور وہ ایک دوسرے کے بغیر غیر مکمل نہیں بلکہ مکمل ہیں۔ اور مذکورہ بالا موجودہ دور کے بعض علماء کرام کے خودساختہ ضابطے کے تحت ان سب کو ایک دوسرے کے بغیر غیر مکمل ہونا چاہیے۔

موجودہ دور کے بعض علماء کرام کے اس مذکورہ بالا خود ساختہ ضابطے کے مطابق مندرجہ ذیل بزرگوں نے غیر مکمل درود اور غیر مکمل سلام بھیجا۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے الفتاوی الرضویہ میں بعض درود ملاحظہ فرمائیں جن میں سلام نہیں:

Marfat.com

وصلی اللہ تعالٰی علی سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ اولی التحقیق۔[1]

وصلی اللہ علی خاتم النبیین بدر سماء المرسلین محمد وآلہ والائمۃ المجتہدین والمقلدین لہم باحسان الی یوم الدین والحمد للہ رب العلمین۔[2]

وصلی اللہ تعالٰی علیہ سید المرسلین وخاتم النبیین محمد والہ وصحبہ اجمعین وعلینا معہم برحمتک یا ارحم الراحمین امین امین الہ الحق امین۔[3]

وصلی اللہ تعالٰی علی المولی الواب سیدنا محمد والآل والاصحاب۔[4]

افضل الصلوۃ الحبیب الجمیل والہ وصحبہ بالوف التجمیل امین امین یا عزیز یا جلیل۔[5]

اللہم لک محمد سرمدا صل علی سراجک المنیر والہ ابدا یا نور النور یا نورا قبل کل نور یا نور البعد کل نور لک النور وبک النور والیک النور وانت النور ولنور النور صل علی نورک الانوار والہ السراج الفرد وصحبہ المصابیح الزہر صلوۃ تنور بہا وجوہنا وصدورنا وقلوبنا وقبورنا امین۔[6]

---

(۱) ماہنامہ نیل راہ، ماہ مئی جون جولائی اگست ۱۹۹۳ء از مولانا جلال الدین قادری کھاریاں

(۲) ایضا (۳) ایضا (۴) ایضا (۵) ایضا (۶) ایضا

Marfat.com

وصلی اللہ تعالی علی سید و مولنا محمد شفیع المذنبین و الہ و صحبہ اجمعین۔

وصلی اللہ تعالی علی سیدنا و مولنا و الہ صحبہ و ابنہ و حزبہ اجمعین الی یوم الدین عدد کل ذرة ذرة الف الف مرة فی کل ان و حین ابد الابدین امین و الحمدللہ رب العلمین۔

وصلی اللہ تعالی علی سیدنا و مولنا محمد و الہ و اصحابہ و مہاجریہ و انصارہ و اتباعہ اجمعین الی یوم الدین امین۔

وصلی اللہ تعالی علیہ وعلی الہ قدر حسنہ و جمالہ و جاہہ و جلالہ و جودہ و نوالہ و عزہ و کمالہ و نعمہ و افضالہ و رشدہ فی افعالہ و جہدہ فی اعمالہ و صدقہ فی اقوالہ و حسن جمیع خصالہ و محمودیہ فعالہ و علینا معشر المنتمین لنعالہ و المتعلقین باذیالہ امین الہ الحق۔ امین!

اسی طرح اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے بعض نعتیہ اشعار میں صرف درود ہے سلام نہیں

مثلاً ایک نعت شریف ہے

کعبہ کے بدر الدجیٰ تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود

اس نعت شریف میں ساٹھ (٦٠) اشعار ہیں جن میں صرف درود ہے سلام نہیں سوائے صرف ایک شعر میں ہے۔ وہ شعر یہ ہے:

Marfat.com

تم سے جہاں کا نظام تم پہ کروروں سلام

تم پہ کروروں ثنا تم پہ کروروں درود

تو اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۱۵۹ اشعار میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر غیر مکمل درود بھیجا غیر مکمل درود پڑھا اسی طرح آپ کا تحریر کردہ مشہور سلام:

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام　　شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

اس سلام میں ۱۷۰ اشعار ہیں جن میں ۱۳۶ اشعار میں صرف سلام ہے درود نہیں درود صرف ۳۴ اشعار میں ہے تو ۱۳۶ اشعار میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر غیر مکمل سلام بھیجا غیر مکمل سلام پڑھا اور حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رحمہ اللہ تعالیٰ کی مشہور رباعی جو آپ کی مشہور درسی کتاب گلستان میں ہے۔

بلغ العلی بکماله　　کشف الدجی بجماله

حسنت جمیع خصاله　　صلوا علیه وآله

اس رباعی صلوا علیه وآله میں صلوۃ ہے سلام نہیں تو یہاں بھی درود غیر مکمل ہونا چاہیے۔ اسی طرح آپ کی مشہور درسی کتاب بوستان میں ہے:

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا

علیک السلام اے نبی الوریٰ

اس شعر میں صرف سلام ہے صلوۃ نہیں تو اس شعر میں بھی سلام غیر مکمل ہونا چاہیے۔ اسی طرح حضرت شیخ شرف الدین بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی مشہور درسی

Marfat.com

کتاب نام حق میں یہ شعر

؎ صلوات خدا بروے باد — تا بروز جزا پیاپے باد

اس شعر میں صلوۃ ہے سلام نہیں تو یہاں بھی صلوۃ مکمل نہ ہوئی نہ ہونی چاہئے۔ اس طرح اصول فقہ کی مشہور درسی کتاب اصول الشاشی کے خطبہ میں ہے:

والصلوۃ علی نبیہ واصحابہ

اس میں صرف صلوۃ ہے سلام نہیں تو یہاں (اصول الشاشی کے خطبہ میں) صلوۃ مکمل نہ ہوئی نہ ہونی چاہیے۔

اس طرح علم النحو کی مشہور درسی کتاب شرح جامی کے خطبہ میں ہے:

والصلوۃ علی نبیہ وعلی الہ واصحابہ المتادبین بآدابہ

صرف صلوۃ ہے سلام نہیں تو اس خطبہ مبارکہ میں صلوۃ مکمل نہ ہوئی نہ ہونی چاہیے۔

شہید تحریک آزادی ۱۸۵۷ء امام علامہ فضل حق خیرآبادی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تقریباً تمام قصائد کا آغاز ان الفاظ سے کیا: "حامداً و مُصلیاً" ان الفاظ میں صلوۃ تو ہے لیکن سلام نہیں ہے۔(۱)

ان کے علاوہ بزرگوں کی متعدد کتابوں میں صلوۃ بغیر سلام اور سلام بغیر صلوۃ مذکور و مکتوب ہے۔

بندہ مؤلف ناچیز کی طرف سے مزید الزامی وضاحت

نماز میں درود ابراہیمی کے مضر نہ ہونے غیر مکمل نہ ہونے اور بالکل درست ہونے کی مذکورہ بالا وجہ چونکہ نماز جنازہ میں نہیں پائی جاتی لہذا نماز جنازہ میں درود

(۱) باغی ہندوستان علامہ فضل حق خیرآبادی مطبوعہ ۲۰۰۱ء المتاز پبلی کیشنز لاہور ص ۲۴۰،۳ علامہ فضل حق خیرآبادی رحمہ اللہ تعالیٰ کے قصائد میں بھی درود شریف منقول ہے۔

Marfat.com

اس لئے یہی مضطر اور غیر مکمل ہونا چاہئے کیونکہ نماز جنازہ میں دوسری تکبیر کے بعد درود
ہی تو پڑھا جاتا ہے جیسا کہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا نہیں پڑھا جاتا لیکن
وتر اور سنن مؤکدہ نمازوں میں قعدہ اولیٰ میں صرف التحیات پڑھا جاتا ہے جس میں
سلام آجاتا ہے درود شریف نہیں پڑھا جاتا تو ان نمازوں کے قعدہ اولیٰ میں سلام غیر
مکمل ہونا چاہئے کیونکہ جس طرح صلوۃ بغیر سلام غیر مکمل ہے سلام بغیر صلوۃ غیر مکمل
ہونا چاہئے نماز کے قعدہ اخیرہ میں التحیات پڑھنا واجب ہے اور درود ابراہیمی پڑھنا
سنت تو نماز کے قعدہ اخیرہ میں صرف التحیات پڑھے درود شریف نہ پڑھے تو اس
کی نماز بلا کراہت ہو جائے گی جیسے کہ فقہ حنفی کی کتب میں مذکور ہے تو یہاں سلام غیر
مکمل ہونا چاہئے کیونکہ جس طرح صلوۃ بغیر سلام غیر مکمل ہے سلام بغیر صلوۃ غیر مکمل
ہونا چاہئے۔

خاتمۃ المحققین الشیخ العلامہ محمد امین الشہیر بابن عابدین شامی لکھتے ہیں:

ویثنی بعد ها وهو سبحانک اللهم وبحمدک ویصلی علی النبی صلی الله علیه وسلم کمافی التشهد (بعد الثانیه) المراد الصلوة الابراهیمة التی یاتی بها المصلی فی قعدة التشهد ویدعوا بعدالثالثه لنفسه وللمیت وللمسلمین الخ[1]

ترجمہ: اور نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد ثنا پڑھے اور وہ سبحانک اللهم وبحمدک الخ ہے اور دوسری تکبیر کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے جیسے تشہد میں یعنی اس سے مراد درود ابراہیمی ہے اور تیسری تکبیر کے بعد اپنے لئے اور میت کے لئے اور تمام مسلمانوں کیلئے دعا کرے۔

۱۔ ردالمحتار علی الدر المختار الجزء الاول ص ۵۱۵

Marfat.com

صدر الشریعہ حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

نماز جنازہ میں تین چیزیں سنت مؤکدہ ہیں اللہ عزوجل کی حمد و ثنا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود، میت کے لیے دعا۔[۱]

حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ کے فضائل وفوائد ومنافع علیحدہ اور سلام کے فضائل وفوائد ومنافع علیحدہ بیان فرمائے۔

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درود علیحدہ چیز ہے اور سلام علیحدہ چیز نہ سلام کے بغیر درود نامکمل نہ درود کے بغیر سلام نامکمل نہ سلام کے بغیر درود کی فضیلتیں معدوم ہوتی ہیں نہ درود کے بغیر سلام کی فضیلتیں کم ہوتی ہیں۔

قارئین کرام چند احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں:

(۱) عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی صلوۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ عشر صلوات وحطت عنہ عشر خطیئات ورفعت لہ عشر درجات۔[۲]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مجھ پر ایک درود بھیجے گا اللہ اس پر دس رحمتیں فرمائے گا اور اس کے دس گناہ معاف کئے جائیں گے اور اس کے دس درجے بلند کئے جائیں گے۔

(۲) عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولی الناس بی یوم القیامۃ اکثرھم علی صلوۃ۔[۳]

---

۱ بہار شریعت حصہ چہارم صفحہ [illegible] مطبوعہ [illegible] دہلی

(۲) المستدرک الجلد الاول [illegible] ص ۱۹۱ (۳) جامع الترمذی الجلد الاول ص ۱۱۰

Marfat.com

ترجمہ: حضرت ابن مسعود سے روایت ہے فرمایا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن لوگوں سے مجھ سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود پڑھنے والا ہوگا۔

(۳) عن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ ملئکۃ سیاحین فی الارض یبلغونی من امتی السلام۔[1]

ترجمہ: حضرت عبداللہ سے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے کچھ فرشتے زمین میں سیاحت کرتے ہیں جو میری امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔

(۴) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مامن احد یسلم علی الا رد اللہ علی روحی حتی ارد علیہ السلام۔[2]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر کوئی شخص سلام نہیں بھیجتا مگر اللہ میری روح مجھ پر لوٹا دیتا ہے حتی کہ میں اسے اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں (فائدہ) روح کے لوٹانے سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا توجہ فرمانا ہے۔

(۵) عن ابی طلحۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء ذات یوم والبشر فی وجہہ فقال انہ جاءنی جبرئیل فقال ان ربک یقول اما یرضیک یا محمد ان لا یصلی علیک احد من امتک الا صلیت علیہ عشرا ولا یسلم علیک احد من امتک الا سلمت علیہ عشرا۔[3]

---

(۱) سنن نسائی ص ۱۸۹ (۲) ابو داؤد والبیہقی الجلد الاول ص ۲۱۲

(۳) سنن النسائی ص ۱۹۱

Marfat.com

ترجمہ: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے چہرہ انور میں خوشی تھی تو فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل آئے عرض کی آپ کا رب فرماتا ہے کہ محمد کیا تم اس پر راضی نہیں کہ جو بھی امتی تم پر ایک درود نہ بھیجے مگر میں اس پر دس رحمتیں فرماؤں اور تمہارا جو امتی تم پر سلام نہ بھیجے مگر میں اس پر دس سلام بھیجوں۔

(۶) عن عبدالرحمن بن عوف قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى دخل نخلا فسجد فاطال السجود حتى خشيت ان يكون الله تعالى قد توفاه قال فجئت انظر فرفع راسه فقال مالك فذكرت له ذالك فقال ان جبرئيل عليه السلام قال لي الا ابشرك ان الله عزوجل يقول لك من صلى عليك صلوة صليت عليه ومن سلم عليك سلمت عليه۔[1]

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے یہاں تک کہ ایک باغ میں پہنچے تو آپ نے سجدہ کیا اور بہت لمبا سجدہ کیا حتی کہ مجھے خوف ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دے دی ہے فرماتے ہیں میں آکر دیکھنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اٹھایا اور فرمایا تجھے کیا ہے میں نے وہ (اپنے دل کا خدشہ) بیان کیا اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل نے مجھے کہا کیا میں آپکو یہ خوشخبری نہ دوں کہ اللہ عزوجل آپ سے فرماتا ہے جو شخص آپ پر صلوۃ بھیجے گا میں اس پر صلوۃ (رحمت) بھیجوں گا اور جو شخص آپ پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلامتی بھیجوں گا۔

---

(۱) مشکوۃ شریف ص ۸۔

Marfat.com

ان مذکورہ بالا احادیث مبارکہ کے علاوہ متعدد احادیث شریفہ میں درود اور سلام دونوں کی علیحدہ علیحدہ فضیلتیں وارد ہیں۔

افضل صلوٰۃ کا بیان

شیخ الاسلام الحافظ ابوالفضل شہاب الدین احمد ابن حجر العسقلانی شارح بخاری لکھتے ہیں۔

واستدل بتعليمه صلى الله عليه وسلم لاصحابه الكيفية بعد سوالهم عنها بانها افضل كيفيات الصلوة عليه لانه لايختار لنفسه الا الاشرف الافضل ويترتب على ذالك لوحلف ان يصلى عليه افضل الصلوة فطريق البر ان ياتى بذالك هكذا صوبه النووى فى الروضه بعد ذكر حكاية الرافعى ۔[1]

ترجمہ: صحابہ رضی اللہ عنہم کے کیفیت صلوٰۃ کے بارے سوال کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے اصحاب کو اس کیفیت کی تعلیم (یوں ہو اللهم صل على محمد وعلى ال محمد كماصليت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انك حميد مجيد اللهم بارك الخ) سے اس پر استدلال کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کی یہ کیفیت تمام کیفیتوں سے افضل کیفیت ہے اسلئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات اقدس کیلئے الاشرف الافضل کو ہی اختیار فرماتے ہیں اور اس پر مترتب ہوگا کہ اگر کوئی شخص قسم اٹھائے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر افضل درود بھیجے گا تو قسم سے بری الذمہ ہونے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ یہ درود شریف پڑھے ایسے ہی الامام

---

[1] فتح البارى شرح صحيح البخارى الجزء الحادى عشر، ص: ۱۳۹

Marfat.com

النووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب الروضہ میں الرافعی کی حکایت کے بعد اسے درست قرار دیا۔

افضل الکیفیات فی الصلوٰۃ علیہ کا بیان

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کی تمام کیفیتوں سے افضل کیفیت کا بیان)

الامام العلامہ الحافظ شمس الدین محمد بن عبدالرحمن السخاوی المتوفی بالمدینہ سنہ ۹۰۲ھ لکھتے ہیں:۔

فائدہ استدل بتعلیمہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصحابہ کیفیۃ الصلوۃ علیہ بعد سوالھم عنھا انھا افضل الکیفیات فی الصلوۃ علیہ لانہ لایختار لنفسہ الا الاشرف والافضل ویترتب علی ذالک لوحلف ان یصلی علیہ افضل الصلوۃ فطریق البران یاتی بذالک ھکذا صوبہ النووی فی الروضۃ بعد ذکر حکایۃ الرافعی عن ابراھیم المروزی الخ[1]

ترجمہ: صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے کیفیت صلوٰۃ کے بارے سوال کے بعد حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے اصحاب کو اپنی ذات پر صلوٰۃ کی کیفیت کی تعلیم (یوں کہو: اللھم صل علی محمدو علی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی ال محمد کمابارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید) سے اس پر استدلال کیا گیا کہ بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کے بارے وہی کیفیت تمام کیفیات سے افضل ہے اسلئے کہ آپ صلی اللہ علیہ

1۔ القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع، ص ۵۷

Marfat.com

وسلم اپنی ذات مبارکہ کیلئے الاشرف والاافضل کو ہی اختیار فرماتے ہیں اور اس پہ مرتب ہوگا کہ اگر کوئی شخص حلف اٹھائے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر افضل صلوۃ بھیجے گا تو اس سے بری الذمہ ہونے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کیفیت سے صلوۃ بھیجے۔ ایسے ہی الامام النووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب الروضہ میں ابراہیم المروزی سے الرافعی کی حکایت کے بعد اس کی تصویب فرمائی یعنی درست قرار دیا۔

افضل الکفیات فی الصلوۃ علیہ

(نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ میں تمام کیفیتوں سے افضل کیفیت)

العارف باللہ الشیخ المحقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

فصل صیغہائے صلوۃ کہ در احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ورود یافتہ شک نیست کہ اتیان بآن از حیثیت تلبس بلفظ شریف نبوی افضل واکمل خواہد بود بیس بعضے علماء گفتہ اند کہ افضل صلوۃ واردہ صلوۃ تشہد است یعنی صیغہ کہ بعد از تشہد در نماز خوانند وآن در احادیث صحیحہ بر کیفیات مخصوصہ وارد شدہ چنانچہ مذکور شوند وہر کدام در حصول مقصود کافی ووافی است اظہر واشہر دریں باب ایں صیغہ است **اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم وبارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید** بکی از علماء شافعیہ رحمہم اللہ تعالیٰ میگوید کہ ہر کہ بصیغہ صلوۃ تشہد درود فرستد بر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بتحقیق درود فرستادہ بروجہے کہ مامور شدہ ایست یقیناً ودریافت ثوابے کہ موعود است بر صلوۃ نبوی

Marfat.com

تحقیقا ولہذا اگر شخصے سوگند خورد کہ افضل صلوۃ بفرستد بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بری میشود از عہدہ ایں سوگند با تیان صلوۃ تشہد وامام النووی رحمہ اللہ تعالیٰ میگوید کہ باید کہ جمع کند آنچہ در احادیث صحیحہ از کیفیات مخصوصہ آمدہ است ہمہ را جمع کند و بخواند تا ثواب جمیع صیغ ماثورہ دریافتہ باشد وآں مجموع ایں ست الخ۔[1]

ترجمہ: صلوۃ کے وہ صیغے جو احادیث نبویہ میں وارد ہوئے اس میں شک نہیں کہ ان کے ساتھ صلوۃ بھیجنا افضل واحسن ہوگا اس وجہ سے کہ وہ صلوۃ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ شریفہ پر مشتمل ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ پھر تمام وارد صلوات سے افضل صلوۃ تشہد ہے یعنی وہ صیغہ جو نماز میں التحیات کے بعد پڑھتے ہیں اور وہ احادیث صحیحہ میں کیفیات مخصوصہ میں وارد ہوا چنانچہ وہ مذکور ہوں گی اور ہر ایک حصول مقصود میں کافی ووافی ہے اور اس باب میں اظہر واشہر یہ صیغہ ہے: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم وبارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید

حضرت امام سبکی رحمہ اللہ تعالیٰ جو علمائے شافعیہ رحمہم اللہ تعالیٰ سے ہیں فرماتے ہیں کہ جو شخص حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر ان صیغوں سے صلوۃ بھیجے جو التحیات کے بعد پڑھے جاتے ہیں بلا شک وشبہ اس نے یقیناً اس طور پر درود بھیجا جس طرح کہ وہ مامور کیا گیا ہے اور تحقیق اس نے وہ ثواب پالیا جس کا صلوۃ نبوی پر وعدہ دیا گیا ہے ولہذا اگر کوئی شخص قسم اٹھائے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افضل صلوۃ

[1] جذب القلوب الی دیار المحبوب ص ۱۹۲

Marfat.com

بھیجے گا تو وہ درود تشہد پڑھنے سے اس قسم کے عہدہ سے بری الذمۃ ہو جائے گا۔

حضرت امام النووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ صلوٰۃ بھیجنے والے کیلئے چاہیئے کہ احادیث صحیحہ میں جو کیفیات مخصوصہ آئی ہیں تمام کو جمع کرے اور پڑھے تاکہ تمام ماثورہ صیغوں کا ثواب حاصل کرے اور وہ تمام یہ ہیں الخ جذب القلوب الی دیار المحبوب کے صفحہ ۱۹۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

عارف باللہ امام ربانی شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ مزید لکھتے ہیں:

علماء را اقوال است در تعیین افضل صلوٰۃ و لا ادری این اختلاف بجہت ورود اثر است در شان ہر صیغہ کہ اطلاق افضلیت بداں کردہ اند یا بسبب اشتمال اوست بر کیفیت و کمیت فاضلہ و آنچہ در بعضے رسائل زیارت نوشتہ اند دہ قول است القول الاول افضل صلوٰۃ صلاۃ تشہد است چنانچہ اشارت بداں گذشت انتہیٰ[1]

ترجمہ: علماء کو افضل درود کے متعین کرنے کے بارے اقوال ہیں اور میں نہیں جانتا کہ یہ اختلاف انہوں نے ہر صیغہ کی شان میں اثر کے وارد ہونے کی وجہ سے کیا ہے یا اسکے کیفیت یا کمیت فاضلہ پر مشتمل ہونے کے سبب سے اور وہ جو بعض رسائل زیارت میں مذکور و مکتوب ہے صرف دس اقوال ہیں پہلا قول افضل صلوٰۃ صلاۃ تشہد ہے جس طرح کہ اس سے قبل اس کی طرف اشارہ کیا جا چکا ہے۔

دوسرا قول: اللھم صل علی محمد و علی ال محمد کلما ذکرہ الذاکرون و کلما سھی عنہ الغافلون۔

۱۔ جذب القلوب الی دیار المحبوب ص: ۱۹۵

Marfat.com

تیسرا قول: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما ھو اھلہ ومستحقہ

چوتھا قول: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما انت اھلہ

پانچواں قول: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد افضل صلواتک عدد معلوماتک

چھٹا قول: اللھم صل علی محمدن النبی الامی وعلی کل نبی وملک وولی عدد کلماتک التامات المبارکات۔

ساتواں قول: اللھم صل علی محمد عبدک و نبیک ورسولک النبی الامی وعلی ازواجہ وذریاتہ عدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک۔

آٹھواں قول: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد صلوۃ دائمۃ بدوامک۔

نواں قول: اللھم یارب محمد وال محمد صل علی محمد و ال محمد واجز محمدا ماھو اھلہ۔

دسواں قول: اللھم صل علی محمد وازواجہ امہات المومنین وذریتہ واھل بیتہ کما صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید۔

عارف باللہ شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ مزید لکھتے ہیں:

اختلاف کردہ اند در افضل صلوات اکثر برآنند کہ ہمیں صیغہ است کہ در نماز می خوانند کہ افضل حالات است تا آنکہ اگر کسے نذر کند یا یمین خورد کہ صلوۃ فرستم افضل

Marfat.com

صلوۃ وہی صیغہ بفرست از عہدہ برآید لے

ترجمہ: افضل صلوۃ میں علماء کرام کا اختلاف ہے اکثر علماء کا یہ مذہب ہے کہ افضل صلوۃ وہی صیغہ صلوۃ ہے جو نماز میں پڑھتے ہیں کیونکہ نماز کی حالت تمام حالتوں سے افضل ہے یہاں تک کہ اگر کوئی شخص اپنی قسم کے ساتھ نذر مانے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر افضل صلوۃ بھیجوں گا اور وہ اس صیغہ (جو نماز میں پڑھتے ہیں) سے صلوۃ بھیجے تو وہ اس سے عہدہ برآ یعنی بری الذمہ ہو جائے گا۔

معلوم ہوا درود ابراہیمی نماز کے علاوہ بھی افضل ہے اور نماز کے علاوہ بھی پڑھا جائے گا اور مذکورہ بالا علماء کرام فرماتے ہیں: درود ابراہیمی نماز میں افضل ہے نماز کے علاوہ وہ افضل نہیں اور نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے۔

قاضی شیخ یوسف بن اسماعیل النبہانی (۱۳۵۰ھ) رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قال قولوا اللهم صل علی محمد وعلی ال محمد الخ. وقال العلامة القسطلانی فی المواهب وقداستدل العلماء بتعليمه صلی الله عليه وسلم لاصحابه هذه الكيفية بعدسوالهم عنها انهاافضل كيفيات الصلاة عليه سلی الله عليه وسلم لانه لايختارلنفسه الاالاشرف الافضل ويترتب علی ذالک انه لوحلف ان يصلی علی النبی صلی الله عليه وسلم افضل الصلاة فطريق البران ياتی بذالک هكذا صوبه النووی فی الروضة بعدذكرحكاية الرافعی عن ابراهيم المروزی ۲

ترجمہ: جناب رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا یوں

۱۔ مدارج النبوۃ حصہ اول ص ۳۲۰ ۔ ۲۔ افضل الصلوات، ص ۵۷

Marfat.com

"اللهم صل علی محمد و علی ال محمد کما صلیت علی ابراهیم الخ" اور یہ کیفیت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کی تمام کیفیات سے افضل ہے اس وجہ سے کہ بلاشبہ وہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ذات مبارکہ کیلئے الاشرف الافضل کو ہی اختیار فرماتے ہیں او اسی پر مترتب ہوگا کہ اگر کوئی شخص قسم اٹھائے کہ وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افضل صلوٰۃ بھیجے گا تو قسم سے بری الذمہ ہونے کا طریق یہ ہے کہ وہ ایسے یعنی اس کیفیت "اللهم صل علی محمد و علی ال محمد کما صلیت علی ابراهیم الخ" سے صلوٰۃ بھیجے۔

ایسے ہی الامام النووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب الروضہ میں ابراہیم المروزی سے الرافعی کی حکایت کے بعد اس کی تصویب فرمائی یعنی درست قرار دیا۔

معلوم ہوا درود ابراہیمی نماز کے علاوہ بھی افضل درود ہے اور نماز کے علاوہ بھی پڑھا جائے گا اور مذکورہ بالا علماء کرام فرماتے ہیں درود ابراہیمی نماز میں افضل ہے نماز کے علاوہ افضل نہیں اور نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے۔

قاضی شیخ یوسف بن اسماعیل النبہانی المتوفی (۱۳۵۰ھ) رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

الصلوۃ الاولی وهی الصلوۃ التی جمع فیها جامع هذا لکتاب الکیفیات الواردة فی الاحادیث بالفاظها[۱]

ترجمہ: پہلی صلوٰۃ اور وہ صلوٰۃ ہے جس میں اس کتاب کے جامع نے احادیث مبارکہ میں وارد تمام کیفیات بالفاظها (ان کے الفاظ کے ساتھ) جمع کردی ہیں:

(۱) اللهم صل علی محمد و علی ال محمد کما صلیت علی

[۱] سعادۃ الدارین فی الصلوۃ علی سید الکونین، ص ۲۳۳

Marfat.com

ال ابراهيم وبارك على محمد وعلى ال محمد كما صليت على ابراهيم انك حميد مجيد

(۲) اللهم صل على محمد وعلى ال محمد كما صليت على ابراهيم وبارك على محمد وعلى ال محمد كما بارك على ال ابراهيم في العلمين انك حميد مجيد

(۳) اللهم صل على محمد النبي الامي وعلى ال محمد كما صليت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم وبارك على محمد النبي الامي وعلى ال محمد كما باركت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انك حميد مجيد

(۴) اللهم صل على ال محمد كما صليت على ال ابراهيم اللهم بارك على ال محمد كما باركت على ال ابراهيم

(۵) اللهم صل على محمد وعلى ال محمد كما صليت على ال ابراهيم انک حميد مجيد اللهم بارک على محمد وعلى ال محمد كما باركت على ال ابراهيم انک حميد مجيد

(۶) اللهم صل على محمدوعلى ال محمد كما صليت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انک حميد مجيد اللهم بارک على محمد وعلى ال محمد كما باركت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انک حميد مجيد

اسی طرح اس کتاب کے جامع (قاضی شیخ یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمہ

Marfat.com

میں ان سے چالیس کیفیت بیان فرمائیں اور فرمایا:

ھذہ الصلوۃ وردت عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی الاحادیث جمعتھا من القول البدیع للحافظ السخاوی ولم ازد فیھا شیئا فمن اراد ملازمۃ الصلوۃ علیہ بما ورد عنہ لفضلھا وزیادۃ ثوابھا فیلازم ھذہ[1]

ترجمہ: اور یہ صلوات شریفہ احادیث مبارکہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہوئی ہیں میں نے ان کو حافظ الامام سخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب القول البدیع سے جمع کیا ہے اور میں نے ان میں اپنی طرف سے کوئی زیادۃ (اضافہ) نہیں کیا تو جو شخص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد کیفیت سے صلوۃ کی ملازمت و پابندی کرنا چاہے اس وجہ سے کہ وہ (واردۃ کیفیت) افضل ہے اور اس کا ثواب زیادہ ہے وہ ان مذکورہ صلوات شریفہ کی ملازمت و پابندی کرے۔ اور اس کتاب سے جامع القاضی الشیخ یوسف بن اسمعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تیرہ[3] صلوات ذکر فرمائیں اور فرمایا: اما الاولی وھی الصلوۃ ابراھیمیۃ فقد صوب النووی وغیرہ انھا افضل کیفیات الصلوۃ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم وانہ لو حلف ان یصلی علیہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصلوۃ فطریق البر ان یاتی بھا قال الامام تقی الدین السبکی کما نقلہ عنہ ولدہ تاج الدین فی الطبقات ان من اتی بھا فقد صلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیقین وکان لہ الجزاء الوارد فی الاحادیث بیقین

1۔ سعادۃ الدارین فی الصلوۃ علی سید الکونین ص ۲۳۶

Marfat.com

وکل من جاء بلفظ غیرها فهو من اتیانه بالصلوٰۃ المطلوبۃ فی الشک لانہم قالوا کیف نصلی علیک قال قولوا اللھم صل علی محمد وعلی اٰل محمد کما صلیت علی ابراھیم الخ فجعل الصلوٰۃ علیہم منہم ھی قول ذا تم قال وکان لایبقی لسانہ عن الاتیان بھذہ الصلوٰۃ

ترجمہ: اور ان تیرہ صلوات میں سے پہلی صلوٰۃ وہ الصلوٰۃ ابراہیمیہ ہے اور حضرت الامام النووی وغیرہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کی تصویب فرمائی، اس کو صحیح و درست قرار دیا ہے کہ بیشک نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کی کیفیات میں سے یہ کیفیت سب سے افضل ہے اور اگر کسی شخص نے حلف اٹھائی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر افضل الصلوٰۃ بھیجے گا تو اس قسم سے بری الذمہ ہونیکا طریق یہ ہے کہ وہ الصلوٰۃ الابراہیمیہ پڑھے۔ الامام تقی الدین السبکی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جیسے کہ اسکو اس سے اس کے بیٹے تاج الدین السبکی نے الطبقات میں نقل فرمایا کہ جس شخص نے یہ صلوٰۃ، الصلوٰۃ ابراہیمیہ پڑھی اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یقیناً (یقین کے ساتھ) صلوٰۃ پڑھی اور صلوٰۃ پر جو جزاء ثواب احادیث مبارکہ میں وارد ہے وہ بالیقین اس کا حق دار ہوگیا، جس شخص نے اس کے علاوہ کسی دوسرے لفظ سے صلوٰۃ پڑھی وہ مطلوبہ صلوٰۃ کے پڑھنے سے شک میں رہے گا اس لئے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہم آپ پر صلوٰۃ کیسے بھیجیں تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں کہو:

اللھم صل علی محمد وعلی اٰل محمد کما صلیت علی

۱۔ سعادۃ الدارین فی الصلوٰۃ علی سید الکونین ص ۲۰۰

Marfat.com

ابراھیم الخ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف سے اپنے اوپر یعنی اپنی ذات پر صلوٰۃ اس قول:اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم الخ) ہی کو قرار دیا پھر حضرت تاج الدین السبکی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے والد حضرت الامام تقی الدین السبکی رحمہ اللہ تعالیٰ کی زبان اس صلوٰۃ (الصلوٰۃ ابراہیمیہ) کے پڑھنے سے خشک نہیں ہوتی تھی، تر رہتی تھیں۔

قارئین انصاف فرمائیں جو موجودہ دور کے بعض علماء کہتے ہیں کہ درود ابراہیمی نماز کے علاوہ نہیں پڑھنا چاہیے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ کسی بزرگ نے درود ابراہیمی نماز کے علاوہ نہیں پڑھا صحیح ہے یا غلط؟

معلوم ہوا درود ابراہیمی نماز کے علاوہ بھی افضل درود ہے اور نماز کے علاوہ بھی پڑھا جائے گا اور مذکورہ بالا علماء کرام فرماتے ہیں کہ درود ابراہیمی نماز میں پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے۔

واما الثانية فقد قال الحافظ ابن حجر كما في القول البديع والذي يرشد اليه الدليل ان البر يحصل بمافي حديث ابي هريرة بقوله صلى الله عليه وسلم من سره ان يكتال بالمكيال الاوفى اذا صل علينا اهل البيت فليقل اللهم صل على محمد النبي الامي وازواجه امهات المؤمنين وذريته واهل بيته كماصليت على ابراهيم انك حميد مجيد[1]

ترجمہ: اور دوسری صلوٰۃ تو الشیخ الحافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے

1۔ سعادة الدارين في الصلوة على سيدالكونين، ص ۲۴۰

Marfat.com

فرمایا جیسے کہ القول البدیع میں ہے اور وہ بات جس کی طرف دلیل رہنمائی کرتی ہے بیشک قسم سے بری الذمہ ہونا اس صلوۃ سے حاصل ہوگا جو حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارشاد عالی کی وجہ سے من سرہ ان یکتال بالمکیال الاوفی اذا صل علینا اھل البیت الحدیث۔ ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو پسند ہو کہ اسے پورا ناپ ملے یعنی جس شخص کو یہ بات اچھی لگے کہ وہ اپنے ثواب کا پیمانہ پورا پورا بھرے تو جب وہ ہم اہل بیت پر صلوۃ بھیجے اسے چاہیے کہ وہ یہ کہے: اے اللہ! اس نبی امی محمد اور اس کی بیویوں مومنوں کی ماؤں اور اس کی اولاد اور اس کے اہل بیت پر صلوۃ بھیج جیسے تو نے صلوۃ بھیجی ابراہیم پر بیشک تو حمد کیا ہوا بزرگ ہے اھ۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خاں حنفی بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سوال اور آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کا الجواب المبارک ملاحظہ فرمائیں:

سوال مسئلہ نمبر ۴۱۲ از امرتسر دفتر پولیس مرسلہ عبدالعزیز ہیڈ کانسٹیبل ۲ صفر المظفر ۱۳۳۲ھ بعد سلام علیک حضور کی خدمت میں میری عرض یہ ہے کہ مجھے درود شریف جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اس کی یا کسی دوسرے درود شریف کی جو سب درودوں سے افضل ہو اجازت فرمائیں، مجھے درود شریف یا کلمہ شریف یا استغفار پڑھنے کا نہایت شوق ہے۔ خدا حضور کو اجر دے گا میں عام طور پر راستہ میں چلتا ہوا و دیگر بازار وغیرہ جلسہ میں بھی پڑھتا ہوں مجھے عام طور پر درود شریف ہر جگہ پڑھنے کی اجازت ہے یا

Marfat.com

نہیں؟ حضور برائے مہربانی تحریر فرمائیں میں ہر وقت وظیفہ رکھنا چاہتا ہوں یہ آیۃ کریمہ کا یا کوئی دوسرا یہ اسلئے کہ محبت خدا اور رسول کی پورے طور پر حاصل ہو جائے۔ جناب مہربانی کرکے ضرور بالضرور مجھے آگاہ کردیں درود شریف یا کلمہ شریف اور استغفار کی نسبت ضرور بالضرور تحریر فرمائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ تحریر حضور پر عملدرآمد ہوگا۔

الجواب: سب درودوں سے افضل درود وہ ہے جو سب اعمال سے افضل یعنی نماز میں مقرر کیا گیا ہے درود شریف راہ چلتے بھی پڑھنے کی اجازت ہے جہاں نجاست پڑی ہو وہاں رک جائے اور بہتر یہ ہے کہ ایک وقت معین کرکے ایک عدد مقرر کرلے کہ اس قدر باوضو دوزانو، ادب کے ساتھ مدینہ طیبہ کی طرف منہ کرکے روزانہ عرض کیا کرے جسکی مقدار سو بار سے کم نہ ہو زیادہ جس قدر نباہ سکے بہتر ہے۔ علاوہ اس کے اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے باوضو بے وضو ہر حال میں درود جاری رکھے، اور اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ ایک صیغہ خاص کا پابند نہ ہو بلکہ وقتاً فوقتاً مختلف صیغوں سے عرض کرتا رہے کہ حضور قلب میں فرق نہ ہو درود شریف اور کلمہ طیبہ اور استغفار ان سب کی کثرت نہایت محبوب و مطلوب ہے۔ کلمہ طیبہ کو افضل الذکر فرمایا اور یہ کہ اللہ عزوجل تک اس کے پہنچنے میں کوئی روک نہیں اور استغفار کیلئے فرمایا شادمانی ہے اسے جو اپنے نامہ اعمال میں استغفار بکثرت پائے اور اپنے تمام اوقات کو درود شریف میں صرف کر دینے کو فرمایا کہ ایسا کرے گا تو اللہ تیرے سب کام بنادے گا اور تیرے گناہ معاف فرما دے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم [1]

---

(۱) فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۱۸۲، ۱۸۳ رضا فاؤنڈیشن، لاہور

Marfat.com

صلوٰۃ کو سلام سے الگ کرنا
یعنی سلام کے بغیر صلوٰۃ بھیجنا

عارف باللہ شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

(فائدہ) و باید کہ در لفظ و کتابت سلام را بصلوٰۃ ضم کند و امام نووی مکروہ داشتہ افراد صلوٰۃ را از سلام زیرا کہ امر بہر دو واقع شدہ و در فتح الباری گفتہ کہ مکروہ آنست کہ افراد صلوٰۃ کند و سلام نہ فرستد اصلاً اما اگر صلوٰۃ بفرستد در وقتی و سلام گوید در وقتی دیگر اخلال بامتثال امر ندارد کذافی المواہب[1]

ترجمہ: چاہئے کہ پڑھنے اور لکھنے میں صلوٰۃ کے ساتھ سلام کو ملائے اور حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ کو سلام سے الگ کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔ اس لئے کہ امر الٰہی ہر دونوں کے ساتھ واقع ہوا ہو اور فتح الباری شرح صحیح البخاری میں فرمایا کہ مکروہ وہ صورت ہے کہ صرف صلوٰۃ بھیجے اور سلام بالکل نہ بھیجے اور اگر ایک وقت میں صلوٰۃ بھیجے اور کسی دوسرے وقت میں سلام عرض کرے تو وہ دونوں حکموں کو بجالانے میں کوتاہی کرنے والا نہ ہوگا۔ وکذا المواھب

شیخ الاسلام الحافظ احمد بن حجر عسقلانی شارح بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

واستدل بہ علی ان افراد الصلوۃ عن التسلیم لایکرہ و کذا لعکس لان تعلیم السلام تقدم قبل تعلیم الصلوۃ کما تقدم فافراد التسلیم مدۃ فی التشھد قبل الصلوۃ علیہ وقد صرح النووی بالکراھۃ

---

[1] مدارج النبوت جلد اول ص: ۳۲۴

Marfat.com

واستدل بورود الامر بهما معافی الاية وفيه نظر نعم يكره ان يفرد الصلوة ولا يسلم اصلا اما لو صلى في وقت وسلم في وقت اخر فانه يكون ممتثلا۔

ترجمہ: اس حدیث سے اس پر استدلال کیا گیا کہ صلوٰۃ کو سلام سے الگ کرنا مکروہ نہیں اور ایسے ہی اس کا عکس یعنی سلام کو صلوٰۃ سے الگ کرنا۔ اس لئے کہ سلام کی تعلیم صلوٰۃ کی تعلیم سے پہلے ہو چکی تھی جیسے کہ گذرا تو ایک مدت التشہد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کے بغیر صرف سلام پڑھا گیا ہے الخ الامام النووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی صراحت فرمائی اور انہوں نے الآیۃ میں ان دونوں کے اسلام کے وارد ہونے سے استدلال کیا۔ شیخ الاسلام الحافظ احمد ابن حجر العسقلانی شارح صحیح البخاری فرماتے ہیں اس میں نظر و کلام ہے ہاں مکروہ وہ صورت ہے کہ کوئی شخص صرف صلوٰۃ پڑھے اور سلام بالکل نہ پڑھے اور اگر ایک وقت میں صلوٰۃ پڑھے اور کسی دوسرے وقت میں سلام پڑھے تو وہ ان دونوں حکموں کو بجا لانے والا ہوگا۔

الامام العلامہ الحافظ شمس الدین محمد ابن عبد الرحمن السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ المتوفی بالمدینہ نے فرمایا:

افراد الصلوة عن التسليم لا يكره وكذا العكس

تنبيه استدل بحديث كعب وغيره مما سياتي على ان افراد الصلوة عن التسليم لا يكره وكذا العكس لان تعليم السلام تقدم قبل تعليم الصلوة فافرادالتسليم مدة في التشهد قبل الصلوة عليه وقد

فتح الباری شرح صحیح البخاری الجزء الحادی عشر طبع بیروت ص ۱۶۰

Marfat.com

صرح النووی رحمہ اللہ تعالیٰ فی الاذکار وغیرہ بالکراھۃ واستدل بورود الامر بھما معا فی الآیۃ قال شیخنا وفیہ نظر نعم یکرہ ان یفرد الصلوۃ ولا یسلم اصلا اما لو صلی فی وقت وسلم فی وقت آخر فانہ یکون ممتثلا انتہی وقد کان عبدالرحمن بن مہدی یستحب ان یقول صلی اللہ علیہ وسلم ولا یقول علیہ السلام لان علیہ السلام تحیۃ الموتی رواہ ابن بشکوال وغیرہ واللہ الموفق (۱)

ترجمہ: درود کو سلام سے الگ کرنا مکروہ نہیں اور ایسے ہی اس کا عکس حضرت کعب وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی حدیث سے جو کہ قریب آئے گی اس پر استدلال کیا ہے کہ درود کا سلام سے الگ کرنا مکروہ نہیں اور ایسے ہی اس کا عکس اس لئے کہ سلام کی تعلیم درود کی تعلیم سے پہلے ہو چکی تھی تو ایک مدت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سے قبل تشہد میں صرف سلام پڑھا جاتا رہا اور حضرت الامام النووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اذکار وغیرہ میں اسکے مکروہ ہونے کی صراحت فرمائی اور انہوں نے الآیۃ الکریمہ ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما میں صلوۃ وسلام دونوں کا حکم وارد ہونے سے استدلال فرمایا ہمارے شیخ الحافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور اس میں نظر وکلام ہے ہاں مکروہ یہ صورت ہے کہ کوئی صرف صلوۃ بھیجے اور سلام بالکل نہ بھیجے اور اگر ایک وقت میں درود بھیجے اور کسی دوسرے وقت میں سلام بھیجے تو بلاشبہ وہ ان دونوں حکموں کو بجا لانے والا ہوگا، اور عبدالرحمن بن مہدی رحمہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے وقت صلی اللہ علیہ وسلم کہنا مستحب قرار دیتے تھے اور علیہ السلام نہیں کہتے تھے کیونکہ

(۱) القول البدیع ص ۲۶

Marfat.com

علیہ السلام مروی نہیں ہے۔ اس کو ابن بشکوال وغیرہ نے روایت کیا، اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے۔

عارف باللہ شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث الدہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

"باید کہ بعد ہر صیغہ از صیغ صلوٰۃ کہ خالی است از ذکر سلام این کلمہ ضم کند السلام علیک ایہا النبی الکریم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ زیرا کہ ذکر صلوٰۃ بے سلام پیش اکثر علماء مکروہ است اخذا من ظاہر قولہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اگرچہ بعض علماء مراد کراہت آں سخن بودہ باشد ولیکن بودن آں خلاف اولیٰ متفق علیہ است، وآں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم با صیغہ صلوٰۃ ذکر نہ فرمودہ از جہت علم صحابہ است بداں رضی اللہ عنہم۔ چنانچہ در حدیث آمدہ است کہ صحابہ پیش آنحضرت آمدند وگفتند کہ تحقیق دانستیم ما یا رسول اللہ کیفیت سلام فرستادند برتو ومراد ایشان برصیغہ سلام آں است کہ در تشہد نماز است اکنوں صلوٰۃ برتو چگونہ فرستیم؟ فرمود بگوئید: اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد الحدیث بریں قیاس اقتصار بر سلام تنہا نیز مکروہ یا خلاف اولیٰ خواہد بود۔"[1]

ترجمہ: صلوٰۃ کے صیغوں میں سے ہر اس صیغہ کے بعد جو ذکر سلام سے خالی ہو یہ کلمہ السلام علیک ایہا النبی الکریم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ملالینا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اس قول: یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ط کے ظاہر سے استدلال کرتے ہوئے اکثر علماء کے نزدیک صلوٰۃ بغیر ذکر سلام مکروہ

۱۔ جذب القلوب الی دیار المحبوب، ص ۱۹۴، ۱۹۵

Marfat.com

ہے۔ اگرچہ بعض علماء کو اس کے مکروہ ہونے میں کلام واحتمال ہے۔ لیکن اس کا خلاف اولیٰ ہونا متفق علیہ ہے تاکہ اس کلمہ السلام علیک ایہا النبی کے ساتھ ملالینے سے جن علماء کے نزدیک صلوۃ بغیر ذکر سلام مکروہ ہے ان کے نزدیک بھی مکروہ نہ رہے اور خلاف اولیٰ بھی نہ رہے۔ اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صلوۃ کے صیغہ کے ساتھ سلام کا ذکر نہ فرمایا وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس کا علم ہونے کی وجہ سے، جس طرح کہ حدیث شریف میں آیا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ بے شک ہم نے آپ پر سلام بھیجنے کی کیفیت کو تو جان لیا اور صیغہ سلام سے ان کی مراد وہ ہے جو نماز کے تشہد میں ہے اب آپ پر صلاۃ کس طرح بھیجیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قولوا اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد الحدیث یوں کہو: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید۔ اس پر قیاس کی بناء پر تنہا سلام پر اقتصار بھی مکروہ یا خلاف اولیٰ ہوگا۔

عارف باللہ الشیخ محقق عبدالحق محدث الدہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

جن علماء کے نزدیک ذکر صلوٰۃ بغیر سلام کے مکروہ ہے ان کا اخذ واستدلال اللہ تعالیٰ کے اس قول: ''یا ایھاالذین امنو اصلوا علیه وسلمو اتسلیما'' کے ظاہر سے ہے جیسا کہ الشیخ المحقق رحمہ اللہ تعالیٰ کی عبارت میں گزرا، اخذا من ظاہر قولہ

Marfat.com

تو ان کا یہ اخذ و استدلال واقعتاً صحیح نہیں۔ الشیخ القاضی یوسف بن اسمٰعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ اخذا من ظاہر قولہ تعالیٰ یایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما کا مطلب بیان فرماتے ہیں ولیس اخذا صحیحا کما یظہر بادنی تامل انتہی[1] اور یہ اخذ و استدلال صحیح نہیں ہے ادنیٰ تامل (توجہ) سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے۔

القاضی الشیخ یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

المسألة الخامسة فی حکم افراد الصلاة عن السلام علیه صلی الله علیه وسلم استدل بحدیث کعب وغیره علی ان افراد الصلاة والتسلیم لایکره وکذا العکس لان تعلیم التسلیم تقدم قبل تعلیم الصلاة فافرد التسلیم مدة فی التشهد قبل الصلوة علیه وقد صرح النووی رحمه الله تعالی فی الاذکار وغیره بالکراهة واستدل بورود الامر بهما معا فی الآیة قال السخاوی قلت والظاهر ان محل ذلک فیما لم یرد الاقتصار علی الصلاة فیه کالقنوت علی ان شیخنا یعنی الحافظ بن حجر توقف فی اطلاق الکراهة فقال وفیه نظر نعم یکره ان یفرد الصلوة ولا یسلم اصلا اما لو صلی فی وقت وسلم فی وقت اخر فانه یکون ممتثلا اهـ[2]

ترجمہ: پانچواں مسئلہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کو سلام سے الگ کرنے کے حکم کے بیان میں حضرت کعب وغیرہ رضی اللہ عنہم کی روایت کردہ حدیث سے استدلال کیا گیا ہے کہ صلوٰۃ کو سلام سے الگ کرنا مکروہ نہیں ہے اور اسی طرح اس کا

---

(۱) سعادۃ الدارین ص ۵۳　　(۲) ایضاً ص ۵۲

Marfat.com

عمل یعنی سلام کا صلوۃ سے الگ کرنا بھی مکروہ نہیں اس لئے کہ سلام کی تعلیم صلوۃ کی تعلیم سے پہلے ہوچکی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوۃ سے قبل ایک مدت تک تشہد میں صرف سلام پڑھا جاتا رہا اور حضرت الامام النووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اذکار وغیرہ میں اس کے مکروہ ہونے کی تصریح فرمائی اور انہوں نے الآیۃ المبارکۃ میں صلوۃ وسلام کا اکٹھا حکم وارد ہونے سے استدلال کیا۔

الامام الحافظ السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں کہتا ہوں ظاہر ہے کہ اس کے مکروہ ہونے کا محل وہ ہے جہاں صلوۃ پر اقتصار وارد نہیں ہوا (اور جہاں صلوۃ پر اقتصار وارد ہوا وہ کراہت کا محل نہیں) جیسے قنوت علاوہ ازیں ہمارے شیخ یعنی الحافظ احمد ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صلوۃ کے سلام سے الگ ہونے کی کراہت کے مطلق عام ہونے میں توقف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ مطلقاً کراہت کا قول کرنے میں نظر واضح ہے ہاں اگر کوئی شخص صرف صلوۃ بھیجتا رہے اور سلام کبھی نہ بھیجے تو یہ مکروہ ہے لیکن اگر کوئی ایک وقت میں صلوۃ بھیجے اور کسی دوسرے وقت میں سلام بھیج لے تو وہ دونوں حکموں کو بجالانے والا ہوگا (یہ مکروہ نہیں ہوگا)۔

Marfat.com

اختلاف کراہت کا محل وہ ہے جہاں صلوٰۃ پر اختصار وارد نہیں ہوا اور جہاں وارد ہوا وہ کراہت کا محل نہیں جیسے درود ابراہیمی اور قنوت

القاضی الشیخ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

قال ویکرہ افراد الصلاۃ عن السلام وعکسہ کما نقلہ النووی رحمہ اللہ تعالی عن العلماء لورود الامر بہما فی الایۃ وفی حاشیۃ العلامۃ البجیرمی علی الخطیب ان محل ذالک فی غیر ما ورد عن الشارع کالصلاۃ الابراھیمیۃ فلا یقال ان افراد الصلوۃ فیہا مکروہ[1]

ترجمہ: الشیخ الحافظ احمد ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور صلوٰۃ کو سلام سے الگ کرنا اور اس کا عکس مکروہ ہے جیسا کہ الامام النووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے علماء سے نقل فرمایا کیونکہ آیۃ میں دونوں سے متعلق حکم وارد ہوا اور الخطیب پر العلامۃ البجیرمی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حاشیہ میں ہے اس کا یعنی کراہت کا محل اس کے علاوہ ہے جہاں شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وارد ہوا اور جہاں شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے صلوٰۃ بغیر سلام کے وارد ہوا وہ محل کراہت نہیں جیسے الصلوٰۃ الابراہیمیہ تو نہ کہا جائے گا کہ یہاں صلوٰۃ کا سلام سے الگ کرنا مکروہ ہے۔

القاضی الشیخ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ مزید لکھتے ہیں:

قال السخاوی قلت والظاهر ان محل ذالک فی مالم یرد

[1] افضل الصلوات علی سید السادات ص ۱۳

Marfat.com

الاقتصار علی الصلوۃ فیہ کا لقنوت۔[1]

ترجمہ: الامام الحافظ السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں کہتا ہوں اور یہ بے کیا کہ (صلوۃ بغیر سلام کے مکروہ ہونے سے اختلاف کا محل) وہ ہے جہاں صلوۃ پر اقتصار وارد نہیں ہوا اور جہاں وارد ہوا وہ کراہت کا محل نہیں جیسے قنوت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں صلوۃ پر اقتصار وارد ہوا کہ قنوت کے آخر میں ہے وصلی اللہ علی النبی محمد۔ ترجمہ: اور اللہ اس نبی محمد پر صلوۃ بھیجے۔

القنوت:

عن حسن بن علی قال علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہؤلاء الکلمات فی الوتر قال قل اللھم اھدنی فیمن ھدیت و عافنی فی من عافیت وتولنی فیمن تولیت وبارک لی فی مااعطیت وقنی شر ما قضیت انک تقضی ولا یقضی علیک وانہ لایذل من والیت ولا یعزمن عادیت تبارکت ربنا وتعالیت نستغفرک ونتوب علیک وصلی اللہ علی النبی محمد۔[2]

ترجمہ: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر میں ان کلمات کی تعلیم فرمائی فرمایا کہو اے اللہ مجھے ہدایت دے ان میں جن کو تو نے ہدایت دی اور مجھے عافیت دے ان میں جن کو تو نے عافیت دی اور میرا والی اور کارساز بن ان میں جن کا تو والی و کارساز بنا اور مجھے برکت دے اس میں جو تو نے مجھے عطا کیا اور اس کے شر سے مجھے بچا جو تو نے میرے

۱۔ سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین ص ۳۵

۲۔ سنن النسائی جلد ۱ ص ۲۵۲

Marfat.com

سے مقدر کیا اور بیشک تیرا حکم سب پر چلتا ہے اور تجھ پر کسی کا حکم نہیں چلتا اور بے شک وہ تیرا ذلیل نہیں ہوتا جس کا تو والی و مددگار بنا اور وہ تیرا عزت نہیں پاتا جس کا تو دشمن بنا تو بڑی برکت والا ہے اے ہمارے رب اور تو ہی سب سے بلند و بالا ہے ہم تجھ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور تیری طرف توبہ و رجوع کرتے ہیں اور اللہ اس نبی محمد پر صلوۃ بھیجے۔

ذکر مبارک کے وقت صیغہ صلی اللہ علیہ وسلم کا التزام انتہائی خوبصورت، مختصر اور مقصد کو پورا کرنے والا ہے

حضرت شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

واز عادات اکثر مصنفات عجم است کہ در ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بذکر علیہ السلام اقتصار کنند و در کتب عرب کمتر ازیں قول یافتہ و آنچہ اتفاق مصنفین از متقدمین و متاخرین وقوع یافتہ در کتب از التزام صیغہ صلی اللہ علیہ وسلم در غایت حسن ایجاز و ایفائے مقصود واقع شدہ است و مانکہ قصد اقتصار باعث بر عدم ذکر و علی الہ شدہ ولہذا زیادۃ ایں کلمہ در لفظ و کتابت احسن و اولیٰ است[1]

ترجمہ: اور اکثر عجمیوں کی کتابوں کے مصنفین کی عادت ہے کہ وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت صیغہ علیہ السلام پر اقتصار کرتے ہیں اور عربوں کی کتابوں میں اس قول "علیہ السلام" سے بہت کم پایا جاتا ہے اور وہ جو متقدمین اور متاخرین مصنفین رحمہم اللہ تعالیٰ کا ان کی کتابوں میں اتفاق واقع ہوا کہ انہوں

---

[1] جذب القلوب الی دیار المحبوب ص ۱۹۵

Marfat.com

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت جو صلی اللہ علیہ وسلم کا التزام فرمایا وہ انتہائی خوبصورت اختصار اور مقصود کو پورا کرنے والا ہے اور شیخ صلی اللہ علیہ وسلم کا بجائے اس کی قسم اختصار ... اور ... ہیں اس کلمہ (صلعم) لکھ ... انتہائی بری بات ہے۔

القاضی الشیخ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

ونقل بعضهم عن الشيخ عبدالحق الدهلوي انه قال في كتابه جذب القلوب الى ديار المحبوب ومن عادة اكثر العجم الاقتصار على قولهم عليه السلام وذالك في كتب العرب قليل وما اتفق عليه المصنفون من المتقدمين والمتاخرين في كتبهم من ايراد صيغة صلى الله عليه وسلم في غاية الحسن والاعجاز وايفاء المقصود اذ وهي اولى من قولهم عليه الصلوة والسلام لخلو هذه من ذكر الله تعالى صراحة [1]

ترجمہ: بعض علماء نے الشیخ عبدالحق الدہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے اپنی کتاب "جذب القلوب الی دیار المحبوب" میں فرمایا اور اکثر عجمیوں کی عادت ہے وہ اپنے قول علیہ السلام پر اکتفا کرتے ہیں اور یہ عربوں کی کتابوں میں قلیل ہے اور جس پر متقدمین اور متاخرین مصنفین رحمہ اللہ تعالیٰ نے اتفاق فرمایا ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت اپنی کتابوں میں صیغہ صلی اللہ علیہ وسلم کا التزام فرمایا وہ حسن اور اختصار اور مقصود کو پورا کرنے کی (غایت)

---

۱ سعادت الدارین فی الصلوۃ علی سید الکونین ص ۵۳

الغرض سب احادیث صیغہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قول علیہ الصلوۃ والسلام سے بہت سا ان کے بعد قول علیہ الصلوۃ والسلام ... اللہ تعالیٰ سے ذکر سے خالی ہے۔

نماز کے علاوہ صیغہ طلب (اللھم صل علی محمد و علی ال محمد) سے صلوۃ بھیجنا صیغہ خبر (صلی اللہ علیہ وسلم) سے صلوۃ بھیجنے سے افضل ہے کیونکہ تشہد کے بعد یہی وارد ہے تو محدثین کرام نے کتب حدیث میں صیغہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں استعمال فرمایا؟

حضرت القاضی الشیخ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ جواب میں لکھتے ہیں

ثم قال فی الفصل الثالث منه والاتیان خارج الصلوۃ بصیغة الطلب افضل من صیغة الخبر لانها الواردۃ عقب التشهد واختیار المحدثین لها خبرا لانه مما امرنا به من تحدث الناس بما یعرفون اذ کتب الحدیث یجتمع عند قراءتها اکثر العوام فخیف ان یفهموا من صیغة الطلب ان الصلوۃ علیه لم توجد من الله سبحانه فاتی بصیغة یتبادر الی افهامهم منها الحصول وهی مع ابعادهم من هذه الورطة متضمنة للطلب الذی امر به انتهی[1]

حضرت علامہ شیخ الاسلام الحافظ احمد بن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب

۱۔ سعادۃ الدارین فی الصلوۃ علی سید الکونین، ص ۵۳، ۵۴۔

Marfat.com

الدر المنضود کی تیسری فصل میں فرمایا اور نماز کے علاوہ صیغہ طلب (اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد اھ) کے ساتھ صلوۃ بھیجنا صیغہ خبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ صلوۃ بھیجنے سے افضل ہے۔ کیونکہ التشہد کے بعد وہی وارد ہے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر محدثین کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے کتب حدیث میں صیغہ خبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کیوں استعمال فرمایا۔ اس کا جواب دیا جاتا ہے کہ ہمیں حکم فرمایا گیا ہے کہ لوگوں سے اس طور پر بات کریں کہ وہ سمجھیں کیونکہ کتب حدیث جب پڑھی جاتی ہیں ان کے سننے کے لئے اکثر عوام اکٹھے ہو جاتے ہیں عوام کا اجتماع ہوتا ہے اور صیغہ طلب کے استعمال سے اس بات کا خوف ہے کہ وہ یہ نہ سمجھیں کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کی طرف سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ نہیں پائی گئی اس لئے وہ صیغہ استعمال کیا گیا جس سے ان کے ذہنوں میں یہ بات جلد بیٹھ جائے کہ رحمت خداوندی کا حصول ان کی طلب رحمت سے پہلے ہی انہیں حاصل ہے اور وہ صیغہ عوام و اس کے آداب (ورد) سے دور رہنے کے ساتھ ساتھ اس طلب کو متضمن ہے جس کا ہمیں حکم فرمایا گیا۔

قارئین کرام ان الفاظ پر غور فرمائیں نماز کے علاوہ صیغہ طلب (اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد الخ) کے ساتھ صلوۃ بھیجنا صیغہ خبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ صلوۃ بھیجنے سے افضل ہے کیونکہ التشہد کے بعد وہی وارد ہے۔

درود شریف کیلئے منصوص ہونا ضروری نہیں

عارف باللہ شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

در حدیث آمدہ است اذا صلیتم علی فاحسنوا الصلوۃ بعضے از مفسران در تفسیر ایں آیہ گفتہ اند وقولوا للناس حسنا مراد بہ ناس محمد است صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم و مراد بقول حسن صلوۃ بروے وسدی کہ از علما تفسیر ست از جماعت صحابہ وغیرہ ایشاں رضی اللہ عنہم نقل کردہ کہ ہر کہ را حق سبحانہ وتعالیٰ بیان شافی وقوۃ تعبیر از الفاظ فصیحہ عطا کنند و بداں اظہار آیات شرف وعظمت نبوی یا انشاء صلوۃ وتسلیمات مصطفوی نماید از سالکان مسلک سنی و عارفان قدر ایں نعمت سنی گردد از ممتثلان ایں امر عالی خواہد بود و معتمد اختلاف در افضلیت بعضی صیغ صلوۃ ایں حدیث تواند بود و بناء علیہ اکابر سلف و خلف انشاء صیغ بلیغہ وکلمات بالغہ از صلوۃ مطابق آنچہ ماثور است نمودہ اند و بعضے از انہا در یخانہ کو میگردد اھ

ترجمہ حدیث شریف میں آیا ہے: اذا صلیتم علی فاحسنو الصلوۃ یعنی جب تم مجھ پر درود بھیجو تو اسے خوبصورت انداز میں بھیجو بعض مفسرین نے اس آیۃ وقولوا للناس حسنا کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ ناس سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور قول حسن سے مراد ان پر صلوۃ (درود شریف) ہے اور سدی جو علما تفسیر میں سے ہیں نے حضرات جماعت صحابہ وغیرہم رضی اللہ عنہم سے نقل فرمایا ہے کہ جس شخص کو حق سبحانہ وتعالیٰ بیان شافی اور معانی صحیحہ کو الفاظ فصیحہ کے ساتھ تعبیر کی قوت عطا فرمائے اور وہ اس سے آیات شرف وعظمت نبویہ کا اظہار یا صلوۃ وتسلیمات مصطفوی کا انشاء بلیغانہ کرے اور اس مسلک سنی کے سالکوں اور اس مبارک خوش گوار نعمت کی قدر کے عارفوں میں سے ہو وہ اس امر عالی کو بجالانے والوں میں سے ہوگا اور صلوۃ کے بعض صیغوں کی افضلیت میں اختلاف کا معتمد یہ حدیث ہو سکتی ہے اس بناء پر اکابر سلف و خلف نے ماثورہ و منقولہ الفاظ کے مطابق بلیغہ صیغے اور بالغہ کلمات انشاء فرمائے

ا۔ جذب القلوب الی دیار المحبوب، ص: ۱۹۵

Marfat.com

ہیں میں سے بعض اس جگہ یعنی اس کتاب میں مذکور ہوں گے ان میں سے اللھم صل علی سیدنامحمد السابق للخلق نورہ الرحمۃ للعالمین ظهورہ عدد مامضی من خلقک ومابقی ومن سعد منھم [1]

حضرت الشیخ یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

باب الثامن فی کیفیات الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ممالم یذکر فی کتابی افضل الصلوات اوذکر بعضہ بکیفیہ احری علی غیرا سلوب ھذہ الکیفیات

قال الحافظ السخاوی قدرویناعن ابن مسدی مانصہ وقدروی فی کیفیۃ الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم احادیث کثیرۃ وذھب جماعۃ من الصحابۃ فمن بعدھم الی ان ھذا الباب لایوقف فیہ مع المنصوص وان من رزقہ اللہ بیانا فابان عن المعانی بالالفاظ الفصیحۃ المبانی الصریحۃ المعانی ممابعرب عن کمال شرفہ صلی اللہ علیہ وسلم وعظیم حرمتہ کان ذالک واسعا واحتجوا بقول ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ احسنو الصلوۃ علی نبیکم فانکم لاتدرون لعل ذالک یعرض علیہ ثم اورد بعض الکیفیات الواردۃ وقال عقبھا وھذہ الکفیات من ھذالوجہ تدل علی انھا توقیف لامن قبیل المروی تبوارد الروایات وشھادت احتلاف اکثر ھا فی تنویع الکیفیات ولاخلاف ان من صلی علی النبی صلی

---

[1] باقی درود شریف جذب القلوب الی دیار المحبوب ص ۱۹۲ پر ملاحظہ فرمائیں

Marfat.com

الله علیه وسلم بکیفیة من الکیفیات المرویة الصحیحة الروایة عنه صلی الله علیه وسلم فی ذالک فقدادی فرض الصلوة علیه صلی الله علیه وسلم وهذاالاجماع یشهد انها علی التخییر ویجب عنداهل النظر ان یتخیر الانسان للصلوة علیه صلی الله علیه وسلم اصحها اسنادا اومن اصحها اسنادا تمهامعنی ولاخلاف ان من استوفی فی الصلوة علیه ونالع فقد احسن فی اداء ماوجب علیه علی اختلافهم فی التکرار و محل الوجوب ممالیس هذا موضع تفصیله[1]

ترجمہ: آٹھواں باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ کی ان کیفیات کے بارے جو میری کتاب افضل الصلوات میں ذکر نہیں کی گئیں یا اس کی بعض کے بارے جو ان کیفیات سے طریقے کے علاوہ دوسری کیفیت سے ذکر کی گئیں۔

الحافظ السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے ابن مسدی سے وہ بات روایت کی جس کی انہوں نے نص فرمائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی کیفیت کے بارے بہت احادیث روایت کی گئی ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت اور انکے بعد والوں کا مسلک اس بارے یہ ہے کہ اس باب میں منصوص پر توقف نہیں کیا جائے گا بلکہ اللہ تعالیٰ نے جسے بیان (ملکہ) عطا فرمایا ہے کہ وہ معانی کو الفصیح المبانی اور الصریح المعانی الفاظ سے بیان کرے جن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال شرف اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم حرمت وتعظیم کا اظہار ہو وہ واسع ہوگا اور انہوں نے (اپنے اس دعویٰ پر) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول سے

[1] سعادت الدارین فی الصلوۃ علی سیدالکونین، ص: ۲۳۲۔

Marfat.com

استدلال کیا گیا ہے کہ تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خوبصورت اور احسن انداز سے درود بھیجو
تمہیں معلوم نہیں شاید وہ (درود) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں پیش کیا جا
ئے۔ پھر امام سخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کئی کیفیات درود نقل کیں اور اس کے
بعد فرمایا کہ یہ کیفیات اس وجہ (طریقے) سے اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ہر ایک
روایت کے وارد ہونے کے ساتھ مروی کے قبیل سے نہیں اور اثر روایت کا کیفیت
کے انواع میں مختلف ہونا بھی اس کی شہادت (دلیل) ہے اور اس میں خلاف نہیں کہ
جس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کیفیات سے جو اس باب میں آپ صلی اللہ علیہ
وسلم سے بروایت صحیحہ مروی ہیں کسی کیفیت کے ساتھ درود بھیجا تو اس نے آپ صلی
اللہ علیہ وسلم پر فرض صلوٰۃ (درود) بھیجنے کا فرض ادا کر دیا اور یہ اجماع اس پر دلیل ہے
کہ یہ کیفیات اختیاریہ ہیں اور اہل نظر کے ہاں ضروری ہے کہ انسان نبی صلی اللہ علیہ
وسلم پر صلوٰۃ کیلئے وہ کیفیت اختیار کرے جو اسناد یعنی سند کے لحاظ سے زیادہ صحیح ہو اور
جو کیفیت سند کے اعتبار سے زیادہ صحیح ہوگی وہ معنی کے اعتبار سے زیادہ تام و کامل ہو
گی۔

حضرت القاضی الشیخ یوسف ابن اسماعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

ثم نقل عن كتاب الفتح الرباني مانصه وقول القائل اللهم
صل وسلم على محمد وعلى ال محمد صلوة يصدق عليها مطلق
الاحاديث الصحيحة فيستحق فاعلها ماورد من الانابة على مطلق
الصلوة وليس من شرط ذالک ان تكون الصلوة التي يفعلها العبد
على صفة يثبت عنه صلى الله عليه وسلم بل المعتبر صدق اسم

Marfat.com

الصلوة المامور بها عليها وان كانت الصلوة التي ورد بها التعليم اتم واكمل وافضل لكن ذالك لايستلزم ان يكون غيرها من الصلوة غير ذاتية بحيث ان [illegible] صلى الله عليه وسلم من الاجر [illegible] ورغب فيه يحصل له الترغيبات المطلقة صادقة على تلك الصلوة المطلقة والصلوة المذكورة فرد من الافراد وصنف من الصنفات ولامانع من ان يكتب الله للعبد المصلي باحدى تلك الصلوات الثابتة عنه صلى الله عليه وسلم بطريق التعليم زيادة على ماكتبه لمن صلى بغيرها ولكن تلك الزيادة غير مانعة من استحقاق الاصل المزيد عليه بمجرد فعل مايصدق عليه انه صلوة كالصلوة المسئول عنها مثلا وورد من حديث انس عندالنسائي من صل على صلوة واحدة صلى الله عليه عشر صلوات الحديث وفي حديث ابي طلحة عندالنسائي الاصليت عليه عشرا وسلمت عليه عشرا وعندالترمذي عن ابن مسعود اولى الناس بي يوم القيامة اكثرهم على صلوة . ولاشك ان فاعل الصلوة المسئول عنها يصدق عليه انه مصل ويستحق ماذكر من صلوة الله عليه ومن حط الخطيئات ورفع الدرجات ومن اولويته للنبي صلى الله عليه وسلم يوم القيامة لان النبي صلى الله عليه وسلم اخبرنا بانه يستحق ذالك فاعل مطلق الصلوة ولم يقيد ذالك الاستحقاق بكون الصلوة المفعولة هي الصلوة التي علمنا وليس معنى مطلق الصلوة المذكورة في الاية

Marfat.com

والاحاديث مجملاحتی يتوقف علی البيان ولا اولوية فعل الصلوة المذكورة تستلزم نقصان مطلق الصلوة عن استحقاق ذالک المقدار بل غايته ان يكون فاعلها مستحقا لاجر زائد علی الاجر المذكور لمذية الناسی وخصيصة التبرک باللفظ المصطفوی اھ[1]

ترجمہ: پھر کتاب فتح المبین سے نقل کیا گیا جس کی اس سے نص فرمائی اور قائل کا قول اللھم صل وسلم علی محمد وعلی ال محمد" وہ صلوۃ ہے جس پر مطلق الاحادیث صحیحہ صادق آتی ہیں تو اس کا فاعل اس کا حقدار ہوگا جو مطلق الصلوۃ پر ثواب دینا وارد ہوا اور اس کی شرط یہ نہیں کہ بندہ جو صلوۃ بھیجے اس صفت پر ہو جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو بلکہ اس پر مامور بہا اسم الصلوۃ کا صادق آنا معتبر ہے اگرچہ جس صلوۃ کے ساتھ تعلیم وارد ہوئی وہ اتم اور اکمل وافضل ہے لیکن یہ اس پر مستلزم نہیں کہ جن جزاؤں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوۃ بھیجنے والے کے لئے بیان فرمایا اور جس صلوۃ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ترغیب فرمائی اس کے علاوہ صلوات سے اسکے تحت داخل نہ ہوں۔ خلاصہ یہ کہ مطلقہ الترغیبات مطلقہ الصلوات کی صفات پر صادق آتی ہیں اور یہ مذکورہ صلوۃ اس کے افراد میں سے ایک فرد ہے اور اس کی صفات میں سے ایک صفت اور اس سے کوئی مانع نہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان صلوات میں سے کسی ایک صلوۃ کے ساتھ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بطریق تعلیم ثابت ہے درود بھیجنے والے بندے کے لئے اس پر زیادہ لکھے جو اس کے غیر کے ساتھ درود بھیجنے والے کے لئے لکھے لیکن یہ زیادتی اصل مزید علیہ کے حقدار ہونے سے مانع

---

[1] سعادت الدارین، ص ۳۴۶

Marfat.com

نہیں مخفی اس کے کرنے سے جس پر صادق آتا ہے کہ بے شک وہ مسئول عنہا کی صورت کی مثل صلوۃ ہے مثلاً اور النسائی کے نزدیک حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث سے وارد ہوا جو شخص مجھ پر ایک صلوۃ بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس صلوات بھیجے گا اور اس کی دس خطائیں مٹائی جائیں گی اور اس کے دس درجات بلند کئے جائیں گے۔ اور النسائی کے نزدیک حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث میں ہے مگر میں اس پر دس درود بھیجوں گا اور میں اس پر دس سلام بھیجوں گا۔ اور الترمذی کے نزدیک حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے قیامت کے دن میرے زیادہ نزدیک مجھ پر زیادہ صلوۃ بھیجنے والا ہوگا۔ اور اس میں شک نہیں کہ مسئول عنھا صلوۃ کے فاعل پر صادق آتا ہے کہ بیشک وہ صلوۃ بھیجنے والا ہے تو وہ اس کا حقدار ہوگا جو مذکور ہوا اس پر اللہ تعالیٰ کی صلوۃ ہے اور اسکی خطاؤں کے مٹنے اور اسکے درجات کے بلند ہونے سے اور قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ نزدیک ہونے سے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کی خبر دی کہ مطلق صلوۃ کا فاعل اس کا حقدار ہوگا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس استحقاق کو منقولہ صلوۃ ہونے کے ساتھ مقید نہیں فرمایا منقولہ وہ صلوۃ ہے جس کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تعلیم فرمائی اور مطلق مذکورہ صلوۃ کا معنی الایۃ المبارکہ اور الاحادیث الشریفہ میں مجمل نہیں ہے حتی کہ بیان پر توقف کیا جائے اور نہ مذکورہ صلوۃ کے فعل کی اولویت مطلق صلوۃ کے نقصان کو مستلزم اس مقدار کے حقدار ہونے سے بلکہ اس کی غایت یہ ہے کہ اس کا فاعل اس مذکور اجر پر زائد اجر کا مستحق ہوگا۔

Marfat.com

التنبیه الثانی: فی کلام علی ثواب الصیغ الواردة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھا ایھما ثوابہ اکثر

اعلم ان الصلوات التی ذکرتھا فی ھذاالباب منھا الماثور عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومنھا غیر الماثور عنہ علیہ الصلاۃ والسلام مما ھو مروی عن بعض الصحابۃ فمن بعدھم من الاولیاء الکرام والعلماء الاعلام قال الحافظ السخاوی فی القول البدیع نقلا عن الحافظ بن مسدی فدروی فی کیفیات الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم احادیث کثیرۃ وذھب جماعۃ من الصحابۃ فمن بعدھم الی ان ھذا الباب لایوقف فیہ مع المنصوص وان من رزقہ اللہ بیانا فابان عن المعانی بالالفاظ الفصیحۃ المبانی الصریحۃ المعانی مما یعرب عن کمال شرفہ صلی اللہ علیہ وسلم وعظیم حرمتہ کان ذالک واسعا واحتجوا بقول ابن مسعود رضی اللہ عنہ احسنوا الصلوۃ علی نبیکم فانکم لاتدرون تعل ذالک یعرض علیہ اہ۔

ترجمہ: دوسری تنبیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے واردہ اور غیر واردہ صیغوں کے ثواب پر کلام میں کہ ان واردہ اور غیر واردہ صیغوں میں سے کس کا ثواب زیادہ ہے تو جان کہ جن صلوات کا میں نے اس باب میں ذکر کیا ان میں سے بعض نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقولہ ہیں اور ان میں سے بعض نبی اکرم علیہ الصلوۃ والسلام سے منقول نہیں ان صلوات میں سے وہ ہیں جو بعض صحابہ اور ان کے بعد والوں اولیاء کرام اور علماء

ا۔ سعادت الدارین للنبہانی، ص: ۳۴۴

Marfat.com

اعلام سے مروی ہیں۔

الامام الحافظ السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے القول البدیع میں الحافظ بن مسدی سے نقل کرتے ہوئے فرمایا:

بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ کی کیفیت میں بہت احادیث وارد ہیں اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک جماعت اور کے بعد والے اس بات کی طرف گئے ہیں یعنی ان کا یہ مسلک ہے کہ اس باب میں منصوص کے ساتھ توقف نہیں کیا جائے گا اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ سے بیان کا ملکہ عطا فرمایا اور وہ فصیح المبانی الصحیحہ المعانی الفاظ سے معانی کا اظہار کرے جن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال شرف اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم عزت وتکریم ظاہر ہو وہ واسع ہے اور انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول: احسنوا الصلوۃ علی نبیکم الخ) کہ تم اپنے نبی پر خوبصورت انداز میں درود بھیجو کیونکہ تم نہیں جانتے شاید یہ درود ان پر پیش کیا جائے، سے استدلال کیا ہے۔

قال بعدماذكر دل ماتقدم على ان الصلوة على النبى صلى الله عليه وسلم باى صيغة كانت من صيغ الصلوة الماثورة اوغيرها يستحق الاتى بالاجر الموعود الواردة فى الاحاديث الصحيحة فمن قرء كتاب دلائل الخيرات او كتاب شفاء الاسقام وغيرهما مما جمعوه فى الصلوات مثلا كان مستحقا لذالك الاجر لكن ينبغى ان يحترز من بعض الالفاظ التى فيه مما يفضى الى مالم يرد به النص كقولهم قنديل عرش الله واما الكتاب الذى اورده مئولفه الفاظ

Marfat.com

الصلوات الواردة فی الاحادیث الصحاح والحسان والضعاف ماخلا الموضوعات فالاتیان بھا یوجب الاجر المذکور ولامطعن فیه اصلا و علی کل حال اکثر الاجر فیما یثبت صحة ثم الامثل فالامثل اھ[1]

ترجمہ: اس کے بعد جو مذکور ہوا فرمایا گذشتہ بیان اس پر دلالت کرتا ہے کہ ماثورہ یعنی ماثورہ صلوۃ کے صیغوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جس صیغے کے ساتھ صلوۃ ہو اس کے ساتھ آنے والا احادیث صحیحہ میں وارد اجر موعود کا مستحق ہوگا تو جو شخص کتاب دلائل الخیرات یا کتاب شفاء الاسقام اور ان کے علاوہ ان کتابوں سے جن والوں نے مثلاً صلوات میں جمع کیا پڑھے وہ اس اجر یعنی اجر موعود کا مستحق ہوگا نہیں یہ چاہیے کہ ان میں بعض الفاظ سے احتراز کیا جائے جو اس کی طرف پہنچاتے ہیں جس کے ساتھ نص وارد نہیں ہوئی جیسے ان کا قول قندیل عرش اللہ اللہ کے عرش کے چراغ اور وہ کتاب جس کو اس کا موافق صحیح اور حسن اور ضعیف حدیثوں میں وارد صلوات کے الفاظ سے لایا ہے سوائے موضوع احادیث کے تو ان کے ساتھ لانا یعنی ان صیغوں کے ساتھ صلوۃ بھیجنا اجر مذکور کو واجب کرتا ہے اور اس میں کوئی طعن نہیں اور بہرحال اکثر اجر اس میں ہے جو صحت کے طور پر ثابت ہو پھر اس کے زیادہ مشابہ پھر اس کے زیادہ مشابہ۔

---

[1] سعادت الدارین فی الصلوۃ علی سیدالکونین، ص ۳۳۶۔

Marfat.com

انسان نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے واردہ صیغوں کے ساتھ درود کیسے چھوڑ دے اور ان کے علاوہ ان صیغوں کے ساتھ درود بھیجے جن کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غیر نے تالیف کیا۔

حضرت القاضی الشیخ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں

قال جامعه الفقير يوسف النبهانى عفاالله عنه قدسمعت من بعض العلماء الاعتراض على صيغ الصلوات التى الفها ساداتنا الصوفية قائلا كيف يترك الانسان الصلوة بالصيغ الواردة عن النبى صلى الله عليه وسلم ويصلى بهذه الصيغ التى الفها غيره فقلت له لاشك ان الصلوة بالصيغ الواردة عنه صلى الله عليه وسلم هى افضل من الصلوة عليه بغيرها ولكن هذه الصلوات الواردة عن بعض الصحابة كسيدناعلى وابن مسعود رضى الله عنهما والواردة عن بعض التابعين كزين العابدين والواردة عمن بعدهم من الاولياء العارفين والعلماء العاملين هى تشتمل زيادة عن الصلوة على النبى صلى الله عليه وسلم على الثناء عليه وتعظيمه وتوقيره صلى الله عليه وسلم بالاوصاف الجميلة الجليلة التى وصفوه بهافى صيغهم وهى غير موجودة فى الصيغ الماثورة عنه عليه الصلوة والسلام لانه من شدة حيائه وتواضعه صلى الله عليه وسلم لم يذكرفيها شيئا من اوصافه الجميلة بل الصيغة الابراهيمية ذكر الصلوه فيها مشبهة

Marfat.com

بصلاة الله على ابراهيم عليه السلام وهذا ايضا والله اعلم من
تواضعه وبره بجده ابراهيم الخليل وتحقيقا لدعائه بقوله (واجعل لى
لسان صدق في الاخرين) (الشعرا ٨٤) اما اصحابه عليه الصلوة
والسلام ومن بعدهم فلم يجعلوا صيغ صلواتهم خالية من تعظيمه
بالثناء عليه صلى الله عليه وسلم فان المقصود من الصلوة عليه صلى
الله عليه وسلم وهو تعظيمه مع اظهار احتياجه لله تعالى ورحمته
اللائقة بمقامه العالى صلى الله عليه وسلم والافهو غير محتاج
لصلاتنا عليه بالكلية بما افرغه الله عليه من انواع الكمالات التى
لانهاية لها وهى فى كل لحظة بالزيادة والترقى وحينئذ يكون
تصريحهم بالثناء عليه صلى الله عليه وسلم فى صيغ صلواتهم ليس
خارجا عن المقصود منها بل يكون زيادة فى حصول المقصود وقلت
لذالك المعترض لاشك ان الثناء عليه وتعظيمه صلى الله عليه
وسلم له ثواب اخر زيادة عن ثواب الصلوة عليه صلى الله عليه وسلم
فحينئذ ينظر هل هذه الزيادة توازى زيادة الثواب بالصلوة عليه صلى
الله عليه وسلم فى الصيغ الماثورة اولا هذا لايمكن جوابه بالقطع
اذكل منها محتمل فحينئذ يصلى عليه صلى الله عليه وسلم بالماثور
وغير الماثور اذكل منهما فيه من المزية ماليس فى الآخر ومن فوائد
الصلوة عليه صلى الله عليه وسلم بالصيغ الواردة عن العلماء
والاولياء حصول النشاط للمصلى بالثناء عليه و ذكراوصافه الجميلة

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم [1]

ترجمہ: اس کتاب کے جامع الفقیر یوسف النبہانی عفا اللہ عنہ نے کہا صلوات کے ان صیغوں پر جن کو ہمارے سادات صوفیہ نے تالیف کیا میں نے بعض علماء سے یہ سنتے ہوئے ان پر اعتراض سنا کہ انسان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے واردہ صیغوں کے ساتھ درود کیسے چھوڑ دے اور ان کے علاوہ ان صیغوں کے ساتھ جن کو ان کے غیر نے تالیف کیا درود بھیجے تو میں نے ان کو کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے واردہ صیغوں کے ساتھ درود ہی افضل ہے ان صیغوں کے غیر کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے لیکن بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے واردہ درود جیسے حضرت سیدنا علی اور حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے اور بعض تابعین سے واردہ درود جیسے حضرت سیدنا زین العابدین اور ان کے بعد والے الاولیاء العارفین اور العلماء العاملین سے واردہ درود یہ درود ان اوصاف جمیلہ و جلیلہ کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر پر مشتمل ہونے کی وجہ سے جن اوصاف جمیلہ و جلیلہ کے ساتھ انہوں نے اپنے صیغوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سے ایک زیادتی کو مشتمل ہیں حالانکہ وہ زیادتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے واردہ صیغوں میں موجود نہیں کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شدت حیا اور اپنی تواضع کی وجہ سے اپنے اوصاف جمیلہ میں سے کوئی وصف ان میں بیان نہیں فرمائی بلکہ صیغہ ابراہیمیہ ذکر فرمایا کہ ذکر صلوۃ اس میں حضرت ابراہیم علی نبینا الصلوۃ والسلام پر اللہ کے درود کے مشبہ ہے اور یہ بھی واللہ اعلم

ا۔ سعادت دارین، ص: ۳۴۶

Marfat.com

اپنے جدامجد حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے ساتھ آپکی تواضع اور آپ کی نیکی
ہے۔ کے ابراہیم کی حضرت ابراہیم کے قول و اجعل لی لسان صدق فی
الآخرین کے ساتھ اس کی دعا کو پورا کرنے کے واسطے۔
ترجمہ: اور میری اچھی ناموری رکھ پچھلوں میں رہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے
اصحاب اور ان کے بعد والے تو انہوں نے اپنی صلوات کے صیغے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی
ثنا کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے لئے نہیں فرمائے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ
وسلم پر درود سے مقصود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ
تعالیٰ کے لئے اخلاص اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام کے ساتھ اس کی رحمت لائقہ
کے اظہار کے ساتھ ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بالکلیہ اپنے آپ پر ہماری صلوۃ کے
محتاج نہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر انواع واقسام کمالات
افاضہ فرمائے جن کی کوئی نہایت نہیں اور وہ ہر لحظہ زیادتی اور ترقی پر ہیں اور اس وقت
ان کی صلوات کے صیغوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء کے ساتھ ان کی تصریح
مقصود سے خارج نہیں ہوگی بلکہ حصول مقصود میں زیادتی ہوگی اور میں نے اس معترض
کو کہا شرک نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کی وجہ
سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کے ثواب سے زیادتی ایک دوہرا ثواب ہے تو اس
وقت دیکھا جائے گا کہ یہ زیادتی منقول صیغوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کے
ثواب کی زیادتی کے مقابل ہوگی یا نہیں یہ وہ بات ہے جس کا جواب قطعی طور پر ممکن
نہیں کیونکہ ان دونوں میں ہر ایک محتمل ہے تو اس وقت ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر
منقول اور غیر منقول صیغوں سے درود بھیجیں گے کیونکہ ان دونوں میں سے ہر ایک میں

Marfat.com

ایک زیادتی ہے کہ وہ دوسرے میں نہیں اور علماء اور اولیاء سے وارد صیغوں کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کے فائدوں میں سے ایک فائدہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف جمیلہ کے ذکر کے ساتھ درود بھیجنے والے کے لیے ثنا کا حصول ہوتا ہے۔

Marfat.com

باب چہارم

معترضین کے اعتراضات اور بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحتیں

موجودہ دور کے بعض علما فرماتے ہیں درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے نماز میں پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں درود ابراہیمی پڑھا کرتے تھے۔

(۱) عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول فی الصلوۃ اللھم صل علی محمد وال محمد الخ[1]

ترجمہ: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اللھم صل علی محمد وال محمد کما صلیت علی ابراھیم الخ پڑھا کرتے تھے اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں درود ابراہیمی پڑھنے کا حکم فرمایا۔

(۲) صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کیف نصلی علیک اذانحن صلینا علیک فی صلاتنا فقال قولوا اللھم صل علی محمد وال محمد ۔[2]

ترجمہ: ہم آپ پر صلوۃ کیسے بھیجیں جب ہم اپنی نماز میں آپ پر صلوۃ بھیجیں تو فرمایا کہو اللھم صل علی محمد وال محمد کماصلیت علی ابراھیم الخ

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ھذہ الزیادہ صحیحۃ رواہ الاماماں

۱۔السنن الکبری للبیھقی الجزء الثانی ص ۱۴۷ جلاء الافہام ص ۱۲۱ القول البدیع ص ۳۶

۲۔نووی شرح الصحیح المسلم ص ۱۷۵

Marfat.com

لحافظان ابوحاتم بن حبان والحاكم ابوعبدالله في صحيحهما یہ
زیادتی صحیحہ ہے اس کو الامامان الحافظان ابوحاتم بن حبان اور حاکم ابوعبداللہ نے اپنی
اپنی صحیح میں روایت کیا۔

(۳) عن ابی مسعود عقبه بن عمرو قال: اقبل رجل حتی جلس بين يدی رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن عنده فقال يارسول الله اما السلام عليک فقد عرفناه فكيف نصلی عليک اذا نحن صلينا عليک في صلوتنا: قال فصمت رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى احببنا ان الرجل لم يسئاله ثم قال اذا انتم صليتم علی فقولوا: اللهم صل على محمد النبی الامی وعلى ال محمد كما صليت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم وبارک علی محمد النبی الامی وعلى ال محمد كما باركت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انک حميد مجيد لفظهما سواء فقال ابوعبدالله هذا حديث صحيح بذكر الصلوة على النبی صلى الله عليه وسلم في الصلوات۔[1]

ترجمہ: حضرت ابی مسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک شخص حاضر ہوا حتی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے تو اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول آپ پر سلام تو ہم نے پہچان لیا تو ہم آپ پر صلوۃ کیسے بھیجیں جب ہم اپنی نماز میں آپ پر صلوۃ بھیجیں؟ آپ پر اللہ کی صلوۃ ہو۔ حضرت ابی مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

۱۔ السنن الکبری للبیہقی جز الثانی ص ۱۴۶،۱۴۷ مسند امام احمد جلد نمبر ۴ ص ۱۱۹
صحیح ابن خزیمہ الجز الاول ص ۳۵۲،۳۵۱،۳۵۲۔ المستدرک علی الشیخین ج ۱ ص ۲۶۸

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوئے یہاں تک کہ ہم نے اس بات کو پسند کیا کہ یہ شخص آپ سے سوال نہ کرتا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم مجھ پر صلوۃ بھیجو تو کہو: "اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی ال محمد کماصلیت علی ابراھیم" الخ

ان دونوں حدیثوں کے لفظ برابر ہیں۔ حضرت ابو عبداللہ نے اپنا نمازوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ کے ذکر میں یہ حدیث تخریج کی ہے۔ اس حدیث میں یہ جملہ فی صلاتنا کہ ہم اپنی نمازوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیسے درود بھیجیں؟ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ درود ابراہیمی نماز کا ہی درود ہے۔ اس حدیث کو امام حافظ ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم النیشاپوری علیہ الرحمۃ اپنی سند کے ساتھ روایت کیا اس میں بھی وہی الفاظ ہیں کہ جب ہم نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھیں تو کیسے پڑھیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی درود ابراہیمی ارشاد فرمایا۔ امام حاکم نے اس حدیث کو اپنی سند کے ساتھ روایت کرنے کے بعد فرمایا: ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم[1]

اس دوسری حدیث سے بھی یہی ثابت ہوا کہ درود ابراہیمی کا تعلق نماز کے ساتھ ہے الخ۔

تیسری حدیث میں ہے جسے امام حاکم نے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا کہ حضرت امام ابن اسحاق نے حدیث بیان کی کہ جب مسلمان نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے تو یہی درود ابراہیمی پڑھے اور چوتھی حدیث جسے حاکم نے اپنی سند

۱۔ المستدرک علی الشیخین جلد ۱ ص ۲۶۸

Marfat.com

نے ساتھ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذا تشھد احدکم فی الصلوۃ فلیقل اللھم صل علی محمد و علی ال محمد الخ[1]

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی نماز میں تشہد پڑھے، چاہیئے کہ وہ یہ کہے اللھم صل علی محمد و علی ال محمد الخ یعنی درود ابراہیمی پڑھے۔

اس حدیث سے بھی واضح ہو گیا کہ درود ابراہیمی نماز کا درود ہے۔

بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحت نمبر ۱

ہم مقلد ہیں حنفی ہیں ہمیں فقہ حنفی پر عمل کرنا چاہئے۔ مجتہد نہیں، غیر مقلد نہیں کہ فقہ حنفی کی مخالفت میں اپنے اجتہاد اور اپنی رائے سے مسائل کا استنباط کریں۔ نہ ہمارا یہ منصب ہے اور نہ ہم اس کے اہل اور فقہ حنفی میں صلوۃ وسلام ایک دوسرے کے بغیر مکروہ نہیں ہے[2]

بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحت نمبر ۲

جواذ کار اور دعائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں پڑھا کرتے تھے جیسے سبحانک اللھم، تعوذ، تسمیہ، تکبیرات انتقالات، تسبیحات رکوع اور سجود یا نماز میں ان کے پڑھنے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا جیسے تکبیر تحریمہ، تامین، تحمید، التحیات وہ اذکار اور دعائیں احادیث مبارکہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

تکبیر: عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفتتح الصلوۃ بالتکبیر و القراءۃ بالحمد للہ رب العالمین

۱۔ جامع الترمذی ص ۱۲۱ (۲) صفحہ ۶۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو تکبیر (اللہ اکبر) سے اور قراءت کو الحمد للہ رب العلمین سے شروع فرماتے۔

تکبیر: قال سمعت اباحمید الساعدی یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذاقام الی الصلوۃ استقبل القبلۃ ورفع یدیہ فقال اللہ اکبر ۱

ترجمہ: فرمایا میں نے ابوحمید الساعدی کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے قبلہ کو متوجہ ہوتے اور اپنے ہاتھ اٹھاتے اور اللہ اکبر کہتے۔

ثناء: عن عائشتہ رضی اللہ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوۃ قال سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک ۲

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے کہتے:

سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک.

تکبیر، تحمید، ثنا، تعوذ

عن ابن جبیر بن مطعم عن ابیہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین دخل فی الصلاۃ قال اللہ اکبر کبیرا اللہ اکبر

۱۔ ابن ماجہ، ص: ۵۸ ۲۔ جامع الترمذی ص ۵۷، سنن ابی داود، ص: ۱۲۰

Marfat.com

کبیرا ثلاثا الحمد للہ کثیرا سبحان اللہ بکرۃ و اصیلا ثلاث مرات.

اللھم انی اعوذبک من الشیطان الرجیم من ھمزہ نفثہ[۱]

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں داخل ہوتے تو نماز شروع فرماتے تو کہتے. اللہ اکبر کبیرا. اللہ اکبر کبیرا. اللہ اکبر کبیرا. تین بار: الحمدللہ کثیرا. تین بار: سبحان اللہ بکرۃ و اصیلا. تین بار: اللھم انی اعوذبک من الشیطان الرجیم من نفخہ و نفثہ و ھمزہ[۲]

تسمیہ: عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفتتح الصلاۃ. ببسم اللہ الرحمن الرحیم.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع فرماتے۔

تامین. تسمیع. تحمید: عن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلیتم فاقیموا صفوفکم ثم لیومکم احدکم فاذا کبر فکبروا و اذا قال غیر المغضوب علیھم و لا الضالین فقولوا امین یجبکم اللہ. آخر میں ہے: و اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللھم ربنا لک الحمد. یسمع اللہ لکم[۳]

۱۔ سنن ابن ماجہ ص ۵۹

۲۔ ابن ماجہ ۵۹ ۳۔ مسلم ص ۱۷۴

Marfat.com

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نماز پڑھو تو اپنی صفوں کو سیدھا کرو پھر تم میں کا کوئی امام بنے تو جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اللہ تمہاری دعا قبول فرمائے گا اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم کہو اللھم ربنا لک الحمد تو اللہ تمہاری سنے گا۔

وعن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب مرسلا قال کان انہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبر فی الصلاۃ کلما خفض ورفع فلم یزل تلک صلاتہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی لقی اللہ تعالیٰ ۱

ترجمہ: حضرت علی بن الحسین ابن علی بن ابی طالب سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں جب اپنا سر پست کرتے اور سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی نماز رہی حتی کہ اللہ سے ملاقات کی یعنی وصال فرمایا۔

عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رکع احدکم فقال فی رکوعہ سبحان ربی العظیم ثلث مرات فقد تم رکوعہ وذالک ادناہ واذسجد فقال فی سجودہ سبحان ربی الاعلی ثلث مرات فقدتم سجودہ وذالک ادناہ ۲

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو اپنے رکوع میں سبحان ربی العظیم تین بار کہے تو اس کا رکوع پورا ہو گیا اور یہ اس کا ادنیٰ درجہ ہوگا اور جب سجدہ کرے تو اپنے سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ تین بار کہے تو اس کا سجدہ پورا ہو گیا۔

۱۔ موطا امام مالک ص ۶۱ ۲۔ ترمذی ج ص ۱۱۰ ابوداؤد، ابن ماجہ ص ۱۳۴

Marfat.com

عن عقبه بن عامر بمعناه ذادقال فکان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رکع قال سبحان ربی العظیم وبحمده ثلاثا و اذا سجد قال سبحان ربی الاعلی وبحمده ثلاثا۔[۱]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے سبحان ربی العظیم وبحمدہ تین بار کہتے اور جب سجدہ کرتے تو سبحان ربی الاعلی وبحمدہ تین بار کہتے۔

دعاء: عن ابی بکرن الصدیق رضی الله عنه انه قال لرسول الله صلی الله علیه وسلم علمنی دعاء ادعوبه فی صلاتی قال: قل اللهم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولایغفر الذنوب الاانت فاغفرلی مغفرة من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم۔[۲]

ترجمہ: حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے ایسی دعا سکھائیں جس سے میں اپنی نماز میں دعا کروں؟ فرمایا، کہو: اللهم انی ظلمت نفسی ظلما کثیر اولا یغفر الذنوب الاانت فاغفرلی مغفرة من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم ۔ اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا اور تیرے سوا گناہ کوئی نہیں بخش سکتا تو اپنی طرف سے میری بخشش کر اور مجھ پر رحم کر تو بخشنے والا مہربان ہے۔

عن شقیق بن سلمه قال قال عبدالله: کنا اذاصلینا خلف النبی صلی الله علیه وسلم قلنا السلام علی جبرئیل ومیکائیل، السلام علی فلان و فلان فالتفت الینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ان الله

۱۔ ابوداؤد شریف جلد اول ص ۱۳۲، ۱۳۳

۲۔ الصحیح البخاری الجلدالاول ص ۱۱۵، مسلم الجلد الثانی ص ۳۴۷

Marfat.com

هو السلام فاذا صلى احدكم فليقل. التحيات لله الصلوات و الطيبات السلام عليك ايها النبي و رحمة الله و بركاته. السلام علينا و على عباد الله الصالحين فانكم اذا قلتموها اصابت كل عبدلله صالح في السماء و الارض اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا عبده ورسوله. مسلم کی روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: ثم يتخير من المسئلة ماشاء، مسلم کے الفاظ: و الصلوات و الطیبات ہے۔[1]

ترجمہ: حضرت شقیق بن سلمہ سے انہوں نے فرمایا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے ہم کہتے السلام علی جبرئیل و میکائیل. السلام علی فلان و فلان تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: بیشک اللہ ہی سلام ہے تو جب تمہارا کوئی ایک نماز پڑھے تو اسے چاہئے کہ وہ یہ کہے التحیات للہ الخ۔

تمام قولی عبادتیں اللہ کے واسطے تمام بدنی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں۔ سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں۔ سلام ہو تم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر کیونکہ جب تم اس کو کہو گے آسمان اور زمین میں اللہ کے ہر نیک بندے کو پہنچ جائے گا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اسکے بندے اور اسکے رسول ہیں۔

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ آپ حضرات نے ملاحظہ فرمائیں اور جان لیا کہ مذکورہ بالا بعض اذکار اور دعائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں پڑھا کرتے تھے

۱۔ الصحیح المسلم الجلد اول ص ۱۷۳، الصحیح البخاری الجلد الاول ص ۱۱۵

Marfat.com

جیسے سبحانک اللّٰھم، تعوذ، تسمیہ، تکبیرات انتقالات، تسبیحات رکوع و سجود، اور بعض سے نماز میں پڑھنے کا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا جیسے تکبیر تحریمہ، تامین، تحمید التحیات وغیرہ ہم جیسے کہ بالتفصیل مذکور ہوا اس کے باوجود مذکورہ بالا تمام اذکار اور دعا میں التحیات التحیات کا سلام بالاتفاق و بلا اختلاف غیرہ سے نماز کے ساتھ مخصوص نہیں نماز میں بھی پڑھے جاتے ہیں اور نماز کے علاوہ بھی۔ اور درود ابراہیمی بعض روایات کے مطابق اگرچہ وہ روایات صحاح ستہ میں نہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں پڑھا کرتے تھے۔

حدیث شریف: عن کعب بن عجرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی الصلوۃ اللھم صل علی محمد وال محمد کماصلیت علی ابراھیم وال ابراھیم وبارک علی محمد وال محمد کما بارکت علی ابراھیم وال ابراھیم انک حمید مجید (۱)

ترجمہ: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اللھم صل علی محمد وال محمد کماصلیت علی ابراھیم وال ابراھیم وبارک علی محمد وال محمد کما بارکت علی ابراھیم وال ابراھیم انک حمید مجید۔ یعنی درود ابراہیمی پڑھا کرتے تھے اور بعض روایات کے مطابق اگرچہ وہ روایات بھی صحاح ستہ میں مذکور نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں درود ابراہیمی پڑھنے کا حکم فرمایا۔

حدیث شریف: صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کیف نصلی علیک

---

(۱) السنن الکبریٰ للبیہقی ج ۲ ص ۔ ، جلاء الافہام ص ۲۱۰ ، القول البدیع فی الصلوۃ علی الحبیب الشفیع ص ۳۶

Marfat.com

اذا نحن صلینا علیک فی صلاتنا ہم آپ پر صلوۃ کیسے بھیجیں جب ہم اپنی نماز میں آپ پر صلوۃ بھیجیں؟ فقال قولوا: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کماصلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم الخ تو فرمایا یوں کہو: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد الخ یعنی درود ابراہیمی پڑھو تو درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص کیسے ہو گیا کہ وہ نماز میں پڑھا جائے اور نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے؟

تعجب ہے کہ دیگر اذکار اور دعا ئیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں پڑھا کرتے تھے اور جن کے نماز میں پڑھنے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا وہ نماز کے ساتھ خاص نہیں نماز میں بھی پڑھے جاتے ہیں اور نماز کے علاوہ بھی۔ اور درود ابراہیمی بقول مذکورہ بالا علماء کرام نماز کے ساتھ خاص ہو گیا کہ وہ نماز میں ہی پڑھا جائے گا۔ نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے۔

معززین قارئین کرام معلوم نہیں دیگر اذکار اور دعاؤں کے برعکس درود ابراہیمی کے ساتھ یہ امتیازی سلوک کیوں کیا جا رہا ہے؟ **سوال**: اگر کہا جائے درود ابراہیمی نماز کے علاوہ اس لئے نہ پڑھا جائے کہ اس میں سلام نہیں اور قرآن نے صلوۃ وسلام دونوں کا حکم دیا تو؟ **وضاحت**: کہا جائے گا التحیات کے سلام (السلام علیک ایھا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ) میں صلوۃ نہیں اور یہ سلام بغیر صلوۃ کے نماز کے علاوہ بھی پڑھا جاتا ہے۔ یہاں کیوں نہیں کہا جاتا کہ التحیات کا سلام نہ پڑھا جائے کیونکہ اس میں صلوۃ نہیں اور قرآن نے صلوۃ وسلام دونوں کا حکم دیا۔

Marfat.com

مواجہہ اقدس جناب سرکار اعظم صلی اللہ علیہ وسلم پر السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عرض کرنا

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

مجرئی تسلیم بجالاؤ اور عرض کرو: السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا خیر خلق اللہ، السلام علیک یا شفیع المذنبین، السلام علیک وعلیٰ الک واصحابک وامتک اجمعین ۔[1]

صدر الشریعہ حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمی رضوی سنی حنفی قادری برکاتی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

مجرئی تسلیم بجالاؤ اور عرض کرو: السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا خیر خلق اللہ، السلام علیک یا شفیع المذنبین، السلام علیک وعلیٰ الک واصحابک وامتک اجمعین ۔[2]

ضروری نوٹ: اور جو عرض کیا ہے کہ صحاح ستہ میں نہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ صحاح ستہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں درود ابراہیمی پڑھنے کا اور ایسے ہی صحابہ رضی اللہ عنہم کا اپنی نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ بھیجنے کی کیفیت کے بارے سوال کا ذکر نہیں، صحاح ستہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا آپ صلی اللہ علیہ

۱۔ فتاویٰ رضویہ جلد ۱۰ص ۷۶۶ رضا فاؤنڈیشن لاہور۔

۲۔ بہار شریعت حصہ ششم ص ۹۰ فرید بک ڈپو جامع مسجد دہلی۔

Marfat.com

وسلم کی اہل بیت پر مطلق صلوۃ بھیجنے کی کیفیت کے بارے سوال کا ذکر ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کیف الصلوۃ علیکم اهل البیت آپ کے اهل بیت پر صلوۃ کیسے بھیجیں؟ قال قولوا اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم الحدیث دوسری جگہ یوں ہے۔ اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد کماصلیت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم[1] یعنی درود ابراہیمی پڑھو۔

اعتراض نمبر ۱: موجودہ دور کے بعض علما فرماتے ہیں درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے کہ محدثین ان حدیثوں کو جن میں درود ابراہیمی ہے کتاب الصلاۃ کے باب التشہد میں لاتے ہیں۔ مسلم شریف نے اس حدیث کے لئے یہ باب مقرر کیا: باب الصلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد۔

بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحت

یہ ضروری نہیں کہ محدثین ایک باب کے تحت جو حدیث ذکر کریں وہ حدیث اس باب کے بالکل مطابق ہو، کبھی وہ حدیث باب کے بالکل مطابق ہوتی ہے اور کبھی اس کا باب سے بظاہر کوئی تعلق معلوم نہیں ہوتا بلکہ کسی مناسبت اور تعلق کی بنا پر یا وضاحت اور تفصیل اور تفسیر کے لئے اس باب کے تحت اس کا ذکر کر دیتے ہیں۔

مثلاً حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب صحیح البخاری المجلد الاول ص ۲ پر ایک باب باندھا: باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی کی ابتدا کیسے ہوئی؟ اس باب کے تحت چھ

---

[1] صحیح البخاری، جلد اول، جزء ۱۳، ص ۷۷ ۴۔ الصحیح المسلم المجلد الاول ص ۵ ۷ ۱۔ وغیرہ من الصحاح

Marfat.com

احادیث ذکر فرمائیں ان میں صرف ام المومنین **حضرت عائشہ** رضی اللہ عنہا کی روایت کردہ **ایک حدیث** میں ابتداء وحی کی کیفیت کا ذکر ہے: عن عائشہ ام المومنین انہا قالت اول ما بدء بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الوحی الرؤیا الصالحۃ فی النوم۔

حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتدا اچھے خوابوں سے ہوئی اور **تین روایتوں میں** وحی کی مطلق کیفیت کا ذکر ہے ابتداء وحی کی کیفیت کا ذکر نہیں۔

(۱) حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کی روایت کردہ ایک حدیث:

عن عائشۃ ام المومنین رضی اللہ عنہا ابن الحارث بن ھشام سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کیف یاتیک الوحی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احیانا یاتینی مثل صلصلۃ الجرس۔

حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ الحارث بن ھشام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر وحی کس طرح آتی ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کبھی تو میرے پاس وحی گھنٹی کی آواز کی طرح آتی ہے۔

(۲) اور حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کی روایت حضرت ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے اس قول:

''لاتحرک بہ لسانک لتعجل بہ'' کی تفسیر میں قال: کان

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعالج من التنزیل شدة وکان مما یحرک شفتیہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کی تنزیل پر شدت محسوس کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہونٹوں کو … آپ ہونٹوں کو حرکت دیا کرتے تھے۔

(۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کردہ ایک حدیث:

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجود الناس وکان اجود الناس فی رمضان حین یلقاہ جبریل فکان یلقاہ فی کل لیلة من رمضان فیدارسہ القرآن۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور بہت زیادہ سخی رمضان میں ہوتے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم جبریل سے ملاقات کرتے تھے اور وہ رمضان میں ہر رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرتے تھے اور آپ سے قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے۔

ان دو روایتوں کا باب سے بظاہر کوئی تعلق نہیں ایک میں نیت کا مسئلہ اور ہجرت کا ذکر ہے۔

(۱) سمعت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما على المنبر یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما الاعمال بالنیات وانما لامرئ مانوی۔

ترجمہ: میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ فرماتے سنا اعمال نیتوں سے ہی ہیں ہر شخص کے لئے وہی حاصل ہوگا جس کی وہ نیت کرے اور دوسری روایت میں ہرقل کا ابوسفیان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے سوالات اور ابوسفیان

Marfat.com

سے جوابات کا ذکر ہے۔

(۲) ان عبداللہ بن عباس اخبرہ ان اباسفیان بن حرب اخبرہ ان ھرقل ارسل الیہ فی رکب من قریش وکانوا تجارا بالشام۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو ابوسفیان نے خبر دی کہ ہرقل نے ان کی طرف قاصد بھیجا جب وہ قریش کے ایک قافلہ میں تھے وہ ملک شام میں تاجر تھے۔

اس حدیث کی تخریج ابن رزین البخاری الاول میں کتاب بدء الخلق (پیدائش کی ابتداء کی کتاب) باب ماجاء فی قول اللہ تعالی وھو الذی یبدء الخلق ثم یعیدہ وھو اھون علیہ۔[1]

ترجمہ باب: وہ جو اللہ تعالی کے قول وہی ہے کہ اول بناتا ہے پھر اسے دوبارہ بنانے کا اور یہ تمہاری سمجھ میں اس پر زیادہ آسان ہونا چاہیے۔

اس باب کے تحت دو حدیثیں ذکر فرمائیں کہ ان میں صرف پیدائش کی ابتدا اور اس کے اعادہ کا ذکر ہی نہیں بلکہ ابتدا او سط و آخر تک کے حالات ملائکہ و آسمان وغیرہ کا بھی ذکر ہے۔

قال سمعت عمر یقول قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مقام پر کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پیدائش کی ابتدا سے خبر دی حتی کہ اہل جنت اپنے منازل میں داخل ہوئے اور اہل نار اپنے منازل میں داخل ہوئے یہ

---

[1] الروم ۔ ۲

Marfat.com

رکھا جس نے یاد رکھا اور بھول گیا جس نے اسے بھلا دیا۔ اس طرح صحیح مسلم میں کتاب الایمان ہے۔ اس کتاب کے تحت حدیث جبریل میں صرف ایمان کے بارے میں سوال و جواب نہیں بلکہ اسلام اور احسان اور ساعۃ یعنی قیامت کے بارے میں سوال و جواب اور قیامت کی نشانیوں کا بھی ذکر ہے۔ صحیح البخاری المجلد اول الجزء ۱۳ میں کتاب الانبیاء قول الله عزوجل واتخذالله ابراهیم خلیلا وقوله ان ابراهیم کان امة قانتا وقوله جل ذکره ان ابراهیم لاواه حلیم ہے۔ اس کتاب کے تحت حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے صلوۃ ابراہیمی کی ۲ حدیثیں ذکر فرمائیں۔ نمبر (۱) حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نمبر (۲) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ صحیح البخاری المجلد الثانی الجزء ۱۹ کتاب التفسیر باب قوله تعالی ان الله وملئکة یصلون علی النبی یاایها الذین امنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما ہے۔ اس باب کے تحت حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے درود ابراہیمی کی تین حدیثیں ذکر فرمائیں:۔

نمبر (۱) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

نمبر (۲) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

نمبر (۳) حضرت یزید سے مروی ہے۔

صحیح البخاری جلد الثانی الجزء ۲۶ کتاب الدعوات باب الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اس باب کے تحت حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے درود ابراہیمی کی دو حدیثیں ذکر فرمائیں:۔

نمبر (۱) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

نمبر (۲) حضرت ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

Marfat.com

ضروری وضاحت جاننا چاہئے کہ درود ابراہیمی کی سات حدیثیں صحیح البخاری میں مذکور ہیں۔ (۲) کتاب الانبیاء میں تین (۳) کتاب التفسیر باب قول اللہ تعالیٰ ان اللہ وملئکتہ الخ میں دو کتاب الدعوات باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اور درود ابراہیمی کی ایک حدیث بھی کتاب الصلوٰۃ کے باب التشہد میں مذکور نہیں۔ صحیح البخاری المجلد الاول باب التشہد فی الاولیٰ پہلے قعدہ میں التحیات کا باب۔ باب التشہد فی الاخرہ۔ آخری قعدہ میں التحیات کا باب۔ باب الدعا قبل السلام۔ سلام سے پہلے دعا کا باب۔ باب ماتخیر من الدعاء بعد التشہد ولیس بواجب۔ تشہد کے بعد جو چاہے دعا کرے، وہ واجب نہیں۔ تشہد کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ کا باب ہے ہی نہیں۔ اس باب کے تحت صحیح مسلم المجلد الاول صفحہ ۱۷۵، کتاب الصلوٰۃ میں باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد۔ تشہد کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کا باب۔ اس کے تحت درود ابراہیمی کی تین حدیثیں ذکر فرمائیں۔ ایک حضرت ابی مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی، ایک حضرت ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی، ایک حضرت ابی حمید الساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی، اور ایک حدیث مطلق درود شریف کی فضیلت کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی۔ السنن النسائی المجلد الاول باب کیف الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کی کیفیت کا باب ہے، اس باب کے تحت درود ابراہیمی کی متعدد احادیث مذکور ہیں۔ اور السنن النسائی المجلد الاول باب الفضل فی الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس باب کے تحت صلوٰۃ وسلام دونوں کی فضیلت کی تین حدیثیں مذکور ہیں اور السنن النسائی میں باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد ہے ہی نہیں۔ جامع

Marfat.com

الترمذی الجلد الاول ابواب الوتر میں باب ما جاء فی صفة الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے یعنی اس کا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ کی صفت میں آیا ہے اس باب کے تحت درود ابراہیمی کی ایک حدیث حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے مذکور ہے۔ اور باب ما جاء فی فضل الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اس باب کے تحت مطلق درود شریف کی فضیلت کی چار احادیث مذکور ہیں اور باب الصلوۃ علی النبی بعد التشہد یعنی تشہد کے بعد نبی صلی اللہ وسلم پر صلاۃ کا باب نہیں ہے۔ اور سنن ابوداؤد باب الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد یعنی تشہد کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ کا باب۔ اس باب کے تحت درود ابراہیمی کی متعدد احادیث مذکور ہیں اور درود شریف کی فضیلت کی ایک حدیث۔ ابن ماجہ باب الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس باب کے تحت درود ابراہیمی کی چار حدیثیں اور مطلق درود شریف کی فضیلت کی دو حدیثیں مذکور ہیں۔ اور باب الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد یعنی تشہد کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کا باب ابن ماجہ میں نہیں ہے۔

موجودہ دور کے **بعض علماء کرام فرماتے ہیں** درود ابراہیمی نماز میں ہی پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے۔ کیونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا سوال یہ تھا کہ ہمیں آپ پر سلام بھیجنا تو معلوم ہو گیا اب فرمائیں کہ آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ تو انہیں جو سلام سکھایا گیا تھا وہ نماز میں پڑھے جانے والے تشہد کا سلام یعنی السلام علیک ایھا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ تھا اور اس تشہد نماز میں پڑھے جانے والے سلام سیکھنے کا ذکر کر کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا پوچھنا کہ ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ اس حقیقت کو واضح کر رہا ہے کہ وہ نماز میں ہی درود پڑھنے کی کیفیت معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ ل

ل درود وسلام اور شان خیر الانام مفتی غلام سرور قادری ص ۶۰

Marfat.com

بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحت

اولاً: ہم مجتہد اور غیر مقلد نہیں کہ اپنی رائے سے اجتہاد کریں۔ ہم مقلد ہیں حنفی ہیں۔ ہمیں فقہ حنفی پر عمل کرنا چاہئے۔

ثانیاً: مذکورہ بالا علماء کرام درود ابراہیمی کو نماز کے ساتھ خاص کرنے کے اثبات کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے تشہد کے سلام کے سیکھنے کو بنیاد بنا رہے ہیں حالانکہ تشہد کا سلام بذات خود نماز کے ساتھ خاص نہیں۔ نماز کے علاوہ بھی پڑھا جاتا ہے۔ جیسے نماز میں پڑھنے کے لئے سکھائے گئے باقی اذکار اور دعائیں نماز کے ساتھ خاص نہیں نماز کے علاوہ بھی پڑھے جاتے ہیں۔ بلکہ اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے جیسے کہ شیخ الاسلام الحافظ احمد بن حجر عسقلانی، شیخ محقق، بحوالہ ابن حجر عسقلانی علامہ سخاوی، علامہ نبہانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ صلوۃ بغیر سلام مکروہ نہیں ایسے اس کا عکس۔ اس لئے کہ سلام کی تعلیم صلوۃ کی تعلیم سے پہلے ہو چکی تھی تو ایک مدت تشہد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ کے بغیر سلام ہی پڑھا گیا۔ یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک عرصہ نماز میں صلاۃ کے بغیر سلام ہی پڑھتے رہے۔ معلوم ہوا صلاۃ وسلام ایک دوسرے کے بغیر مکروہ نہیں اور مذہب حنفی بھی یہی ہے کہ افراد الصلوۃ عن التسلیم لایکرہ ولا العکس۔ صلوۃ کو سلام سے الگ کرنا مکروہ نہیں اور ایسے ہی اس کا عکس۔

اعتراض نمبر۲: بعض لوگ کہتے ہیں درود ابراہیمی کے علاوہ کوئی اور درود جائز نہیں اور کوئی اور درود نہیں پڑھنا چاہئے؟

Marfat.com

بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحت

درود ابراہیمی سب درودوں سے افضل ہے مگر درود ابراہیمی کے علاوہ دیگر درود شریف بھی جائز ہیں۔ اور ان سب کے درود ابراہیمی کے علاوہ درود شریف کے صیغے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں۔

القاضی الشیخ یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے علامہ سخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کیے ہیں:

اللھم صل علی محمد کما امرتنا ان نصلی علیہ وصل علیہ کما ینبغی ان یصلی علیہ رواھا ابو سعید فی کتاب شرف المصطفی عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد صلوۃ تکون لک رضا ولحقہ اداء واعطہ الوسیلۃ والمقام الذی وعدتہ واجزہ عنا ماھوا ھلہ واجزہ عنا من افضل ماجازیت نبیا عن امتہ وصل علی جمیع اخوانہ من النبیین والصالحین یاارحم الراحمین. روی حدیثھا ابن ابی عاصم فی بعض تصانیفہ مرفوعا

اللھم صل علی محمد وانزلہ المقعد المقرب عندک یوم القیامہ رواھا الامام احمد وغیرہ عن رویفع بن ثابت الانصاری رضی اللہ عنہ. قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال اللھم صل علی محمد الی اخرھا وجبت لہ شفاعتی

اللھم صل علی روح محمد فی الارواح وعلی جسدہ فی الاجساد وعلی قبرہ فی القبور ذکرہ ابو القاسم السبتی فی کتاب

Marfat.com

جزء منتظم في المولد المعظم

جزى الله عنا محمدا صلى الله عليه وسلم بما هو اهله رواه ابو نعيم وغيره عن عبد الله بن عباس رضي الله عنهما[۱]

ان حضرت رویفع سے روایت ہے ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من صلى على محمد وقال اللهم انزله المقعد المقرب عندك يوم القيامة وجبت له شفاعتي رواه احمد[۲]

ترجمہ: حضرت رویفع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور کہے اے اللہ! قیامت کے دن ان کو اپنے قریب مقام اتار اس کے لئے میری شفاعت ضروری ہوگی۔

ثانیا: تمام صحابہ محدثین فقہاء رضی اللہ عنہم حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے وقت کہتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم مثلا: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم. سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم. رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ درود یعنی "صلی اللہ علیہ وسلم" درود ابراہیمی نہیں درود ابراہیمی کے علاوہ ہے۔ معلوم ہوا درود ابراہیمی کے علاوہ درود بھی جائز ہیں۔

ثالثا: اگر درود ابراہیمی کے علاوہ کوئی اور درود جائز نہ ہوتا تو صحابہ، تابعین، الاولیاء العارفین اور العلماء العاملین رضی اللہ عنہم اپنے الفاظ کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجتے۔ ان کے وارد درود ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین ص ۲۳۶

۲۔ مشکوۃ المصابیح ص ۸۶

Marfat.com

الصلاة العاشر (دسویں صلوۃ) صلوات الله وملئكته و انبياء و رسله وجميع خلقه على محمد وال محمد وعليه وعليهم السلام ورحمة الله وبركاته ۔ هذا الصلاة یہ صلوۃ لعلى بن ابى طالب كرم الله وجهه اخرجها عنه ابو موسى المدينى رحمه الله تعالى یہ صلاۃ سیدنا حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی ہے۔ ابو موسیٰ المدینی نے اسے آپ سے اخراج کیا۔

الصلاۃ الحادی عشر صلوۃ السیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا گیارہویں صلاۃ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی صلوۃ: اللهم صل على من روحه محراب الارواح والملئكة والكون اللهم صل على من هو امام الانبياء والمرسلين اللهم صل على من هو امام اهل الجنة عبادلله المومنين ۔ هذه الصلوة لسيده فاطمة الزهراء رضى الله عنها ذكرها صاحب الابريز فى الباب الرابع منه ۔ یہ صلوۃ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی ہے صاحب الابریز نے اسے اسکے چوتھے باب میں ذکر فرمایا۔

الصلاة الثالثة عشرة صلاة عبدالله بن عباس رضى الله عنهما تیرھویں صلوۃ سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی: اللهم يادائم الفضل على البرية يا باسط اليدين بالعطية ياصاحب المواهب السنية صل على محمد خير الورى سجية واغفرلنا ياذاالعلا فى هذه العشية ۔ هذه الصلاة لعبدالله بن عباس رضى الله عنهما قداخرجه عنه ابو موسى المدينى رحمه الله تعالى یہ صلاۃ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ

Marfat.com

عنہما کی ہے ابوموسیٰ المدینی نے اس کوان سے اخراج فرمایا۔ سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے وارد وصلاۃ عن عبداللہ بن مسعود قال اذاصلیتم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحسنوا الصلاۃ علیہ فانکم لاتدرون لعل ذالک یعرض علیہ قال فقالوا له فعلمنا قال قولوا: اللھم اجعل الخ

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ (درود) بھیجو تو ان پر خوبصورت اور حسین انداز سے درود بھیجو کیونکہ تمہیں نہیں معلوم شاید وہ درود ان صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا جائے۔ تو انہوں نے کہا کہ آپ ہمیں تعلیم فرمائیں۔ فرمایا یوں کہو:

اللھم اجعل صلواتک ورحمتک وبرکاتک علی سید المرسلین وامام المتقین وخاتم النبیین محمد عبدک ورسولک امام الخیر وقائد الخیر ورسول الرحمۃ، اللھم ابعثه مقاما محمودا یغبط الاولون والاخرون، اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید، اللھم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید[1]

مزید لکھتے ہیں:

الصلاۃ الثانیۃ عشرۃ صلاۃ سیدنا زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہما بارھویں صلاۃ سیدنا زین العابدین علی بن الحسین رضی اللہ عنہما کی: اللھم صل علی محمد فی الاولین وصل علی محمد فی

---

[1] سنن ابن ماجہ ص ۶۵۔ باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

Marfat.com

الاخرين وصل على محمد الى يوم الدين. اللهم صل على محمد شابا فتيا وصل على محمد كهلا مرضيا وصل على محمد رسولا نبيا ـ الخ هذه الصلاة لزين العابدين علی بن حسین رضی اللہ عنہما روی عنه انه كان اذا صلى على جده صلى الله عليه وسلم يقولها والناس ليسمعونه ذكرها القسطلانی فی مسالک الحنفاء. یہ صلاۃ سیدنا زین العابدین علی بن الحسین رضی اللہ عنہما کی ہے آپ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا گیا جب وہ اپنے جد امجد صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ بھیجتے تھے تو لوگ ان سے سنتے تھے الامام قسطلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے مسالک الحنفاء وغیرہ میں ذکر فرمایا۔

الصلاة الخامسية عشرة. صلاة الامام الشافعي رضى الله عنه زائدة في ما افضل الصلوة. پندرھویں صلوۃ الامام الشافعی رضی اللہ عنہ کی صلاۃ زائدہ، اس میں جو افضل الصلوات میں ہے: صلى الله على محمد كلما ذكره الذاكرون وغفل عن ذكره الغافلون وصل عليه في الاولين والاخرين افضل واكثر وازكى ماصلى على احدمن خلقه الخ.

الصلاة السادسة عشر صلاة الطبراني. الصلاة السابعة عشرة لسيدنا احمد الرفاعي. الصلاة الثامنة عشر له ايضا. اٹھارویں صلوۃ سیدنا احمد الرفاعی رضی اللہ عنہ کی، انیسویں صلاۃ بھی انہی کی، بیسویں صلاۃ اکیسویں صلاۃ یا بائیسویں صلاۃ بھی، الصلاة التاسعة عشرة. الصلاة العشرون. الصلاة الحادية والعشرون. الصلاة الثانية والعشرون. الصلاة الثالثة والعشرون. صلاة سيدنا عبدالقادر رضى الله عنه تیئسویں صلوۃ سیدنا عبدالقادر رضی اللہ

Marfat.com

عنہ۔ اللھم اجعل افضل صلواتک ابدا دائمی برکاتک سرمدہ وازکی تحیاتک فضلا وعددا علی اشرف الحقائق الانسافیة ومعدن الدقائق الایمانیہ وطور التجلیات مھبط الاسرار الرحمانیہ الخ۔

اعتراض نمبر۳: موجودہ دور کے بعض علماء کرام فرماتے ہیں درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے نماز میں پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے یعنی درود ابراہیمی نماز کے علاوہ علماء مشائخ اور بزرگان دین نے نہیں پڑھا۔

بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحت

درود وسلام کا مجموعہ کتاب ''دلائل الخیرات'' مولفہ الشیخ الامام الولی الکبیر القطب الشہیر سلطان المقربین، قطب دائرۃ المحققین، سید العارفین صاحب الکرامۃ الظاہرۃ والاسرار الباہرۃ سیدنا ابو عبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی السملالی الحسنی المالکی متوفی ۸۷۰ھ رحمہ اللہ تعالیٰ نے درود وسلام اور ان کے فضائل وبرکات پر بہت کتابیں لکھی ہیں ان میں سے جس کتاب کو سب سے زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی وہ کتاب ''دلائل الخیرات'' ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو تمام عالم اسلام میں خصوصا حرمین شریفین اور مصر وروم کے شہروں میں مقبول خاص وعام بنایا۔ مشائخ کرام، بزرگان دین وعوام مسلمین اس کتاب کو پڑھتے رہے اور پڑھتے ہیں نہ صرف درود وظیفہ کے طور پر پڑھتے رہے بلکہ اپنے مشائخ عظام سے باقاعدہ اس کے پڑھنے کی اجازت بھی حاصل کرتے رہے اور بعض عارفین نے ''دلائل الخیرات'' کی حضور سید عالم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت حاصل کی۔ حضرت سیدنا شاہ ولی اللہ المحدث الدہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''دلائل الخیرات'' کی اجازت حضرت شیخ ر

Marfat.com

ابوطاہر ابراہیم کردی رحمہ اللہ تعالیٰ سے حاصل کی۔ حضرت علامہ الشیخ یوسف بن اسماعیل النبہانی نے ''دلائل الخیرات'' کی اجازت مسجد نبوی کے امام شیخ الدلائل سید محمد سعید مالکی سے حاصل کی۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''دلائل الخیرات'' کی اجازت مدینہ منورہ میں شیخ سید محمد سعید بن علامہ سید محمد مغربی سے حاصل کی، اور ہمارے قائد ملت اسلامیہ عالم ربانی حضرت علامہ الشاہ احمد نورانی صدیقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''دلائل الخیرات'' کی اجازت شیخ الدلائل حضرت مولانا شاہ عبدالحق الہ آبادی مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ سے حاصل کی۔ ایک دفعہ حضرت قائد ملت اسلامیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بندہ مولف ناچیز سے اس کا ذکر فرمایا۔ اس مبارک کتاب میں آٹھ حزب ہیں اور صرف الحزب الاول میں نو بار درود ابراہیمی مرقوم ہے۔ تعجب ہے مذکورہ بالا علماء کرام پر جو فخر کے طور پر کہتے ہیں کہ ہم ''دلائل الخیرات'' پڑھتے ہیں اور ہمیں فلاں فلاں بزرگ سے اس کی اجازت حاصل ہے اور یہ بھی فرماتے ہیں کہ درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے۔ یہ نماز ہی میں پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے کیونکہ علماء و مشائخ و بزرگان دین نے نماز کے علاوہ درود ابراہیمی نہیں پڑھا۔ اس طرح اور اوراد و وظائف، ادعیہ و استعاذہ کا مجموعہ کتاب ''**حزب البحر**'' مؤلفہ حضرت سید ابوالحسن شاذلی رحمہ اللہ تعالیٰ ہے۔ اس مبارک حزب کو علماء و مشائخ کے علاوہ ہزاروں مسلمان روزانہ پڑھتے ہیں اور باقاعدہ اجازت سے پڑھتے ہیں۔ اور اس کے عامل ہیں۔ اس کے فوائد کیا ہیں؟ اس میں اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ہے کہ واذا سئل به اعطى واذا دعى به اجاب اور جب اس کے ساتھ سوال کیا جائے عطا کیا جاتا ہے اور جب اس کے ساتھ دعا کی جائے قبول ہوتی ہے۔ یہ مصائب سے بہترین بچاؤ ہے اور اس میں تفرقہ کروب ہے۔ خود حضرت مؤلف

Marfat.com

رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لو ذکر حزبی فی بغداد لما اخذت اہل بغداد
میں نے حزب کو جاری رکھتے تو کبھی (غنیم) ہلاکو اس کو نہ لے سکتا۔ اس کتاب کی دعائے
اختتام یوں ہے: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کماصلیت علی
ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی
محمد وعلی ال محمد کمابارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم
انک حمید مجید یعنی اختتام درود ابراہیمی کے الفاظ پر ہوتا ہے۔[۱]

تو جب کوئی اس کتاب (حزب البحر) کو پڑھے گا درود ابراہیمی پڑھے گا۔
اور مذکورہ بالا علماء کرام فرماتے ہیں درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے نماز ہی میں پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے کیونکہ نماز کے علاوہ علماء و مشائخ نے اس کو نہیں پڑھا۔

اسی طرح درود و وظائف کا مجموعہ کتاب '' **الحزب الاعظم** '' مولفہ العلامہ ملا علی بن سلطان محمد القاری الحنفی رحمہ اللہ الباری ہے، اس کتاب میں سات منزلیں ہیں روزانہ ایک منزل پڑھی جاتی ہے اور المنزل السابع فی یوم الجمعہ ص ۱۱۳ یعنی ساتویں منزل جمعہ کے دن میں اس طرح شروع ہوتی ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم. اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد کماصلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد کمابارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید

۱۔ حزب البحر، دعائے اختتام، ص ۳۱۴

Marfat.com

وفی بعض الروایات اور بعض روایات میں اللھم وترحم علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد کما ترحمت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید اللھم تحنن علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد کماتحننت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید

اور مذکورہ بالا علماء کرام فرماتے ہیں درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے نماز میں ہی پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے کیونکہ نماز کے علاوہ علماء ومشائخ و بزرگان دین نے اس کو نہیں پڑھا۔

القاضی الشیخ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اما الاولی وھی الصلاۃ ابراھیمیۃ فقد صوب النووی وغیرہ انھا افضل کیفیات الصلاۃ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم وانہ لوحلف ان یصلی علیہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصلاۃ فطریق البران یاتی بھا قال الامام تقی الدین السبکی کما نقلہ عنہ ولدہ تاج الدین فی الطبقات ان من اتی بھا فقد صلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیقین، فکان لہ الجزاء الواردفی احادیث بیقین وکل من جاء بلفظ غیرھافھومن اتیانہ بالصلاۃ المطلوبہ فی شک. لانھم قالو اکیف نصلی علیک؟قال قولوا فجعل الصلاۃ علیھم منھم ھی قول ذا ثم قال وکان لایفتر لسانہ عن اتیان بھذالصلاۃ[۱]

۱۔سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سیدالکونین صلی اللہ علیہ وسلم ص ۲۴۰

Marfat.com

ترجمہ: پہلی صلوۃ وہ الصلاۃ الابراہیمیہ ہے اور حضرت الامام النووی وغیرہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کی تصویب فرمائی اس کو صحیح و درست قرار دیا کہ بیشک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ کی کیفیات میں سے یہ کیفیت سب سے افضل ہے اور اگر کسی شخص نے حلف اٹھائی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر افضل صلاۃ بھیجے گا تو اس قسم سے بری الذمہ ہونے کا طریقہ یہ ہے کہ الصلاۃ الابراہیمیہ پڑھے۔ الامام تقی الدین السبکی نے الطبقات میں نقل فرمایا کہ جس شخص نے یہ صلاۃ (الصلاۃ الابراہیمیہ) پڑھی اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر (یقینا) یقین کے ساتھ صلاۃ پڑھی اور صلاۃ پر جو جزاء یعنی ثواب احادیث مبارکہ میں وارد ہے وہ یقینا اس کا حق دار ہو گیا، اور جس شخص نے اس کے علاوہ کسی دوسرے لفظ سے صلاۃ پڑھی وہ مطلوبہ صلاۃ کے پڑھنے سے شک میں رہے گا اس لئے کہ صحابہ رضی اللہ عنھم نے عرض کیا کہ ہم آپ پر صلاۃ کیسے بھیجیں؟ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں کہو: **اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم** الخ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف سے اپنے اوپر یعنی اپنی ذات پر صلاۃ اس قول (**اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم** الخ) ہی کو قرار دیا۔ پھر تاج الدین السبکی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے والد الامام تقی الدین السبکی رحمہ اللہ تعالیٰ کی زبان اس صلاۃ (صلاۃ ابراہیمی) کے پڑھنے سے خشک نہیں ہوتی تھی، تر رہتی تھی۔

مذکورہ بالا علماء کرام فرماتے ہیں درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے نماز میں پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے کیونکہ نماز کے علاوہ علماء ومشائخ و

Marfat.com

بزرگان دین نے اس کو نہیں پڑھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے وارد درود جس کی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تعلیم بھی فرمائی: اللھم اجعل صلواتک ورحمتک وبرکاتک علی سید المرسلین وامام المتقین وخاتم النبین محمد عبدک ورسولک امام الخیر وقائد الخیر ورسول الرحمة، اللھم ابعثہ مقاما محمودا یغبط بہ الاولون والاخرون. اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کماصلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید. اللھم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید [1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس وارد درود میں صلوٰۃ ہے سلام نہیں اور اس طرح اس کے آخر میں درود ابراہیمی ہے اور دونوں کا مجموعہ نماز کے علاوہ پڑھا جاتا ہے۔ اور مذکورہ بالا علماء کرام فرماتے ہیں صلاۃ، سلام کے بغیر غیر مکمل ہے لہٰذا درود ابراہیمی نماز کے علاوہ نہیں پڑھنا چاہئے کیونکہ اس میں سلام نہیں۔ نیز فرماتے ہیں درود ابراہیمی علماء ومشائخ وبزرگان دین نے نماز کے علاوہ نہیں پڑھا حالانکہ اس حدیث میں ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے نماز کے علاوہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعلیم سے اس کو پڑھا جن سے بڑھ کر بزرگ کوئی نہیں ہو سکتا۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان مبارک

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین، عالم حقانی، شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد

---

[1] سنن ابن ماجہ ص ۶۵

Marfat.com

شرقپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیفہ حضرت صاحبزادہ محمد عمر بیربلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کو بیعت فرماتے وقت درود ابراہیمی کے بارے ارشاد فرمایا:

"نماز میں جو درود پڑھتے ہو وہ پڑھا کرو۔ اس وقت عجیب حالت تھی۔ میری زبان سے بار بار یہ الفاظ نکلے: اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم فرمایا بس اتنا ہی کافی ہے یہی اتنا پڑھا کرو۔ کلام مجید کی تلاوت سے پہلے یہ درود شریف تین مرتبہ اور سورۃ توبہ کی آخری دو آیت لقد جاءکم رسول من انفسکم[2] تین مرتبہ پڑھا کرو۔ اور صل علی محمد کی جگہ صل علی سیدنا محمد اور وعلی آل محمد کی جگہ وعلی آل سیدنا محمد پڑھنا چاہیے۔ لیکن نماز میں پہلی صورت میں پڑھنا ہی اولیٰ ہے۔ اور ان آیت کے بعد اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم[3] پڑھ کر تلاوت کلام مجید کیا کرو۔"

پھر فرمایا: "قرآن شریف[4] بھی آپ کی زبان سے ہے۔ اور حدیث شریف بھی آپ کی زبان سے ہے۔"

۱۔ رسالہ حضرت محمد عمر بیربلوی "انقلاب الحقیقت" مطبوعہ ادارہ تصوف اسلامیہ پرانی موتی روڈ انارکلی لاہور ۱۹۶۱ء

۲۔ لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف الرحیم ○ فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم ○ "تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول آئے ہیں تمہاری تکلیف ان پر شاق گزرتی ہے اور تمہاری بھلائی کے بے حد طلبگار ہیں اور ایمان والوں پر بہت ہی مشفق اور نہایت مہربان ہیں اور اگر یہ لوگ روگردانی کریں تو آپ کہہ دیں کہ مجھے میرا اللہ ہی کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور وہ عظمت والے عرش کا مالک ہے۔

۳۔ میں پناہ لیتا ہوں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی دھتکارے ہوئے شیطان سے۔

۴۔ وما ینطق عن الھوی کی تفسیر ہے۔

Marfat.com

پھر فرمایا: "اگر اللہ تعالیٰ فرشتوں[۱] کو دور سننے اور پہچاننے کی طاقت دے سکتا ہے تو کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کان دور سننے کے لئے نہیں بنا سکتا۔

سورۂ توبہ کی آخری دو آیات لقد جاء کم رسول[۲] اور سورۂ حشر کی تین آیات آخری۔ اور کلام اللہ شریف سے پہلے درود شریف: اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد کما صلیت علی سیدنا ابراھیم وعلی ال سیدنا ابراھیم انک حمید مجید اور اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم کا ارشاد فرماتے۔ اس کے علاوہ آیۂ نور اور آیہ: اللھم مالک الملک وغیرہ جس کا القا آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کے سینہ مبارک میں ہوتا۔ کسی کسی کے لئے اس کے پڑھنے کی ہدایت فرماتے۔[۳]

اعتراض: موجودہ دور کے بعض علماء فرماتے ہیں کہ درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے نماز ہی میں پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے کیونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم ومحدثین وفقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت "صلی اللہ علیہ وسلم" کہتے ہیں: مثلاً قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، جبکہ درود ابراہیمی نہیں پڑھتے۔

۱۔ بعد از خدا بزرگ توئی" کی تعلیم کے بعد ہر قسم کے ... کی تعلیم ایمان بن جاتی ہے۔ تمام فرشتوں کی ہر قسم کی عظمت ماننے کے لئے اہل علم تیار ... اور رسالت کے کمالات کی تعلیم کے سامنے بشریت کا پردہ حائل رکھتے ہیں حالانکہ نبوت اور رسالت تو بشریت کی تمام کمزوریوں سے بلند و بالا ہیں۔

۲۔ البتہ تحقیق تمہارے پاس رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آئے۔

۳۔ انقلاب الحقیقت ص۔ ۱۰۸ اور ۴۹

بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحت

یہ اعتراض اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان حنفی بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے۔ انہوں نے ہر حال میں اس درود کو جاری رکھنے کی اجازت فرمائی، آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فتاویٰ مبارکہ مسئلہ نمبر ۴۱۳ کا اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔

سائل عبدالعزیز کانسٹیبل بعد سلام علیک حضور کی خدمت میں میری عرض یہ ہے کہ مجھے درود شریف جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اس کی یا کسی دوسرے درود شریف کی جو سب درودوں سے افضل ہو اجازت فرمائیں یعنی سائل سب درودوں سے افضل درود کی اجازت مانگتا ہے؟۔

اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت حنفی بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

الجواب: سب درودوں سے افضل درود وہ ہے جو سب اعمال سے افضل یعنی نماز میں مقرر کیا گیا ہے۔ درود شریف راہ چلتے بھی پڑھنے کی اجازت ہے اور بہتر یہ ہے کہ ایک وقت مقرر کرکے ایک عدد مقرر کر لے کہ اس قدر باوضو دوزانوں ادب کے ساتھ مدینہ طیبہ کی طرف منہ کرکے روزانہ عرض کیا کرے۔ علاوہ اس کے اٹھتے، بیٹھتے، چلتے، پھرتے، باوضو، بے وضو ہر حال میں درود جاری رکھے[1]

اس لئے بجائے اعتراض کرنے کے ان کے ماننے کا دعویٰ کرنے والوں پر اس اعتراض کا جواب لازم ہے۔ تعجب وافسوس کہ ان کے ماننے کا دعویٰ کرنے والے بجائے جواب کے ان چیزوں (ذکر مبارک کے وقت صحابہ، محدثین، فقہاء صلی اللہ علیہ وسلم لکھتے ہیں، درود ابراہیمی نہیں پڑھتے) کو بنیاد بنا کر اعتراض کر رہے ہیں:

۱۔ فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۱۸۲، ۱۸۳ رضا فاؤنڈیشن، لاہور

Marfat.com

نمبر۲۔ صحابہ کرام ومحدثین وفقہاء کا دور مبارک جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہے اس پر یہ استدلال صحیح نہیں کہ نماز سے علاوہ درود ابراہیمی نہیں پڑھنا چاہئے۔ اس لئے کہ انہوں یعنی صحابہ ومحدثین وفقہاء نے تو دور مبارک کے وقت صلی اللہ علیہ وسلم سے علاوہ کوئی اور درود بھی نہیں پڑھا نہ درود ابراہیمی نہ غیر ابراہیمی تو اس بنا پر نماز سے علاوہ درود ابراہیمی سے علاوہ کوئی اور درود بھی نہیں پڑھنا چاہیے مثلاً:

الصلاة والسلام عليک يا رسول الله. صلى الله على حبيبنا سيدنا محمد واله واصحابه وسلم. صلى الله على النبي الامي واله واصحابه وسلم. اللهم صل على سيدنا محمد واله واصحابه وسلم. اللهم صل على سيدنا محمد صلاة تنجينا بها من جميع الاهوال والافات الخ.

(یعنی درود تنجینا) وغیرہ تمام متعدد درود شریف حالانکہ مذکورہ بالا علماء کرام کے نزدیک بھی نماز کے علاوہ ان درودوں کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

موجودہ دور کے بعض علماء کرام نے درود ابراہیمی کے نماز کے ساتھ خاص ہونے کی ایک دلیل درج ذیل حدیث شریف بیان فرمائی ہے:

حدیث شریف

عن ابى مسعود عقبه بن عمرو قال اقبل رجل حتى جلس بين يدى رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن عنده فقال يا رسول الله اما السلام عليک فقد عرفناه فكيف نصلى عليک اذا نحن صلينا عليک فى صلاتنا صلى الله عليک؟ قال فصمت رسول الله صلى

Marfat.com

اللہ علیہ وسلم حتی احببنا ان الرجل لم یسئلہ ثم قال اذا انتم صلیتم علی فقولوا اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم وبارک علی محمد النبی الامی وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید

ترجمہ: حضرت ابی مسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا ایک مرد حاضر ہوا حتیٰ کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا اور ہم آپ کی خدمت شریف میں حاضر تھے تو اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ پر سلام تو ہم نے پہچان لیا تو ہم آپ پر صلاۃ کیسے بھیجیں جب ہم اپنی نماز میں آپ پر صلاۃ بھیجیں آپ پر اللہ کی صلاۃ ہو؟ حضرت ابی مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوئے حتیٰ کہ ہم نے اس بات کو پسند کیا کہ یہ مرد آپ سے سوال نہ کرتا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم مجھ پر صلاۃ بھیجو تو کہو:

اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم وبارک علی محمد النبی الامی وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید

بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحت

مذکورہ بالا حضرت ابی مسعود عقبہ بن عمرو سے روایت کردہ اس حدیث شریف میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا سوال تو اپنی نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ بھیجنے کی

۱۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ص ۱۴۶ ج ۲۔

Marfat.com

کیفیت کے بارے ہے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب مبارک (اذا انتم صلیتم علی فقولوا اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی ال محمد الخ جب تم مجھ پر درود بھیجو تو کہو: اللھم صل علی محمدالنبی الامی وعلی ال محمد الخ)۔ نماز کے ساتھ خاص نہیں بلکہ عام ہے نماز اور غیر نماز کو شامل ہے۔

تعجب ہے کہ مذکورہ بالا علماء کرام صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنی نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ کی کیفیت کے بارے سوال سے درود ابراہیمی کا نماز کے ساتھ خاص ہونا ثابت کر رہے ہیں حالانکہ سوال سے کوئی مسئلہ ثابت نہیں ہوتا۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب مبارک سے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص نہیں بلکہ عام ہے ثابت نہیں کرتے کہ درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص نہیں بلکہ عام ہے نماز اور غیر نماز کو شامل ہے۔

اس طرح بعض علماء نے تو جواب مبارک کا ذکر ہی نہیں کیا، بعض نے جواب مبارک کا ذکر کیا مگر اس کا ترجمہ چھوڑ دیا بعض نے ترجمہ کیا اور جواب مبارک سے جو ثابت ہوتا ہے اس کا ذکر نہیں کیا۔

اور مذکورہ بالا علماء کرام درود ابراہیمی کا نماز کے ساتھ خاص ہونا ثابت کرنے کے لئے حضرت امام النووی رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول پیش کرتے ہیں کہ امام النووی نے فرمایا: ''ھذہ الزیادۃ صحیحۃ یہ زیادتی صحیح ہے یعنی یہ دوسری روایت کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہم آپ پر صلاۃ کیسے بھیجیں جب ہم اپنی نماز میں آپ پر صلوۃ بھیجیں؟ اس کو الامامان الحافظان ابو حاتم بن حبان اور حاکم ابو عبداللہ نے اپنی اپنی صحیح میں روایت کیا یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم کا اپنی نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ کی کیفیت کے بارے سوال۔

Marfat.com

بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحت

اور یہ زیادتی صحیح ہے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب مبارک اذا انتم صلیتم علی فقولوا اللھم صل علی محمد النبی الامی ہے۔ جب تم مجھ پر درود بھیجو تو کہو: اللھم صل علی محمد النبی الامی) یہ زیادتی بھی صحیح ہے۔ اس کو امام المحدثین الحافظ الجلیل ابوبکر احمد بن الحسین بن علی البیہقی نے السنن الکبریٰ للبیہقی ۔القول البدیع ص ۳۵۔ھذا الحدیث لفظ عند احمد و ابن حبان و فی صحیحہ والدارالقطنی فی سننہا قبل رجل فی مجلس میں اور امام الائمہ ابوبکر محمد بن اسحاق ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اور امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم نے المستدرک علی الصحیحین میں اور امام احمد نے مسند احمد میں روایت کیا۔ معلوم ہوا درود ابراہیمی صرف نماز کے لئے نہیں۔ نماز کے ساتھ خاص نہیں نماز میں بھی پڑھا جائے گا اور نماز کے علاوہ بھی کیونکہ حکم شرع صحابہ رضی اللہ عنہم کا سوال نہیں حکم شرع شارع علیہ الصلاۃ والسلام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب مبارک ہے۔

اعتراض نمبر ۵: مذکورہ بالا علماء درود ابراہیمی کے نماز کے ساتھ خاص ہونے کی ایک دلیل یہ پیش کرتے ہیں فقال ابو عبد الله هذا حديث صحيح بذكر الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم فى الصلوات.

ترجمہ: نمازوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ کے ذکر میں یہ حدیث صحیح ہے۔

بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحت

اس کا مطلب یہ ہے کہ نمازوں میں درود ابراہیمی پڑھنا صحیح حدیث سے ثابت ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ نمازوں کے علاوہ درود ابراہیمی نہ پڑھا جائے جس طرح

Marfat.com

دوسرے اذکار اور دعائیں جن کا نماز میں پڑھنا صحیح احادیث سے ثابت ہے وہ نماز سے ساتھ خاص نہیں نماز کے علاوہ بھی پڑھے جاتے ہیں۔

اعتراض نمبر ۶ :مذکورہ بالا علماء کرام درود ابراہیمی کے نماز کے ساتھ خاص ہونے کی ایک دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ امام ابواسحاق نے حدیث بیان کی کہ جب مسلمان نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے تو یہی درود ابراہیمی پڑھے۔

بندہ مؤلف کی طرف سے وضاحت

واقعی نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود ابراہیمی ہی پڑھنا چاہیے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ نماز کے علاوہ درود ابراہیمی نہ پڑھا جائے۔

مذکورہ بالا علماء کرام درود ابراہیمی کے نماز کے ساتھ خاص ہونے کی ایک دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ حاکم نے اپنی سند کے ساتھ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اذا تشھد احدکم فی الصلاۃ فلیقل اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد تا آخر جب تم میں کوئی ایک نماز میں التحیات پڑھے تو اسے چاہئے کہ وہ یہ کہے: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد الخ۔

بندہ مؤلف کی طرف سے ضروری وضاحت

اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز میں درود ابراہیمی پڑھے کوئی اور درود نہ پڑھے۔ یہ مطلب نہیں کہ نماز کے علاوہ درود ابراہیمی نہ پڑھا جائے۔ حضرت ابومسعود الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ الصحیح المسلم کی حدیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں:

عن ابی مسعود الانصاری قال اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وسلم ونحن فی مجلس سعد بن عبادة فقال له بشیر بن سعد امرنا الله ان نصلی علیک یا رسول الله فکیف نصلی علیک؟ قال فسکت رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی تمنینا انه لم یسئله ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قولوا: اللهم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ال ابراهیم وبارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ال ابراهیم فی العالمین انک حمید مجید [1]

ترجمہ: حضرت ابی مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت سعد بن عبادہ کی مجلس میں تھے تو بشیر بن سعد نے آپ کی خدمت میں عرض کیا اللہ نے ہمیں آپ پر صلاۃ بھیجنے کا حکم فرمایا تو ہم آپ پر صلاۃ کیسے بھیجیں؟ حضرت ابو مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوئے حتی کہ ہم نے اس کی تمنا کی کہ وہ آپ سے سوال نہ کرتا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو: اللهم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراهیم وبارک علی محمد وعلی ال محمد کمابارکت علی ال ابراهیم فی العالمین انک حمید مجید۔

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ کے تحت الشیخ محی الدین ابو زکریا یحیی بن شرف النواوی الخزامی الشافعی المتوفی سنہ ۶۷۶ ہجری نے اپنی شرح الکامل للنواوی للصحیح المسلم کی الجلد الاول میں جو دلائل اپنے مذہب یعنی مذہب شافعی (کہ آخری تشہد کے بعد

---

[1] الصحیح المسلم الجلد الاول ص ۱۷۵

Marfat.com

صلاۃ علی النبی واجب ہے) کے اثبات و تائید کے لئے اور ہمارے مسلک یعنی مسلک حنفی کی تردید کے لئے خود پیش فرمائے یا اپنے مسلک کے علماء یعنی علماء شافعیہ سے نقل کیئے۔

موجودہ دور کے ہمارے علماء یعنی علماء احناف وہ دلائل اپنے خود ساختہ موقف درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے نماز ہی میں پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے، کو ثابت کرنے کے لئے پیش کر رہے ہیں۔

ضروری نوٹ: حضرت الامام النواوی رحمہ اللہ تعالیٰ شافعی ہیں جیسے کہ آپ کے نام سے ظاہر ہے جو الصحیح المسلم مع شرح الکامل للنووی کے سرورق پر مکتوب ہے۔ افسوس صد افسوس ان محققین علماء احناف کی سوچ وعلم پر جنہوں نے اپنے رہنماؤ پیشوا امام الائمہ، کاشف الغمۃ، سراج الامۃ حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے اصولوں کی جڑ کاٹ ڈالی اور ان کے خلاف مخالف مذہب کے اصولوں سے جو انہوں نے اپنے مذہب ومسلک کے اثبات وتائید میں لکھے۔ اس پر استدلال کیا کہ درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے نماز میں ہی پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے۔

موجودہ دور کے علماء احناف کے علاوہ پیش رو علماء وفقہاء محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ خواہ وہ کسی بھی مسلک ومذہب سے متعلق ہوں حنفی ہوں، شافعی ہوں، مالکی ہوں، حنبلی ہوں، کسی نے بھی نہیں لکھا کہ درود ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے بایں معنی کہ نماز ہی میں پڑھا جائے نماز کے علاوہ نہ پڑھا جائے۔ ہاں اس بارے علماء کا اختلاف ہے کہ آخری تشہد کے بعد درود شریف سنت ہے یا واجب۔

Marfat.com

الشیخ محی الدین ابوزکریا یحیٰی بن شرف النووی الخزامی الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابی مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ الصحیح المسلم کی مذکورہ بالا حدیث شریف کی شرح میں اپنی شرح الکامل للنواوی میں جو کچھ لکھا قارئین بتمامہ ملاحظہ فرمائیں:۔

باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد

اعلم ان العلماء اختلفوا فی وجوب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عقب التشہد الاخیر فی الصلاۃ فذہب ابوحنیفۃ ومالک رحمہما اللہ تعالی والجماہیر الی انہا سنۃ لوترکت صحت الصلاۃ وذہب الشافعی واحمد رحمہما اللہ تعالی انہا واجبۃ لو ترکت لم تصح الصلاۃ وہو مروی عن عمر بن الخطاب وابنہ عبداللہ رضی اللہ عنہما وہو قول الشعبی وقد نسب جماعۃ الشافعی رحمہ اللہ تعالی فی ہذا الی مخالفۃ الاجماع ولایصح قولہم فانہ مذہب الشعبی کماذکرناہ وقدرواہ عنہ البیہقی وفی الاستدلال لوجوبہا خفاء واصحابنا یحتجون بحدیث ابی مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ المذکور ہنا انہم قالوا کیف نصلی علیک یا رسول اللہ؟ فقال قولوا: اللہم صلی علی الی اخرہ وقالوا والامر للوجوب وہذا القدر لایظہر الاستدلال بہ الااذا ضم الیہ الروایۃ الاخری کیف نصلی علیک اذا نحن صلینا علیک فی صلاتنا فقال صلی اللہ علیہ وسلم قولوا: اللہم صل علی محمد وعلی ال محمد الی اخرہ وہذہ الزیادۃ صحیحۃ رواہا الامامان الحافظان ابو حاتم بن

Marfat.com

حبان بكسر الحاء السيتي والحاكم ابوعبدالله في صحيحهما قال الحاكم هي زيادة صحيحة واحتجج بها ابو حاتم وابوعبدالله ايضا في صحيحهما بما روياه عن فضالة بن عبيد رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم راى رجلا يصلي لم يحمد الله ولم يمجده ولم يصل على النبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم عجل هذا ثم دعا النبي صلى الله عليه وسلم فقال اذا صلى احدكم فليبدء بحمدربه والثناء عليه و يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم وليدع بما شاء قال الحاكم هذا حديث صحيح على شرط مسلم وهذان الحديثان وان اشتملا على مالا يجب بالاجماع كالصلاة على الال والذرية والدعاء فلايمتنع الاحتجاج بهما فان الامر للوجوب فاذاخرج بعض مايتنا وله الامرعن الوجوب بدليل بقي الباقي على الوجوب والله اعلم. والواجب عند اصحابنا اللهم صل على محمد ومازادعليه سنة ولناوجه شاذ انه يجب الصلاة على الال وليس بشئ والله اعلم. واختلف علماء في ال النبي صلى الله عليه وسلم على اقوال اظهرها وهواختيار الازهرى وغيره من المحققين انهم جميع الامة والثاني بنو هاشم وبنو المطلب والثالث اهل بيته صلى الله عليه وسلم وذريته، والله اعلم قوله. امرناالله تعالى ان نصلي عليك يا رسول فكيف نصلي عليك؟ معناه امرنا الله تعالى بقوله تعالى صلوا عليه وسلمو اتسليما فكيف نلفظ بالصلاة وفي هذا ان من امر بشئ لايفهم مراده يسئل عنه ليعلم ماياتي به قال القاضي

Marfat.com

ويحتمل ان يكون سوالهم عن كيفية الصلاة في غير الصلاة ويحتمل ان يكون في الصلاة قال وهو الاظهر قلت هذا اختيار مسلم ولهذا ذكر هذا الحديث في هذا الموضع قوله فسكت رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى تمنينا انه لم يساله. معناه كرهنا سواله مخافة من ان يكون النبي صلى الله عليه وسلم كره سواله وشق عليه. قوله صلى الله عليه وسلم والسلام فكما علمتم معناه قدامركم الله تعالى بالصلاة والسلام علي فاما الصلاة فهذه صفتها واما السلام كما علمتم في التشهد وهو قولهم السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته وقوله علمتم اور عین کے فتح اور لام مخفف کے ساتھ اور ان میں سے بعض نے اسے عین کے ضم اور لام کی تشدید کے ساتھ روایت کیا یعنی علمتکموہ جیسے تم کو وہ سکھایا گیا اور دونوں صحیح ہیں۔(۱)

الامام النواوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی عبارت اور اس کا ترجمہ وتشریح

باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد التشهد.

اعلم ان العلماء اختلفوا في وجوب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم عقب التشهد الاخير في الصلاة فذهب ابو حنيفة ومالك رحمهما الله تعالى والجماهير الى انها سنة لو تركت صحت الصلاة وذهب الشافعي واحمد رحمهما الله تعالى الى انها واجبة لو تركت

---

(۱) الشرح الکامل للنواوی المجلد الاول ص ۱۷۵

Marfat.com

م تصح الصلاۃ ومروی عن عمر بن الخطاب وابنہ عبداللہ رضی اللہ عنہما وھو قول الشعبی وقد نسب جماعۃ الشافعی رحمہ اللہ تعالی فی ھذا الی مخالفۃ الاجماع ولا یصح قولھم فانہ مذھب الشعبی کماذکرناہ وقد رواہ البیھقی (۱)

ترجمہ: آخری تشہد کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ کا بیان:

علماء نے آخری تشہد کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ کے واجب ہونے میں اختلاف کیا۔ حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام مالک رحمہما اللہ تعالیٰ اور جماہیر علماء کا مذہب یہ ہے کہ وہ سنت ہے اگر اسے چھوڑ دیا جائے تو نماز صحیح ہے۔ حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد رحمہما اللہ تعالیٰ کا مذہب یہ ہے کہ وہ واجب ہے اگر اسے چھوڑ دیا جائے تو نماز صحیح نہیں ہوگی۔ اور وہ حضرت عمر ابن الخطاب اور ان کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہی الشعبی کا قول ہے اور انہوں نے جماعۃ الشافعی کو اس بارے اجماع کی مخالفت کی طرف منسوب کیا ہے اور ان کا قول صحیح نہیں کیونکہ وہ الشعبی کا مذہب ہے جیسے کہ ہم نے اسے ذکر کیا اور امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے ان سے روایت کیا اور النواوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وفی الاستدلال لوجوبھا خفاء یعنی صلاۃ علی النبی بعد التشہد الاخر کے وجوب پر استدلال میں خفاء ہے۔ اور فرمایا واصحابنا یحتجون بحدیث ابی مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ المذکورھنا انھم قالوا کیف نصلی علیک یا رسول اللہ؟ فقال قولوا اللھم صل علی محمد الخ۔ اور ہمارے اصحاب حضرت ابی مسعود الانصاری

---

(۱) الشرح الکامل للنواوی المجلد الاول ص ۱۰۵

رضی اللہ عنہ کی حدیث سے حجت پکڑتے ہیں استدلال کرتے ہیں جو یہاں یعنی الصحیح مسلم میں مذکور ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ پر صلاۃ کیسے بھیجیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو: اللھم صل علی محمد الخ اس کے بعد حضرت امام نواوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرمایا: وقالو الامر للوجوب اور ہمارے اصحاب نے فرمایا اور امر وجوب کے لئے ہے۔ معلوم ہوا ہمارے اصحاب سے مراد علماء شافعیہ ہیں اور النواوی شافعی ہیں کیونکہ آخری تشہد کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ کا وجوب شافعیہ کا مذھب ہے۔ اور اس کے بعد النووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مسلک کے اثبات کے لئے فرمایا: وھذا القدر لایظھر الاستدلال به الااذاضم الیه الروایة الاخری کیف نصلی علیک اذانحن صلینا علیک فی صلاتنا؟ فقال صلی اللہ علیه وسلم قولو: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد الی آخرہ. اس قدر کے ساتھ استدلال ظاہر نہیں ہوتا یعنی حضرت ابی مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث سے جو یہاں الصحیح مسلم میں مذکور ہے استدلال ظاہر نہیں ہوتا مگر جب اس کے ساتھ دوسری روایت ملائی جائے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ پر صلاۃ کیسے بھیجیں؟ جب ہم اپنی نماز میں آپ پر صلاۃ بھیجیں تو فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہو: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد الخ پھر النووی نے اپنے مذہب یعنی مذہب شافعی کی مزید تائید کے لئے فرمایا: وھذہ الزیادۃ صحیحة رواھا الامان الحافظان ابو حاتم بن حبان بکسر الحاء البستی والحاکم ابو عبداللہ فی صحیحھما یہ زیادتی یعنی دوسری روایت: کہ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول

Marfat.com

اللہ صلی اللہ علیک وسلم ہم آپ پر صلاۃ کیسے بھیجیں جب ہم اپنی نماز میں آپ پر صلاۃ بھیجیں۔ صحیح ہے اس کو الامامان الحافظان ابو حاتم بن حبان اور حاکم ابو عبداللہ نے اپنی اپنی صحیح میں روایت کیا۔ پھر حضرت امام النواوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مذہب یعنی مذہب شافعی کی مزید تائید و تقویت کے لئے فرمایا: قال الحاکم هی زيادة صحيحة حاکم نے کہا وہ زیادۃ صحیح ہے۔

پھر امام النواوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مذہب کے اثبات کیلئے مزید فرمایا:

واحتج بها ابو حاتم و ابو عبدالله ايضا في صحيحهما بما رواياه عن فضالة بن عبيد رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم راى رجلا يصلي لم يحمدالله ولم يمجده ولم يصل على النبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم عجل هذا ثم دعا النبي صلى الله عليه وسلم فقال اذا صلى احدكم فليبدء بحمد ربه والثناء عليه وليصل على النبي صلى الله عليه وسلم وليدع بماشاء. قال الحاكم هذا حديث صحيح على شرط مسلم۔ ابو حاتم اور ابو عبداللہ نے اپنی اپنی صحیح میں اس پر (یعنی صلاۃ علی النبی بعد التشہد الاخر کے وجوب پر) اس کے ساتھ بھی حجت پکڑی جس کو انہوں نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو نماز پڑھتے دیکھا اس نے نہ اللہ کی حمد کی اور نہ اس کی بزرگی بیان کی اور نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے جلدی کی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا اور فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اسے چاہئے کہ وہ اپنے رب کی حمد

Marfat.com

ثناء کے ساتھ ابتداء کرے اور اسے چاہیے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور اسے چاہیے کہ وہ جو چاہے دعا کرے۔ اور حاکم نے کہا یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

پھر حضرت امام النواوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا والواجب عند اصحابنا اللھم صل علی محمد وما زاد علیہ سنۃ اور ہمارے اصحاب کے نزدیک واجب اللھم صل علی محمد ہے اور جو اس پر زیادہ ہے وہ سنت ہے پھر نووی نے فرمایا ولنا وجہ شاذ انہ یجب الصلاۃ علی الال ولیس بشئ۔ واللہ اعلم۔ ہمارے نزدیک ایک شاذ وجہ ہے کہ ال پر صلاۃ واجب ہے حالانکہ یہ کوئی شئی نہیں۔ واللہ اعلم۔ پھر حضرت امام النواوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

واختلف العلماء فی ال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی اقوال اظھرھا وھو اختیار الازھری وغیرہ من المحققین انھم جمیع الامۃ والثانی بنو ھاشم و بنو المطلب والثالث اھل بیتہ صلی اللہ علیہ وسلم وذریتہ۔ واللہ اعلم۔

ترجمہ: اور علماء نے ال النبی میں چند اقوال پر اختلاف کیا ان کا اظہر اور وہ اختیار الازہری وغیرہ محققین کا ہے کہ وہ جمیع امت ہے۔ دوسرا قول وہ بنو ہاشم اور بنو المطلب ہیں اور تیسرا قول کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد ہیں۔ پھر حضرت النواوی اپنی الصحیح مسلم کی حدیث کی شرح فرماتے ہیں:

قولہ امرنا اللہ تعالی ان نصلی علیک یا رسول اللہ فکیف نصلی علیک۔ معناہ امرنا اللہ تعالی بقولہ تعالی صلوا علیہ وسلموا

Marfat.com

تسليما فكيف نلفظ بالصلاة وفي هذا ان من امر بشي لايفهم مراده يسئل عنه ليعلم ما ياتي به ،قال القاضي ويحتمل ان يكون سوالهم عن كيفية الصلاة في غير الصلاة ويحتمل ان يكون في الصلاة. قال وهو الاظهر۔

راوی کا قول یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر صلوٰۃ بھیجنے کا حکم فرمایا تو ہم آپ پر صلاۃ کیسے بھیجیں؟ اس کا معنی یہ ہے اللہ تعالیٰ نے آپ بلند قول سے حکم فرمایا: صلوا علیہ وسلموا تسلیما اے ایمان والو! تم ان پر صلاۃ بھیجو اور خوب سلام، تو ہم صلاۃ کے ساتھ کیسے تلفظ کریں، کن الفاظ سے آپ پر صلاۃ بھیجیں؟ حضرت نواوی فرماتے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم کے اس قول میں ہے کہ جس شخص کو کسی چیز کا حکم کیا جائے کہ اس کی مراد کو نہ سمجھے وہ اس بارے سوال کرے تاکہ اس کی مراد کو جان لے۔ حضرت قاضی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور احتمال ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا سوال غیر نماز میں صلاۃ کی کیفیت سے ہو اور احتمال ہے کہ نماز میں صلاۃ کی کیفیت کے بارے ہو۔ حضرت قاضی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور وہی اظہر ہے۔ حضرت النواوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں کہتا ہوں یہ اختیار مسلم ہے اس لئے انہوں نے اس حدیث کو اس جگہ ذکر کیا۔ جاننا چاہیے حضرت النواوی یہ بھی اپنے مسلک یعنی مذہب شافعی کی تائید کے لئے فرمارہے ہیں: قولہ فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی تمنینا انہ لم یسئلہ معناہ کرھنا سوالہ مخافۃ ان یکون النبی صلی اللہ علیہ وسلم کرہ سوالہ وشق علیہ۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوئے حتی کہ ہم نے تمنا کی کہ یہ شخص آپ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم سے سوال نہ کرتا۔ اس کا معنی ہے کہ ہم نے اس کے سوال کو ناپسند کیا اس خوف سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کو ناپسند فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر شاق نہ ہو۔

الحمدللہ ربّ العالمین. والصلوٰة والسلام علی رسولہ محمدوالہ واصحابہ وامتہ اجمعین. اللھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین. آمین !وبمنک وفضلک وبحرمة سیدالانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

محمد عبدالغفور شرقپوری

۴ جمادی الثانی ۱۴۲۷ھ

۱ جولائی ۲۰۰۶ء

جامعہ فاروقیہ رضویہ

پنج پیر، گھوڑے شاہ روڈ لاہور

Marfat.com

مصادر ومراجع

نمبر شمار	کتاب	مصنف	مطبع وسن اشاعت
۱	سنن ابن ماجہ	ابو عبداللہ محمد بن یزید بن عبداللہ بن ماجہ القزوینی	ادارہ احیاء السنۃ النبویہ ۔ ڈی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا
۲	سنن ابوداؤد	ابوداؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی	مکتبہ امدادیہ ۔ ملتان (پاکستان)
۳	اصول الشاشی	علامہ نظام الدین شاشی	جمیل احمد ۔ تاجران کتب ۔ کراچی (پاکستان)
۴	اشعۃ اللمعات	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	کتب خانہ مجیدیہ ۔ ملتان
۵	القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع	امام علامہ شمس الدین محمد بن عبد بن عبدالرحمن بن محمد بن ابی بکر السخاوی الشافعی	لاثانی کتب خانہ متصل جامع مسجد دودروازہ سیالکوٹ (پاکستان)
۶	الصاوی علی الجلالین	شیخ علامہ عارف باللہ احمد صاوی مالکی رحمہ اللہ تعالیٰ	المکتبۃ النوریۃ الرضویۃ بالجامع البغدادی لائلپور
۷	افضل الصلوٰت علی سید السادات	علامہ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی	بیروت ۔ لبنان
۸	موطا امام مالک	امام الائمہ عالم المدینہ مالک بن انس الاصبحی	میر محمد، کتب خانہ مرکز علم وادب، آرام باغ، کراچی
۹	مسند الامام احمد بن حنبل	الامام احمد بن حنبل	نشر السنۃ، بوہڑ گیٹ ملتان

Marfat.com

۱۰	بہار شریعت	حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمی، رضوی، سنی، حنفی، قادری، برکاتی رحمہ اللہ تعالیٰ	فرید بکڈ پو رجسٹرڈ ۴۲۲، ٹیا محل جامع مسجد دہلی، بھارت
۱۱	صحیح بخاری	شیخ الاسلام ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزبہ بخاری	ادارہ نشر و اشاعت اسلامیہ سنگاپور
۱۲	جامع ترمذی	حافظ ابی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی	قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ، کراچی
۱۳	جذب القلوب الی دیار المحبوب	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	مکتبہ نعیمیہ چوک دالگراں لاہور (پاکستان)
۱۴	حزب البحر	حضرت سید ابوالحسن شاذلی رحمہ اللہ تعالیٰ	فرید بکڈ پو رجسٹرڈ ٹیا محل جامع مسجد، دہلی، بھارت
۱۵	حزب الاعظم	ملا علی بن سلطان محمد القاری الحنفی رحمہ اللہ الباری	تاج کمپنی، لاہور، کراچی راولپنڈی
۱۶	دلائل الخیرات	ابو عبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی السملالی الحسنی المالکی	فرید بکڈ پو رجسٹرڈ ٹیا محل جامع مسجد دہلی، بھارت
۱۷	رد المحتار علی الدر المختار	علامہ محمد امین المعروف ابن عابدین شامی	داراحیاء التراث العربی بیروت، لبنان

Marfat.com

۱۸	رشد الایمان	مولانا محمد عبدالرشید نعمانی	مکتبہ رضویہ [illegible]
۱۹	سنن الکبریٰ	امام حافظ ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی	دار المعرفۃ بیروت لبنان الطبعۃ الاولی ۱۳۴۴ھ
۲۰	شرح صحیح مسلم	علامہ غلام رسول سعیدی	[illegible]
۲۱	سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین	القاضی شیخ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی	دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان
۲۲	سنن النسائی	امام حافظ ابی عبدالرحمن احمد بن شعیب بن علی ابن بحر النسائی رحمہ اللہ	نور محمد کارخانہ تجارت کتب، آرام باغ، کراچی
۲۳	عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری	امام علامہ بدرالدین ابی محمد محمود بن احمد العینی	دار احیاء التراث العربی
۲۴	فتاویٰ رضویہ	امام الشاہ احمد رضا خاں صاحب حنفی بریلوی	رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور
۲۵	مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح	علامہ محدث فقیہ مفسر لغوی ادیب ملا علی القاری	مکتبہ امدادیہ، ملتان، پاکستان
۲۶	مشکوٰۃ المصابیح	حضرت امام ولی الدین محمد	نور محمد اصح المطابع کارخانہ تجارت کتب آرام باغ، کراچی
۲۷	درود و سلام اور شان خیر الانام	ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری	تحریک تبلیغ القرآن، ماڈل ٹاؤن، لاہور

Marfat.com

۲۸	صحیح مسلم	ابی الحسین مسلم بن حجاج قشیری	نور محمد اصح المطابع کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی
۲۹	مدارج النبوۃ	شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی	نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی بلال گنج، لاہور ۱۹۹ء
۳۰	فتح الباری شرح صحیح بخاری	ابوالفضل شہاب الدین احمد بن علی بن محمد بن حجر عسقلانی شافعی	داراحیاء التراث العربی بیروت، لبنان
۳۱	نورالانوار	شیخ احمد المعروف بہ ملا جیون ابن ابی سعید بن عبداللہ الحنفی	ایچ۔ایم۔سعید کمپنی کتب ادب منزل، کراچی، پاکستان
۳۲	مراۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح	حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی	نعیمی کتب خانہ، گجرات پاکستان
۳۳	نووی شرح صحیح مسلم	امام نووی رحمۃ اللہ علیہ	کارخانہ تجارت کتب آرام باغ، کراچی
۳۴	المستدرک علی الشیخین	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ	دارالمعرفہ بیروت، لبنان
۳۵	تفسیر نعیمی	مفتی اقتدار احمد نعیمی	نعیمی کتب خانہ، گجرات
۳۶	انقلاب الحقیقت	محمد عمر بیربلوی رحمہ اللہ	ادارۂ تصوف، لاہور ۱۹۶ء
۳۷	صحیح ابن خزیمہ	حضرت امام ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ	المکتب الاسلامی الطبعۃ الثالثہ، بیروت دمشق
۳۸	علامہ فضل حق خیرآبادی	پروفیسر سلمہ سیہول	الممتاز پبلی کیشنز، لاہور

Marfat.com

Marfat.com

مؤلف کی دوسری تالیف

شاکسٹ

ہر بک اسٹال پر دستیاب ہے

طاہر پبلیکیشنز کبیر سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ فون: 7321978

ڈیزائن کردہ ماڈرن ایڈورٹائزرز 0300-4163428

Marfat.com